نَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا.

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب زمین میں بُرا کام کیا جائے تو جس نے اُسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں اور جو موجود نہیں تھا لیکن اُس سے راضی ہے تو وہ دیکھنے والے کی طرح ہے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا.

عدی بن عدی نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اُسی طرح روایت کی۔ نیز فرمایا کہ جس نے اُسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ ابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا شُعْبَةُ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يَعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مُرّہ، ابو البختری کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے مگر جبکہ اُن کا عذر ختم ہو جائے یا اپنی جانوں کو معذور بنا بیٹھیں۔

باب ۳۲۱ قِيَامِ السَّاعَةِ

قیامت کا بیان

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هٰذِهِ

سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ عمر مبارک کے آخری ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا:۔ کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا کیونکہ اس کے سو سال پورے ہو جانے پر ان میں سے زمین کی پشت پر ایک آدمی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے بعض لوگ مغالطے میں پڑ گئے کیونکہ وہ سو سال کے بعد قیامت آنے کی باتیں کرنے لگے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ أَنْ يَنْخَرِمَ هٰذَا الْقَرْنُ۔

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جتنے آج زمین کی پشت پر ہیں اُن میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور اس سے مراد ہے کہ یہ قرن (صدی) ختم ہو جائے گا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ نَا حَجَّاجُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُعْجِزَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ۔

عبدالرحمٰن بن جبیرؒ کے والد ماجد نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ اس امت کو آدھے دن سے کم نہیں رکھے گا۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت اپنے رب کے حضور اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ اسے آدھے دن کی مہلت بھی نہ ملے۔ حضرت سعد سے کہا گیا کہ نصف دن کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال کا۔

اُخْرُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

لڑائیوں کا بیان ختم ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوَّلُ كِتَابِ الْحُدُوْدِ

سزاؤں کا بیان

بَابُ ۳۲ الْحُكْمِ فِيْمَنِ ارْتَدَّ۔

مرتد کا حکم

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَ نَاسًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ لِاُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسلام سے پھر جانے والے چند لوگوں کو آگ میں جلا دیا۔ جب یہ بات حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا:۔ میں تو انہیں ہرگز آگ میں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا عذاب نہ دیا کرو۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے تحت میں انہیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنا دین بدل لیا اُسے قتل کر دو۔ جب یہ بات حضرت علی تک پہنچی تو فرمایا:۔ شاباش ابنِ عباس!

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جبکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میرے متعلق کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ماسوائے تین باتوں کے جبکہ ان میں سے کوئی پائی جائے یعنی شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان۔ یا اپنے دین کو چھوڑنے والا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو توڑنے والا ہے۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ

عُبید بن عُمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی ایسے مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا جو گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مگر تین میں سے جبکہ ایک بات بھی پائی جائے یعنی شادی شدہ مرد نے زنا کیا ہو تو اُسے رجم کیا جائے گا اور وہ آدمی جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا سولی دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا تیسرا وہ جس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اُسے قتل کیا جائے گا۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ نَا اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ اِنْزِلْ وَاَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً فَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السَّوْءِ قَالَ اجْلِسْ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ اَوْ اَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ۔

حمید بن ہلال نے ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری حضرات اور تھے۔ ایک میرے دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف۔ دونوں حضرات نے عامل کی خدمت کا مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ فرمایا: اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا:۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان دونوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل ہونے کا مطالبہ کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا میں اب بھی آپ کے اُٹھے ہوئے ہونٹ مبارک کے نیچے مسواک کو دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ ہم خواہش مند کو عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم جاؤ اور انہیں یمن کا عامل بنا دیا۔ پھر اُن کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو روانہ فرمایا۔ جب حضرت معاذ اُن کے پاس پہنچے تو انہوں نے اُترنے کے لیے کہا اور اُن کے لیے تکیہ لگا دیا۔ اور اُس وقت اُن کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ پوچھا یہ کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا تھا اور پھر اپنے بُرے دین کی طرف پھر گیا۔ فرمایا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اِسے قتل کر دو۔ انہوں نے کہا:۔ بیٹھئے ایسا ہی کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا:۔ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اِسے قتل نہ کر دیا جائے تین بار یہی ہوا چنانچہ اُن کے حکم سے اُسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات نے رات کے قیام کا ذکر کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

دونوں میں سے حضرت معاذ بن جبل نے کہا :۔ میں تو سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں یا قیام کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور اپنے سونے سے بھی عبادت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحُمَانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَكَانَ قَدْ أُتِيَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

یزید بن عبداللہ بن ابو بردہ نے ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ حضرت معاذ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں یمن میں تھا اور ایک یہودی مسلمان ہو جانے کے بعد پھر اسلام سے پھر گیا تھا۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا:۔ میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس وہ قتل کر دیا گیا۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ اس سے پہلے اس سے توبہ کے لیے کہا گیا تھا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاِسْتِتَابَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْاِسْتِتَابَةَ۔

ابو بردہ نے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا۔ پس بیس روز کے قریب اسے دعوت اسلام دی گئی۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے بھی دعوت دی لیکن اس نے انکار کیا۔ پس اس کی گردن اڑا دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا لیکن توبہ لینے کا ذکر نہیں کیا اور ابن فضیل، شیبانی، سعید بن ابو بردہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی لیکن توبہ لینے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ۔

ابن معاذ، معاذ، مسعودی نے قاسم سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نہ اترے یہاں تک کہ اس کی گردن اڑا دی گئی اور توبہ نہیں لی گئی۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ عبداللہ بن سعد بن ابو سرح بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا منشی (کاتب وحی) تھا۔ شیطان نے اسے ورغلایا اور وہ کافروں سے جا ملا۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت عثمان بن عفان

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے اُس کے لیے پناہ مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُسے پناہ دے دی۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ مَا فِيْ نَفْسِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ۔

مُصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ فتح مکہ کے روز عبداللہ بن سعد بن ابوسرح حضرت عثمان کے پاس چھپ گیا۔ پس یہ اُسے لے کر حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور اُسے کھڑا کر کے عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! عبداللہ کو بیعت کر لیجئے۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اُس کی طرف دیکھا اور ہر دفعہ انکار فرمایا۔ تین دفعہ کے بعد اُسے بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ کیا تم میں کوئی دانا آدمی نہیں تھا کہ اس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ اُس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اُسے بیعت کرنے سے ہاتھ ہٹا لیا تو اسے قتل کر دیتا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمیں آپ کا دلی ارادہ معلوم نہ ہو سکا مگر آپ آنکھ سے ہمیں اشارہ کر دیتے۔ فرمایا کہ یہ نبی کے شایانِ شان نہیں کہ آنکھ کی چوری کرے۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

قتیبہ بن سعید، حمید بن عبدالرحمٰن، اُن کے والدِ ماجد، ابواسحاق، شعبی، حضرت جریر کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جب غلام شرک کی طرف بھاگ گیا تو اُس کا خون حلال ہو گیا۔

باب ۳۲۲ الْحُكْمِ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کا حکم

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخَتَلِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی اُم ولد تھی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا
تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ
ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتِمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ
فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ
رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا
أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ
مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى
يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتِمُكَ
وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا
فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ
وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ
جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ
الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا
حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ.

اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کی اور سب و شتم کرتی رہی۔ پس صحابی نے خنجر لے کر اُس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اُسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لت پت ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اُس پر ہے۔ کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے، لوگوں کو پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اُس کا مالک تھا۔ وہ آپ کو سب و شتم کرتی اور ہجو کیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رُکتی۔ میرے اُس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو سب و شتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اُس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اُس پر دباؤ ڈال کر اُسے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائگاں گیا۔

ف ۱:- رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اپنی کلمہ گوئی کی اہانتِ رسول کے باعث خود نفی کر دیتا ہے۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے خواہ دیکھنے والوں کو بظاہر نمازی و حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اُس کے یہ اعمال جسم بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کی ملاقات سے متعلقہ احادیث میں مرتد کا واقعہ منقول ہے۔ خود اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائگاں قرار دیا اور اُس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا گیا کیوں کہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ اور رسول سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول کی گستاخی کی تو اللہ تعالےٰ سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے بخدیت کے باعث اہانتِ رسول کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ نجدیت زدہ حضرات مختلف خوشنما لباسوں میں ملبوس ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکاتے اور اللہ و رسول سے اُن کا رشتہ توڑنے اور عبداللہ بن ابی بن سلول و ذوالخویصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن مہربانوں کو عقلِ سلیم اور چشمِ بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اُس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا۔

شعبی نے حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کرتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی۔ ایک شخص نے اُس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کے خون کو باطل قرار دیا۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَصِيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلٰى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ فَذَهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا لَفْظُ يَزِيْدَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس، حضرت حمید بن ہلال نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ــــ ہارون بن عبداللہ اور نصیر بن فرج، ابو اُسامہ، یزید بن زُریع یونس بن عبید، حمید بن ہلال، عبداللہ بن مطرف، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا: میں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس تھا کہ وہ ایک آدمی سے بڑے ناراض ہوئے اور اُسے خوب جھڑکا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ راوی کا بیان ہے کہ میری بات سے اُن کا غصہ جاتا رہا چنانچہ کھڑے ہوئے اور اندر تشریف لے گئے۔ پس مجھے بُلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ نے ابھی کیا کہا تھا؟ عرض کی میں عرض گزار ہوا تھا کہ اجازت ہو تو اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا اگر میں حکم دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا، نہیں، خدا کی قسم، اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی انسان کو حق حاصل نہیں ہے ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ یزید بن زُریع کے الفاظ ہیں۔

باب ۳۲۳ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارِبَةِ۔

رہزنی کا بیان

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قوم عکل یا عُرینہ کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے چند اونٹنیوں کا حکم فرمایا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہنا۔ وہ جنگل میں چلے گئے۔ تندرست ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح سویرے ہی یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے تعاقب میں آدمی روانہ فرمائے۔ دن زیادہ نہیں چڑھا تھا کہ وہ انہیں لے کر آ گئے۔ پس اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور دھوپ میں ڈال دیے گئے۔ وہ پانی مانگتے تو انہیں پانی نہ پلایا گیا۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اُس کے رسول سے لڑے۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب نے ایوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں کہا: حکم فرمایا تو سلائیاں گرم کر کے اُن کی آنکھوں میں پھیری گئیں، ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور یک بار انہیں ختم نہ کیا۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا وَنَاعِمُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ۔

محمد بن صباح بن سفیان ـــــ عمرو بن عثمان، ولید، اوزاعی، ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا ہے:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبروں کو اُن کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ پس وہ لائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل فرمایا:۔ بیشک بدلہ اُن لوگوں کا جو لڑتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول سے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ..... (۵: ۳۳)

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ

حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اُن میں سے ایک کو دیکھا کہ پیاس کے باعث منہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ فِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

زمین کو کھودتا تھا۔ یہاں تک کہ سارے مر گئے

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ پھر مُثلہ کی ممانعت فرما دی گئی۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي النَّادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُنَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ۔

عبداللہ بن عبیداللہ کا بیان ہے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا اور انہیں لوٹ کر لے گئے۔ وہ اسلام سے پھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا جو مومن تھا۔ پس اُن کے پیچھے آدمی بھیجے گئے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے تو اُن کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُن کے بارے میں آیتِ محاربہ نازل ہوئی اور انہیں کے متعلق حضرت انس بن مالک نے خبر دی جبکہ حجاج نے اُن سے پوچھا تھا۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ عَنْ أَبِي النَّادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ۔

محمد بن عجلان نے حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور اُن کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں تو اس پر یہ اللہ نے عذاب کیا تھا اور حکم نازل فرمایا۔ بیشک بدلہ اُن لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے۔۔۔۔ ۔۔۔ (۵:۳۳)

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا مُوسَى

محمد بن کثیر۔ موسیٰ بن اسمٰعیل۔ ہمام۔ قتادہ سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ۔

ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا :- یہ حدیث انس حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا :- جو لوگ لڑتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے اور ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں یا جلا وطن کر دیا جائے ..... (۵ : ۳۳) یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہذا جو ان میں سے توبہ کر لے گرفتار ہونے سے پہلے تو اس سے حد کا قائم ہونا ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس پر حد قائم ہوگی۔

باب ۳۲۴ فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ۔

حد کے متعلق سفارش کرنا

۹۶۸- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ح وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالَى ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کون عرض کرے گا؟ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت کوئی اور نہیں کر سکتا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لاڈلے ہیں۔ پس حضرت اسامہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ تعالیٰ کی حدوں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ف :۔ اِس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی اِہانت مقصود نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ فاطمہ اگرچہ میری سب سے پیاری بیٹی اور راحتِ قلب وجگر ہے نیز وہ خاتونِ جنت وسیدۃ النساء ہونے کے ساتھ رحمتِ دوعالم کی لختِ جگر، امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حرمِ محترم اور قافلہ سالارِ عشق یعنی امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی مادرِ باوقار ہیں، اس کے باوجود اگر بالفرض اُن سے بھی یہ حرکت سرزد ہوجاتی تو میں اُن کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی قائم فرمائی ہوئی حدوں میں نہ اپنے تعلق کو دیکھوں گا اور نہ کسی کے منصب کو خاطر میں لاؤں گا بلکہ جو بھی حد کا کام کرے گا اُس پر ضرور حد جاری کی جائے گی۔ یہ مسلمانوں کو سبق دیا ہے کہ حدود اللہ کے معاملے میں وہ کسی کے تعلق ونسبت اور کسی کے جاہ ومنصب کا لحاظ نہ کریں بلکہ اللہ کی حد کو ہر ایک پر جاری کریں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ وَرَوَاهُ مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ لِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا :۔ مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لے کر مکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ آگے حدیث لیث کی طرح واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا :۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی ابن وہب، یونس، زہری نے اس حدیث کو اور لیث کی طرح اس میں کہا :۔ اُس عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح مکہ کے وقت چوری کی اور روایت کیا ہے اسے لیث، یونس، ابنِ شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ عورت نے کوئی چیز مستعار لی اور روایت کیا اِسے مسعود بن اسود نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اور کہا :۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس سے چادر چُرائی تھی ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے ابو الزبیر نے حضرت جابر سے کہ اُس عورت نے چوری کی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس پناہ لی۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

جعفر بن مسافر اور محمد بن سلیمان انباری، ابنِ ابی فدیک،

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيَّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ نَافِعِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ۔

عبدالملک بن زید، جعفر بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، محمد بن ابوبکر، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ باعزت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو ماسوائے حدود کے (یعنی حدود کے معاملے میں درگزر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

باب ۳۲۵ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ۔

حاکم تک پہنچنے سے پہلے حد کی معافی

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

عمرو بن شعیب کے والدِ ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آپس میں حدود کو بھی معاف کر دیا کرو اور جو مجھ تک پہنچ جائے گی تو اُس کا جاری کرنا واجب ہو جائے گا (یعنی حاکم تک پہنچ جائے تو معافی اور درگزر کا وقت گزر جاتا ہے)۔

باب ۳۲۶ السِّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ۔

حد والے کی بات کو چھپانا

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ۔

یزید بن نعیم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ آپ کے حضور اقرار کیا تو آپ نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال سے فرمایا کہ اگر تم اُسے اپنے کپڑے میں چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ ابْنُ زَيْدٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هُزَالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ۔

یحییٰ نے ابن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت ہزال نے حضرت ماعز سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع کیجئے۔

باب ۳۲۷ فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ۔

حد والے کا آکر اقرارِ جرم کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ

علقمہ بن وائل نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مقدس زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی۔ اُسے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَوْهَا بِهٖ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمْهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ اَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ۔

آدمی ملا جس نے وہ دبوچ لی اور اُس سے اپنی خواہش پوری کی۔ عورت چلائی تو وہ دوڑ گیا۔ عورت کے پاس ایک آدمی گزرا تو اُس نے کہا فلاں شخص نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت گزرنے لگی تو عورت نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ بُرا فعل کیا ہے۔ وہ گئے اور اُس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق گمان تھا کہ اُس نے عورت کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ پھر عورت کو اُس کے سامنے کیا تو اُس نے کہا، ہاں یہی ہے۔ پس وہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ جب آپ حکم فرمانے لگے تو حرکت کرنے والا شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! قصور وار صرف میں ہوں۔ آپ نے عورت سے فرمایا:۔ تم چلی جاؤ، اللہ تعالےٰ نے تمہیں معاف فرما دیا اور اُس آدمی کی بھی تحسین فرمائی۔ لوگوں نے حرکت کرنے والے شخص کے متعلق گزارش کی کہ اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایئے۔ فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو قبول ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسباط بن نصر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

باب ۳۲۸ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ۔ حد کے متعلق تلقین کرنا

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ السُّنْبِحِيِّ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ

متذرِ مولیٰ ابوذر نے حضرت ابو اُمیہ مخزومی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک چور کو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ اُس نے اعتراف کر لیا لیکن اُس کے پاس مال کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔ عرض گزار ہوا:۔ کیوں نہیں۔ اُس نے یہی بات دو یا تین مرتبہ دُہرائی تو آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جب اُسے لایا گیا تو آپ نے فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ سے معافی طلب کرو اور توبہ کرو۔ اُس نے کہا:۔ میں اللہ تعالےٰ سے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ کہا:۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ امام ابو داؤد نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عمرو بن عاصم، تمام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت ابو امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۳۲۹ الرَّجُلُ یَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا یُسَمِّیْهِ۔

حد کا اعتراف کرنا لیکن اُس کا نام نہ لینا

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَی نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَاتَهٗ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ قَالَ حَدَّکَ۔

ابو عمار نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہٰذا میرے اوپر حد قائم فرما دیجئے ارشاد ہوا کہ جب تم آئے تھے تو وضو کیا تھا؟ اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کہ جب ہم نے نماز پڑھی تو تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔

ف۔ چونکہ اُس شخص نے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ اُس نے حد کا کونسا کام کیا ہے اس لیے آپ نے اُس پر حد جاری نہ کی۔ جب تک کسی کے خلاف شہادتیں نہ ہو جائیں یا وہ حد کے کام کا خود اقرار نہ کرے اُس وقت تک اُس پر حد جاری کرنے کا شرعاً کوئی حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اُس نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد جاری کر دیجئے کیونکہ میں نے ایک عورت کے ساتھ زنا کے سوا باقی سب کچھ کیا ہے۔ آپ نے اُسے وہی جواب دیا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

باب ۳۳۰ فِی الْاِمْتِحَانِ بِالضَّرْبِ۔

مار پیٹ کر اقبال جرم کروانا

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِیَّةُ نَا صَفْوَانُ نَا اَنْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِیُّ اَنَّ قَوْمًا مِنَ الْکِلَاعِیِّیْنَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوْا اُنَاسًا مِنَ الْحَاکَةِ فَاَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَبَسَهُمْ اَیَّامًا ثُمَّ خَلَّی سَبِیْلَهُمْ فَاَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوْا خَلَّیْتَ سَبِیْلَهُمْ بِغَیْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَنْ اَضْرِبَهُمْ فَاِنْ خَرَجَ مَتَاعُکُمْ فَذَاکَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِکُمْ مِثْلَ مَا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا حُکْمُکَ فَمَا حُکْمُ اللّٰهِ

ازہر بن عبداللہ حرازی سے روایت ہے کہ کلاع کے چند لوگوں کا مال چرایا گیا تو انہوں نے چند جلاہوں پر الزام لگایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے۔ انہوں نے وہ چند روز قید رکھے اور پھر آزاد کر دئے۔ مدعی حضرات حضرت نعمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے تو انہیں پٹائی اور آزمائش کے بغیر چھوڑ دیا۔ حضرت نعمان نے کہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں اُن کی پٹائی کروں، اس سے تمہارا مال اُن کے پاس نکل آیا تو فبہا ورنہ جتنی مار انہیں پڑے گی اُسی قدر تمہاری پٹائی کی جائے گی۔ کہنے لگے کہ یہ آپ کا حکم ہے؟ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَحُكْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

ف ۱۔ معلوم ہوا کہ جرم کے شبہ میں لوگوں کو گرفتار کرکے یا خواہ مخواہ شاملِ تفتیش کرکے اُن کے ساتھ مار پیٹ کرنا اور طرح طرح سے اذیتیں دے کر اقرارِ جرم کروانا سراسر ظلم ہے۔ مجرم کو جرم کے مطابق سزا دینا انصاف ہے لیکن اسی طرح جیسے اسلام کہتا ہے جبکہ ہمارا مجموعۂ قوانین اسلام کے سوا اور سب کچھ ہے۔ دریں حالات یہ اسلام سے بغاوت اور مسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کے ساتھ انصاف نہیں ہے۔ دوسری جانب غریبوں کو خواہ مخواہ مجرموں کی فہرست میں شامل کرنا اور جھوٹی سچی تہمتوں کا سہارا لے کر انہیں تنگ کرنا ظلم و ستم کی کتاب کا المناک باب ہے جس کے باعث غریبوں کا مسلمان ملکوں میں زندگی گزارنا عذاب ہو اپڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے حکمرانوں کو عقل اور غریبوں کی ہمدردی کا جذبہ عطا فرمائے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ مخلوق بھی اپنی چند روزہ زندگی کو کسی حد تک اطمینان سے گزار سکے اور ان بیچاروں کو بھی سکون کی فضاؤں میں سانس لینا میسر آسکے۔ مقدس اسلام آج بھی اپنے ان کرم فرماؤں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

بشر گانِ سیہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کز چشمِ بیمارت ہزاراں زخم برچینم

باب ۳۳ مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ۔

کتنے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ ابْنُ بَيَانٍ قَالَا نَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

احمد بن صالح اور وہب بن بیان ـــ ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

نافع نے حضرت امیر عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہاتھ کاٹنا ڈھال کی قیمت پر ہے جو تین درہم ہوتی ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس نے صفۃ النسار

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سے ڈھال چرائی تھی، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهِ.

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن ابو سری عسقلانی، ابن نمیر محمد بن اسحاق سے ایوب بن موسیٰ، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ ڈھال کی چوری پر کاٹا جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی ـــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

باب ۳۳۲ مَا لَا قُطْعَ فِيهِ.

جتنے مال پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

۹۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ مَرْوَانُ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ کسی غلام نے ایک آدمی کے باغ سے پودا چرایا اور اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا۔ پودے کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا اور اسے پا لیا اور غلام کا مقدمہ مروان بن حکم کی عدالت میں دائر کر دیا جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ مروان نے اس غلام کو جیل میں بند کر دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں ان سے حکم پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اس آدمی نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں اور جو کچھ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ انہیں بتائیں۔ پس حضرت رافع بن خدیج اس کے ساتھ مروان کے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ الْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

گئے اور حضرت رافع نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس مروان نے غلام کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الکثر خوشے کو کہتے ہیں۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ۔

محمد بن عبید، حماد، یحییٰ نے محمد بن حبان سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ چند کوڑے مار کر مروان نے اُس غلام کو چھوڑ دیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَعُقُوْبَةٌ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔

عمرو بن شعیب کے والدِ ماجد نے اپنے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا:۔ جس ضرورت مند نے اپنے منہ سے کھالیے اور جھولی میں جمع نہیں کیے تو اُس پر کوئی تاوان نہیں اور جو ساتھ لے کر نکلا تو اُس پر دُگنا تاوان ہے اور سزا بھی۔ جس نے سکھانے کی جگہ سے اکٹھا کرنے کے بعد میوے چرائے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائیں تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پارہ ــــ ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۳۳۴ القطع في الخلسة والخيانة.

مال چھیننے اور خیانت کرنے پر ہاتھ کاٹنا

۹۸۶۔ حدثنا نصر بن علي انا محمد بن بكر انا ابن جريج قال قال ابو الزبير قال جابر ابن عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المنتهب قطع ومن انتهب نهبة مشهورة فليس منا وبهذا الاسناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على الخائن قطع۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوٹ مار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جس نے علی الاعلان لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

۹۸۷۔ حدثنا نصر بن علي انا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله زاد ولا على المختلس قطع قال ابو داود وهذان الحديثان لم يسمعهما ابن جريج عن ابي الزبير وبلغني عن احمد بن حنبل انه قال انما سمعهما ابن جريج من ياسين الزيات قال ابو داود وقد رواهما المغيرة ابن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مال اُچک لینے پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو ابن جریج نے ابوالزبیر سے نہیں سنا اور مجھے امام احمد بن حنبل سے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن جریج نے ان دونوں کو یاسین زیات سے سنا ہے ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں کو روایت کیا ہے مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۳۳۵ في من سرق من حرز.

حد کے متعلق سفارش کرنا۔

۹۸۸۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس حدثنا عمرو بن طلحة انا اسباط عن سماك ابن حرب عن حميد بن اخت صفوان عن صفوان بن امية قال كنت نائما في المسجد على خميصة لي ثمن ثلثين درهما فجاء

حمید بن اخت صفوان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس ۳۰ درہم تھی۔ ایک آدمی آکر اُسے میرے پاس سے اُچک کرلے گیا۔ وہ آدمی پکڑا گیا اور اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ، قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأَخَذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارگاہ میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اُس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ تیس درہم کے بدلے اِس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ اِسے اُدھار فروخت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ یہی کرنا تھا تو میرے حضور پیش کرنے سے پہلے کرتے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ، سماک، عُبید ابن حجیر کا بیان ہے کہ حضرت صفوان سوئے ہوئے تھے اور طاؤس نے مجاہد سے اسے روایت کیا ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے کہ ایک چور آیا اور ان کے سر کے نیچے سے ان کی چادر چُرا کر لے گیا اور اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کرتے ہوئے کہا:— اُس نے وہ سر کے نیچے سے کھینچ لی تو یہ بیدار ہو گئے اور چیخے چلائے تو وہ پکڑ لیا گیا اور زہری نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اور اپنی چادر کا تکیہ بنایا ہوا تھا۔ پس ایک چور نے آکر اُن کی چادر لے لی۔ چور پکڑا گیا اور اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا گیا۔

باب ۳۳۵ فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ

اُدھار لے کر مُکر جانے پر ہاتھ کاٹنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنَ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَكَلَّمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لے کر مکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے جُویریہ، نافع نے حضرت ابن عمر یا حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا:— کیا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے توبہ کرے وہ موجود تھی لیکن نہ کھڑی ہوئی اور نہ کوئی کلام کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن عُیَینہ نے نافع سے کہ حضرت صفیہ بنت ابوعُبید نے اس میں فرمایا:— اس کے خلاف گواہی دی گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ يَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ ایک عورت نے کچھ زیورات معروف حضرات کی معرفت اُدھار لیے کیوں کہ اُسے کوئی جانتا نہ تھا اور اس نے وہ فروخت کر دیئے۔ وہ پکڑی گئی اور اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ یہ وہی عورت تھی جس کی سفارش حضرت اُسامہ بن زید سے کروائی گئی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی ارشاد فرمایا تھا جو مذکور ہوا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا۔

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لیتی اور انکار کر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا اور حدیثِ قتیبہ، لیث، ابن شہاب کے مطابق واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا (یعنی ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

باب ۳۳۴ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا۔

دیوانہ چوری یا حد کا کام کرے

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبَرَ۔

عثمان بن ابوشیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، حماد، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک سوئے ہوئے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ دوسرے دیوانے سے جب تک دیوانگی نہ جائے۔ تیسرے بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک مجنونہ پیش کی گئی جس نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ فَمُرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَهَا يُكَبِّرُ۔

زنا کیا تھا۔ اُس کے متعلق لوگوں سے مشورہ کر کے حضرت عمر نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ اُس کے پاس سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو پوچھا کہ اِس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ بنی فلاں کی دیوانی عورت ہے، جس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر نے اسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے واپس لے چلو۔ پھر بارگاہِ خلافت میں حاضر ہو کر کہا:۔ اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک دیوانے سے جبتک دیوانگی نہ جائے۔ دوسرے سوئے ہوئے سے جبتک بیدار نہ ہو جائے اور تیسرے بچے سے جب تک صاحبِ عقل نہ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا:۔ کیوں نہیں۔ حضرت علی نے کہا:۔ پھر اس عورت کو رجم کرنا کیسا؟ حضرت عمر نے کہا:۔ سابقہ حکم کالعدم ہوا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا:۔ تو اسے چھوڑ دیجیے۔ پس حضرت عمر نے اُسے چھوڑ دیا اور تکبیر کہنے لگے۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ۔

یوسف بن موسیٰ، وکیع نے اعمش سے اسی طرح روایت کی اور یہ بھی کہا:۔ یہاں تک کہ عقل آجائے اور دیوانے کو جب تک افاقہ نہ ہو جائے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا۔

ابو ظبیان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے۔ معناً عثمان بن ابو شیبہ کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا:۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک وہ دیوانہ جس کی عقل جاتی رہے۔ دوسرا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ تیسرے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا:۔ آپ نے سچ کہا۔ حضرت علی نے کہا: تو اس عورت کو چھوڑ دیجیے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ

ہناد، ابو الاحوص ـــــ عثمان بن ابو شیبہ، جریر، عطاء ابن سائب، ابو ظبیان کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کی تھی۔ آپ نے اُس

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْجَنْبِ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ بِهَا عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُرْفَعُ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَايِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَأَنَا لَا أَدْرِي.

کو رجم کر دینے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو اُسے لے کر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر کو بتایا گیا تو انھوں نے فرمایا:۔ حضرت علی کو میرے پاس بُلا کر لاؤ۔ حضرت علی آئے اور کہا:۔ اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اُٹھا لیا جاتا ہے۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور پاگل سے یہاں تک کہ دیوانگی جائے۔ یہ عورت بنی فلاں کی دیوانی ہے۔ شاید اُس فعل کے وقت دیوانگی کی شدت ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ معلوم مجھے بھی نہیں ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفُ.

ابوالضحیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اُٹھا لیا جاتا ہے۔ سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل آجائے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے ابن جُریج، قاسم بن یزید، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ اس میں بے عقل بوڑھا بھی ہے۔

باب ۳۳۸ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ.

نابالغ اگر حد کا کام کرے

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعَرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ.

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ پس اُنہیں دیکھا گیا تو جس کے زیرناف کے بال نکل آئے تھے اُنہیں قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں نکلے تھے اُنہیں قتل نہ کیا گیا۔ میں اُن میں تھا جن کے نہیں نکلے تھے۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ

مسدد، ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا: میری ازار کھولی گئی تو پایا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا مَنْ لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ۔

میرے بال نہیں اُگے تھے لہٰذا مجھے قیدیوں میں رکھا گیا۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ابْنَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہیں غزوۂ اُحد کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا جب کہ وہ چودہ سالہ تھے تو آپ نے انہیں اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے وقت پیش کیے گئے جب کہ پندرہ سالہ تھے تو انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَدَّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابن ادریس، عبیداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نافع نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ نابالغ اور بالغ کی درمیانی حد ہے۔ ف

ف۔ بالغ و نابالغ کی یہ پہچان اُس وقت اور اُس ملک کے مطابق ہوگی۔ لیکن عمر کے لحاظ سے کوئی ضابطہ سب انسانوں سے مطابقت نہیں رکھ سکتا تھا لہٰذا بہترین شرعی ضابطہ یہی ہے کہ لڑکا اُس وقت بالغ ہوتا ہے جب اُسے احتلام ہو جائے اور لڑکی اس وقت بالغ ہوتی ہے جب اُسے حیض آجائے۔ اِس سے پہلے لڑکی ہو یا لڑکا نابالغ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳۹ السَّارِقِ يُسْرَقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ۔

کیا سفرِ جہاد میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبَيْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَاكَ لَقَطَعْتُهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، عیاش بن عباس قتبانی، شیم بن بیتان اور یزید بن صبیح اصبحی، جنادہ بن ابو اُمیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سمندری سفر کر رہے تھے۔ اُن کی خدمت میں مِصدر نامی چور پیش کیا گیا جس نے اونٹ چرایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اگر یہ حکم نہ ہوتا تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

باب ۳۴۰ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ۔

کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ

عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ قَالَ كَیْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ یَكُوْنُ الْبَیْتُ فِیْهِ بِالْوَصِیْفِ یَعْنِی الْقَبْرَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِیْ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّبْرِ اَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ یُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْمَیِّتِ بَیْتَهٗ۔

وسلم نے فرمایا :- اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا :- یا رسول اللہ! خدمت میں حاضر اور قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت کا سامنا ہوگا اور غلام کے بدلے قبر کی جگہ ملے گی۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں یا جو اللہ اور اُس کا رسول میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابوسلیمان کا بیان ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیوں کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

ف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق باندھا ہے اور انہوں نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اس میں قبر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کہا ہے۔ لہٰذا انھوں نے حماد بن ابوسلیمان کا قول نقل کیا کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیوں کہ وہ میت کے پاس اُس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ یہ اُن کا اپنا اجتہاد ہے اور اپنا قیاس ہے کیونکہ محفوظ مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے لیکن جہاں یہ ثبوت ملا کہ قبر کو گھر بھی کہا گیا ہے وہاں یہ بھی جائے غور ہے کہ قبر میں کفن محفوظ مال ہے یا نہیں؟ چونکہ کوئی بھی میت کے کفن کو قبر میں محفوظ تسلیم نہیں کر سکتا اسی لیے امام اعظم ابوحنیفہ اور باقی تینوں ائمہ مجتہدین کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا کیوں کہ اس کی حرکت پر چوری کا مفہوم صادق نہیں آتا۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ امام ابوداؤد نے یہاں حماد بن ابوسلیمان کا قیاس نقل کیا ہے جو تابعی کوفی فقیہ ثقہ اور مجتہد تھے۔ انہوں نے حضرت انس، سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے اور اُن سے امام ابوحنیفہ، مسعر اور شعبہ روایت کرتے تھے۔ ان کے والد ابوسلیمان کا نام مسلم اشعری تھا جو ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حماد بن ابوسلیمان کا وصال ۱۲۰ھ میں ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴ السَّارِقِ یَسْرِقُ مِرَارًا۔ بار بار چوری کرنے والا

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُقَیْلٍ الْهِلَالِیُّ نَا جَدِّیْ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِیْئَ بِسَارِقٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیْئَ بِهِ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیْئَ بِهِ الثَّالِثَةَ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :- ایک چور کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پیش کیا گیا۔ فرمایا :- اسے قتل کردو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو۔ پس ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا : اسے قتل کردو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا :- تو ہاتھ کاٹ دو۔ پھر تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا :- قتل کردو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَاهُ عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔

کاٹ دو۔ پھر چوتھی مرتبہ وہ پیش کیا گیا تو فرمایا:۔ قتل کردو۔ گزارش کی کہ یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے۔ فرمایا تو کاٹ دو۔ پانچویں دفعہ پیش کیا گیا تو فرمایا:۔ اسے قتل کردو۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم اُسے لے گئے اور قتل کردیا۔ پھر ہم نے اُسے گھسیٹ کر ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اُسے پتھر مارے۔

ف جب پہلی دفعہ چور کو بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔ اِقْتُلُوهُ اسے قتل کردو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ پانچ دفعہ چوری کے سلسلے میں اُسے بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا اور ہر موقع پر پہلی دفعہ آپ یہی فرماتے رہے کہ اسے قتل کردو۔ جب کہ پانچویں مرتبہ اُسے قتل کرکے کنوئیں میں پھینکا گیا اور اُسے پتھر مارے گئے۔ چوری پر ہر دفعہ آپ کا یہ فرمانا کہ اسے قتل کردو، اس کی اہلِ علم حضرات نے مختلف توجیہات کی ہیں۔ چنانچہ محدث خطابی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیوں کہ ائمہ دین میں سے چور کا خون کسی نے بھی حلال قرار نہیں دیا ہے اور خون صرف تین آدمیوں کا حلال ہے جب کہ چور اُن میں شامل نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سیاسی اختیار کے باعث مصلحتاً فرمایا تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اُس کا مرتد ہونا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ چوری کو حلال سمجھتا تھا لہٰذا اس کفر کے باعث اُس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص ۲۷۹) واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴۲ فِي السَّارِقِ تُعَلَّقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ۔ چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ نَا حَجَّاجٌ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔

عبدالرحمٰن بن محیریز کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا ہاتھ کاٹ کر چور کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چور پیش کیا گیا۔ پس اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو وہ اُس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

عمرو بن ابوسلمہ کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کوئی غلام چوری کرے تو اُسے فروخت کردو خواہ نصف قیمت ہی ملے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۴۳ فِي الرَّجْمِ۔

سنگسار کرنے کا بیان

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں تمہاری عورتوں میں سے تو اُن پر اپنوں میں سے چار گواہ لو۔ اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ اُنہیں موت آجائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راستہ پیدا فرمادے (۴: ۱۵) اور مرد کا ذکر عورت کے بعد کیا۔ پھر دونوں کو جمع کرکے فرمایا: جو تم میں سے ایسا کام کریں تو اُنہیں اذیت پہنچاؤ۔ اگر وہ دونوں توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیں تو اُن دونوں کو سزا دینے سے منہ پھیر لو (۴: ۱۶) اس حکم کو آیتِ جلد سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا: زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ (۲۴: ۲)

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ نَا مُوسَى عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ۔

احمد بن محمد بن ثابت، موسیٰ، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد کا بیان ہے کہ اَلسَّبِیلُ سے مراد حد ہے۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

حِطّان بن عبداللہ رُقاشی نے حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے یہ حد مقرر فرمائی ہے کہ شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔ کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَا جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

وہب بن بقیہ اور محمد بن صباح بن سفیان، ہشیم، منصور نے حسن سے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اُسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: ۔ سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ

عُبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَا هُشَيْمٌ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبَ فَكَانَ فِيمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَا وَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهٖ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا كَانَ مُحْصِنًا اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا.

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اُن پر کتاب نازل کی اور اُس میں اُن پر رجم کی آیت نازل فرمائی جسے ہم نے پڑھا اور یاد رکھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور اُن کے بعد ہم نے سنگسار کیا اور مجھے خدشہ ہے کہ جب زیادہ زمانہ گزر جائے تو کہنے والا کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں رجم کرنے کا حکم نہیں پاتے۔ لہٰذا ایسے فرض کو ترک کر کے گمراہ ہو جائے جو اللہ نے نازل فرمایا۔ جو مرد یا عورت زنا کرے اُسے سنگسار کرنا حق ہے جبکہ شادی شدہ ہو اور اس پر شہادت قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے یا اقرار کرے۔ خدا کی قسم، اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں ضرور اُسے لکھ دیتا۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ اَبِي فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي اْئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ماعز بن مالک یتیم ہونے کے باعث میرے والدِ ماجد کے زیرِ تربیت تھے۔ وہ اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے بدکاری کر بیٹھے۔ والدِ ماجد نے ان سے فرمایا کہ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو، شاید وہ تمہارے لیے استغفار کر دیں اور اُنھوں نے یہ ارادہ اس اُمید پر کیا تھا کہ شاید اُن کے لیے کوئی راستہ نکل آئے۔ پس وہ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا، پس اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر نافذ فرمائیے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوبارہ کہا: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا، مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیے۔ یہاں تک کہ انہوں نے چار دفعہ ایسا کہہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ بات چار دفعہ کہہ دی۔ یہ کام کیا کس سے ہے؟ عرض کی فلاں عورت سے۔ فرمایا کیا تم اُس کے ساتھ لیٹے تھے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ مباشرت کی تھی؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کیا اُس سے جماع کیا؟ عرض کی،

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَصِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا أَخْرَجْنَاهُ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمِ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ

ہاں۔ پس آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ پس انہیں حرّہ کی جانب لے گئے جب پتھر مارے گئے تو وہ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن انیس نے انہیں پا لیا جبکہ ان کے ساتھی عاجز ہو گئے تھے۔ پس انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی ماری جس سے وہ جان بحق ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہ دیئے شاید وہ توبہ کر لیتے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لیتا۔

محمد بن اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حضرت ماعز بن مالک کا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ تم انہیں چھوڑ دیتے اور بنی اسلم میں سے جس کو چاہتے جس پر میں الزام نہیں رکھتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس حدیث کو سمجھ نہ سکا۔ پس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ بنی اسلم کے بعض لوگ ہم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے حضور حضرت ماعز کو پتھر لگنے سے تکلیف پہنچنے کا ذکر کیا کہ تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا اور میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! مجھے اس حدیث کا دیگر لوگوں کی نسبت بہتر علم ہے کیونکہ میں بھی رجم کرنے والوں میں تھا جب ہم انہیں لے کر نکلے اور پتھر مارنے لگے تو پتھر لگتے ہی چلّائے کہ لوگو! مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو کیونکہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے کہ انہوں نے مجھے دھوکا دیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ ہم ان سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ کام تمام کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ کو یہ خبر دی تو فرمایا کہ تم چھوڑ دیتے اور میرے پاس لے آتے۔ تاکہ لوگوں کو ثابت قدم کر دیا جائے کہ وہ حد جاری کرنے کو ترک نہ کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث کا مفہوم اب میری سمجھ میں آیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَتَاهُ لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَمَّا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اس نے بدکاری کی ہے۔ آپ نے اُن سے اعراض فرمایا۔ انہوں نے بار بار یہی بات دہرائی اور آپ رُخ پھیرتے رہے۔ پس لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ پاگل ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تکلیف تو نہیں۔ فرمایا کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ چنانچہ آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا انہیں لے جا کر سنگسار کر دیا گیا اور ان پر نماز نہ پڑھی۔

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ أَمَجْنُونٌ هُوَ قَالُوا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَقَالَ أَفَعَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَانْطَلَقَ بِهِ فَرُجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ماعز بن مالک کو دیکھا جبکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ وہ پست قد اور فربہ آدمی تھے۔ ان کے اوپر چادر نہ تھی۔ انہوں نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی کہ بدکاری کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم نے اُسے بوسہ دیا ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، اس خانہ خراب نے بدکاری کی ہے۔ پس آپ نے اسے رجم کیا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتے ہیں کسی کو خلیفہ بنا کر تو وہ آزاد بکرے کی طرح کودتا اور کسی عورت کو بکری بنا کر پانی گرا لیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قابو دے گا تو میں اُسے عورتوں کے ساتھ ایسا کرنے سے روک دوں گا۔

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ ابْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى لِلْآخَرِ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبُ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ أَمَا إِنَّ اللهَ أَنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُنَكِّلُ عَنْهُنَّ.

سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے دو دو دفعہ یہ بات دہرائی۔

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ فَرَدَّدَهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ سِمَاكٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ

سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ نَاهُ هَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ ابْنُ مُكْرَمٍ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

فرمایا۔ انہوں نے چار دفعہ یہی بات کہی۔

عبدالغنی بن ابوعقیل مصری، خالد بن عبدالرحمٰن، شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سماک سے اَلْکُثْبَۃ کے متعلق دریافت کیا فرمایا مراد تھوڑا سا دودھ ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا کہ تمہارے متعلق جو بات مجھ تک پہنچی کیا وہ درست ہے؟ عرض کی کہ آپ تک کیا بات پہنچی ہے؟ فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے بنی فلاں کی لڑکی سے بدکاری کی ہے۔ عرض کی ہاں اور چار دفعہ گواہی دی پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

سماک بن حرب نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت ماعز بن مالک نے دو دفعہ اعتراف کیا بدکاری کا۔ آپ نے انہیں دھتکار دیا۔ انہوں نے پھر حاضر ہو کر دو دفعہ بدکاری کا اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دے لی۔ انہیں لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر، یعلیٰ، عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زہیر بن حرب اور عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یعلیٰ بن حکیم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا۔ شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے کہ صرف یہی نہیں۔ فرمایا کیا اس سے صحبت کی؟ عرض کی ہاں۔ پس اس وقت آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ موسیٰ راوی نے حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَكَذَا رَوَاهُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا لَفْظُ وَهْبٍ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ وہب راوی کے لفظوں میں ہے۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا۔

ابوالزبیر نے حضرت ابوہریرہ کے چچا زاد بھائی عبدالرحمٰن بن صامت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلمی (حضرت ماعز) نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی کہ انہوں نے ایک عورت سے حرام کام کیا ہے۔ ہر دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے پانچویں دفعہ اُن کی جانب توجہ کی اور فرمایا۔ کیا تم نے اس سے صحبت کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا۔ یہاں تک کہ تمہاری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں غائب ہو گئی؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ جیسے سلائی سرمہ دانی میں یا رسی کنوئیں میں غائب ہو جاتے؟ عرض کی۔ ہاں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ زنا کیا چیز ہے؟ عرض کی، ہاں۔ میں نے اس طرح اس سے حرام کیا ہے جیسے مرد اپنی بیوی سے حلال کام کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے تاکہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو کو سنا کہ ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی لیکن اس نے اپنی جان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ پتھر کھائے جیسے کتے کو مارے جاتے ہیں"۔ آپ خاموش ہو گئے اور کچھ دیر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گدھے کی لاش کے پاس سے گزرے جس کے پیر اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم یہیں ہیں۔ فرمایا کہ دونوں اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ! اسے کون کھاتا ہے؟ فرمایا کہ ابھی تم نے جو اپنے بھائی کی آبرو ریزی کی وہ اسے کھانے سے زیادہ بُری ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک اس وقت وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب سنگسار کر دیا گیا تو اُن کے دو ساتھیوں میں سے ایک نے اُن کے بارے میں ہلکے لفظ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے الفاظ بہت ناگوار گزرے اور انہیں مردہ گدھے کا گوشت کھانے سے بدتر قرار دیا۔ پھر اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اب تو وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔" سبحان اللہ! اُن چشمان مبارک کی کیا بات ہے جن میں دست قدرت نے مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کا سرمہ لگایا، کونین کا شاہد بنایا اور خلافتِ عظمیٰ کا تاج جن کے سرِ اقدس پر سجایا تھا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہوئے حضرت ماعز کو جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اس لئے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے فرمایا تھا:۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان تو بہت بلند و بالا اور سب سے افضل و اعلیٰ ہے، اس سرکار کے تو غلامانِ غلام بھی زمین پر بیٹھے ہوئے جنت و دوزخ کا مشاہدہ کر لیا کرتے تھے جیسا کہ بانی دارالعلوم دیوبند، مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء) نے لکھا ہے:۔

"حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی اماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا، یوں سمجھ کر کہ بعض زیادتیوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اُس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اُس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اِس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اِس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔" (تحذیر الناس، مطبوعہ لاہور، ص ۴۴)۔

اس حقیقت کے باوجود مصنف براہین قاطعہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پرے کی معلومات سے بے خبر بتانا رسول دشمنی کا ایک مظاہرہ اور مسلمانوں کو دولت ایمان سے محروم کرنے کی پُراسرار سازش نہیں تھی تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور شرک و کفر سے محفوظ رکھے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی اسلم کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

کیا تم دیوانے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا، جب اُسے پتھر لگے تو بھاگا چنانچہ پکڑ کر پھر پتھر مارے گئے۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی اور اُس پر نماز نہ پڑھی۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهٰذَا لَفْظُهٗ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهٖ اِلَى الْبَقِيْعِ فَوَاللّٰهِ مَا اَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهٗ وَلٰكِنَّهٗ قَامَ لَنَا قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهٗ حَتّٰى اَتٰى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهٗ وَلَا سَبَّهٗ۔

ابوکامل، یزید بن زریع۔ احمد بن منیع، یحییٰ بن زکریا، داؤد، ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم فرمایا تو ہم انہیں بقیع کی جانب لے گئے۔ خدا کی قسم نہ ہم نے انہیں باندھا اور نہ ان کے لئے گڑھا کھودا بلکہ وہ خود جا کھڑے ہوئے۔ ابوکامل کا بیان ہے، پس ہم نے انہیں ہڈیاں، ڈھیلے اور کنکریاں ماریں، وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ہم ان کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ حرہ کے پاس جا لیا۔ وہ کھڑے ہو گئے تو ہم نے حرہ کے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے نہ ان کے لئے استغفار کیا اور نہ برائی کی۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ بِتَمَامِهٖ قَالَ ذَهَبُوْا يَسُبُّوْنَهٗ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ اَصَابَ ذَنْبًا حَسِيْبُهُ اللّٰهُ۔

ابونضرہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ اُسی طرح لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اس کی برائی کرنے لگے تو آپ نے منع فرمایا۔ پھر اُس کے لئے استغفار کرنے لگے تو آپ نے منع کیا اور فرمایا۔ وہ ایک آدمی تھا جس سے گناہ ہو گیا اور اُس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا۔

محمد بن ابوبکر بن ابوشیبہ، یحییٰ بن یعلی بن حارث، اُن کے والد ماجد، ملا غیلان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کا منہ سونگھا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْأَهْوَازِيُّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب گفتگو کیا کرتے کہ اگر غامدیہ اور ماعز بن مالک اعتراف کرتے کے بعد پھر جاتے یا فرمایا کہ اعتراف کرنے کے بعد پھر کیوں نہ گئے تو انہیں طلب نہ کیا جاتا کیونکہ انہیں چار دفعہ اعتراف کرنے پر سنگسار کیا گیا تھا۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ عَبَّادٌ أَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ ابْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَغْتَسِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَنَادَى النَّاسُ مَعَهَا وَثَبَتُّ فِيمَنْ ثَارَ وَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هٰذَا مَعَكَ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ خُذُوهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا

خالد بن لجلاج کو ان کے والد ماجد حضرت لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری جس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ لوگ اس کے ساتھ چل دیئے اور میں بھی ساتھ چلنے والوں میں ہو گیا، یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جا پہنچا۔ آپ فرما رہے تھے کہ اس کا باپ کون ہے؟ وہ خاموش ہو گئی۔ اس کے پاس سے ایک نوجوان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ آپ نے عورت کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس کا باپ کون ہے؟ نوجوان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے بعض کی طرف دیکھا اس کے متعلق پوچھتے ہوئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ بھلائی کے سوا ہمیں اور کچھ معلوم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اسے باہر لے گئے، اس کے لئے گڑھا کھودا، پھر اسے پتھر مارے یہاں تک کہ جان بحق ہو گیا۔ ایک آدمی آ کر اس کے متعلق پوچھنے لگا تو ہم اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے اور ہم نے کہا کہ یہ اگر اس خبیث کے متعلق پوچھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ اس کے والد ماجد ہیں۔ ہم نے غسل اور کفن دفن میں ان کی مدد کی اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عِبْرَةٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

نماز کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ یہ حدیث عبدہ ہے اور یہ بہت ہی مکمل ہے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ وَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا نَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مُسْلِمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، نصر بن عاصم انطاکی، ولید، محمد بن عبداللہ شعیثی، مسلمہ بن عبداللہ جہنی، خالد بن حجاج، اُن کے والد ماجد حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کے بعض حصوں کو روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَاهُ وَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

قتیبہ بن سعید، احمد ابن سرح، عبداللہ بن وہب ابن جریج، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ تو آپ کے حکم سے اُسے سنگسار کیا گیا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ قَالَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی۔ اُس کے شادی شدہ ہونے کا علم نہ ہوا تو اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو سنگسار کیا گیا۔

باب ۳۷۳ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

جہینہ کی وہ عورت جس کو رجم کرنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ وَأَبَانَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا رَسُولُ

ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت، حدیث ابان میں کہا جو جہینہ قبیلے سے تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اُس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ولی کو بلایا اور اُس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّالَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَجِيْ بِهَا فَلَمَّا اَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَصَلُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُصَلِّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ اَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا.

اِسے اپنے پاس اچھی طرح رکھو اور جب بچہ جن لے تو میرے پاس لے آنا۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو اسے آپ کے حضور لایا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس پر اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔ پھر حکم فرمایا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس پر نماز پڑھو۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں حالانکہ اس نے بدکاری کی ہے؟ فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر افراد میں بانٹ دی جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ تم اس سے افضل کسے پاؤ گے جس نے اپنی جان قربان کر دی۔ ابان بن یزید نے یہ نہیں کہا اس پر اس کے کپڑے باندھے گئے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِيْ فَشُدَّتْ.

محمد بن وزیر دمشقی، ولید سے روایت ہے کہ اوزاعی نے فرمایا۔ اس پر مضبوطی سے اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى التَّمِيْمِيُّ نَا عِيْسٰى عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً يَعْنِيْ مِنْ غَامِدٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِيْ فَرَجَعَتْ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْغَدُ اَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَحُبْلٰى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِيْ فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ اَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ ارْجِعِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَجَاءَتْ بِهٖ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ يَاْكُلُهُ فَاَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ بنی غامد کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے بدکاری کی ہے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ۔ وہ لوٹ آئی۔ اگلا روز ہوا تو حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی، شاید آپ مجھے اسی طرح واپس کر رہے ہیں جیسے حضرت ماعز کو کیا تھا۔ خدا کی قسم، میں تو حاملہ ہوں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ لوٹ جاؤ۔ اگلا روز ہوا تو وہ پھر حاضر ہو گئی۔ فرمایا کہ لوٹ جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ وہ لوٹ آئی جب بچہ جنا تو اسے لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یہ میں نے جنا ہے۔ فرمایا واپس جاؤ اور دودھ چھڑانے تک اسے دودھ پلاتی رہو۔ جب اس نے دودھ چھڑا دیا۔ تو بچے سمیت حاضر بارگاہ ہوئی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز جسے کھاتا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو بچہ ایک مسلمان کو دیدیا گیا۔ حکم فرمایا تو اس کے لئے گڑھا کھودا گیا اور حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا فَدُفِنَتْ۔

خالد بھی پتھر مارنے والوں میں تھے انہوں نے پتھر مارا تو عورت کے خون کا ایک قطرہ اُن کے چہرے پر گرا تو عورت کے لئے بُرا لفظ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے خالد! ٹھہر جاؤ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کوئی ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرے تو بخش دیا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُس پر نماز پڑھی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

ف:۔ قربان جائیں اس صحابیہ کی عظمت پر کہ غلطی واقع ہو گئی تو اُس سے پاک ہونے کے لئے کس طرح پروانہ وار بارگاہِ رسالت میں بار بار حاضر ہو رہی تھیں کہ مجھے سنگسار کر کے پاک فرما دیجئے۔ واقعی سچی توبہ اسی کا نام ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑے گناہ بھی مٹتے چلے جاتے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آخرت کے مواخذے سے بے پروا ہو کر شب و روز گناہوں میں مصروف ہیں، نیک کاموں کا شعور اور گناہوں سے دور رہنے کا خیال آتا ہی نہیں، چند روزہ زندگی کو اسی بدمستی اور بے سمجھی میں گنوا کر داعی اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں۔ حالانکہ۔

ع جب سر محشر وہ پوچھے گا بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دیں گے ہم خدا کے سامنے

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهَمَّنِي ابْنُ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَعَامِلٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلِ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ۔

ابن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اُس کے لئے سینے برابر گڑھا کھودا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ بات ایک شخص کے بیٹے نے بواسطہ عثمان مجھے سمجھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ غسانی کا قول ہے جہینہ، عامل اور بارق ایک ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث، زکریا بن سلیم کی اسناد سے اسی طرح۔ اس میں یہ بھی ہے۔ پھر اس عورت کو پتھر مارے گئے جیسے بھی۔ پھر فرمایا کہ پتھر مارو لیکن منہ کو بچائے رکھنا۔ جب اُس کا چراغِ زندگی بجھ گیا تو اسے نکالا، اس پر نماز پڑھی اور اس کی توبہ کے بارے میں فرمایا جو حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَکَانَ اَفْقَهَهُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا وَالْعَسِیْفُ الْاَجِیْرُ فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِیَةٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ اِلَیْکَ وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً وَغَرَّبَهٗ عَامًا وَاَمَرَ اُنَیْسًا الْاَسْلَمِیَّ اَنْ یَاْتِیَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ ایک عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ ٹھیک ہے، یارسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا ان کا مزدور تھا۔ اجرت پر مزدوری کرتا تھا۔ اس نے ان کی بیوی سے بدکاری کی۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی دی۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور سنگسار عورت کو کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور لونڈی سب تمہیں واپس دی جائیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے گئے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا گیا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کو لے کر آئے۔ اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کیا جائے گا چنانچہ عورت نے اعتراف کرلیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

باب ۳۴۵ فِیْ رَجْمِ الْیَهُوْدِیَّیْنِ۔

یہودیوں کو رجم کرنا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰةِ فِیْ شَاْنِ الَّذِیْ زَنَا قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَیُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْهَا الرَّجْمَ فَاْتَوْا بِالتَّوْرٰةِ فَنَشَرُوْهَا فَجَعَلَ اَحَدُهُمْ یَدَهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ جَعَلَ یَقْرَاُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَهَا فَاِذَا فِیْهِ اٰیَةُ الرَّجْمِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذکر کیا کہ ان میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم زنا کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، بیشک اس میں آیت رجم ہے۔ پس وہ توریت لائے اور اسے پڑھنے لگے تو ایک نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ لیا اور اس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی۔ یہودی کہنے لگے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالُوا صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

اے محمد! آپ نے سچ فرمایا واقعی اس میں آیت رجم ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ جب عورت کی طرف پتھر آتا تو اس کے اوپر جھک جاتا۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فَقَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَى أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قَالَ هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلِّهَا

عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی گزرا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ کیا تم زانی کی سزا یہی پاتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ نے ان لوگوں کے عالموں میں سے ایک کو بلا کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی حد پاتے ہو؟ اس نے کہا۔ خدا انہیں اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں ہرگز نہ بتاتا کہ ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد سنگسار کرنا پاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب امیروں میں یہ مرض بڑھ گیا تو جب ہم کسی امیر کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی غریب کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ آخر کار ہم نے کہا کہ آؤ ایک بات پر اتفاق کر لیں جسے ہم امیر و غریب پر جاری کر سکیں۔ پس ہم نے منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے پر اتفاق کر لیا اور رجم کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! میں سب سے پہلے تیرا حکم زندہ کرتا ہوں جس کو لوگوں نے ختم کر دیا تھا۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اے رسول! تمہیں غمگین نہ کرے وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں۔ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ تک ... (۵: ۴۱) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے وہ لوگ کافر ہیں (۵: ۴۴) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (۵: ۴۵) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں (۵: ۴۷) راوی کا بیان ہے کہ یہ آیتیں تمام کافروں کے متعلق ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَعْنِي هٰذِهِ الْآيَةَ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودَ فَدَعَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ وَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا وَقَالَ آمَنْتُ بِكَ وَبِمَنْ أَنْزَلَكَ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہود کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قف میں بلایا۔ آپ اُن کے پاس بیت المدراس میں تشریف لے گئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، پس اُن کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تکیہ لگا دیا۔ آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے، پھر فرمایا کہ میرے پاس توریت لاؤ۔ چنانچہ آپ نے اپنے نیچے سے سرہانہ نکالا اور اُس پر توریت کو رکھا اور کہا۔ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور اُس پر جس نے تجھے نازل فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے سب سے بڑے عالم کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ ایک نوجوان کو لایا گیا۔ پھر رجم کا واقعہ بیان کیا جیسے اُس حدیث میں ہے جو امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرَى

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، محمد بن مسلم، مزینہ کا ایک صاحب علم۔ سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ یہ معمر کی حدیث ہے اور یہی سب سے مکمل ہے۔ فرمایا کہ یہود میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا۔ کچھ لوگوں نے دوسروں سے کہا کہ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو کیونکہ یہ نبی آسانی کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اگر اس نے رجم سے ہلکی سزا سنائی تو ہم اُسے قبول کر لیں گے کیونکہ ہم بارگاہِ خداوندی میں حجت پیش کر سکیں گے کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد میں اپنے ساتھیوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! اُس مرد اور عورت کے بارے میں کیا حکم ہے جنہوں نے زنا کیا ہو؟ آپ نے ایک لفظ بھی نہ کہا یہاں تک کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أُحْصِنَ قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيَةُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَيُقَابَلُ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النَّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ التَّحْمِيمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللَّهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَقَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ۔

اُن کے بیت المدارس میں پہنچ گئے پس دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی تم زنا کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو جبکہ وہ شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا۔ اس کا منہ کالا کرتے، گدھے پر چڑھاتے، کوڑے مارتے ہیں۔ التَّجْبِيَةُ یہ ہے کہ دونوں زنا کرنے والوں کو ایک گدھے پر آمنے سامنے بٹھا کر پھرایا جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ اُن میں سے ایک نوجوان خاموش تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے خاموش دیکھا تو اُسے بہت ہی سخت قسم دی۔ اُس نے کہا۔ خدارا جب آپ نے ایسی قسم دی ہے تو ہم توریت میں رجم کرنے کا حکم پاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کو تم نے کب سے پس پشت ڈالا؟ اُس نے کہا کہ ہمارے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے قرابتدار نے زنا کیا تو اُسے رجم سے بچا لیا پھر رعیت سے ایک آدمی نے زنا کیا تو اُسے رجم کرنا چاہا۔ اُس کی قوم آڑے آئی اور انہوں نے بادشاہ سے کہا۔ ہمارے آدمی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا جب تک آپ اپنے رشتہ دار کو لا کر رجم نہ کر دیں پس سب نے مل جل کر اس سزا پر اتفاق کر لیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں توریت کے مطابق حکم دیتا ہوں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ زہری نے فرمایا۔ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت۔ بیشک ہم نے توریت اتاری۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی (۵ : ۴۴) اُن کے بارے میں نازل فرمائی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی انبیائے کرام سے ہیں۔

ف:۔ یہود و نصاریٰ نے ستم کیا کہ اللہ کی کتابوں میں تحریف کر ڈالی جس بات کو چاہا کتاب سے نکال دیا اور جو بات چاہی اپنی طرف سے شامل کر دی تاکہ کتاب پر آسانی سے عمل ہو سکے اور احبار و رہبان کا اپنوں میں بھرم بنا رہے۔ ہم نے کتاب میں تو تحریف نہیں کی لیکن اُس پر ایمان رکھنے کے باوجود آج دنیا کی ایک بھی اسلامی حکومت ایسی نہیں ہے جہاں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہو اور سربراہ مملکت اُسے نافذ کرنے اور اُس عمل کروانے والا ہو۔ قرآن و سنت ہمارا ضابطۂ حیات و لائحۂ عمل ہیں یعنی اصل قرآن مجید اور سنت رسول اس کی تشریح ہے۔ کیا یہ ستم ظریفی اور انتہائی المیہ نہیں کہ مسلمان کہلانے والے خدا کے عطا فرمائے ہوئے اس قانون اور ضابطۂ حیات کو اپنے ضابطۂ حیات کے طور پر نافذ کرنے سے روگردان ہیں۔ کیا اب بھی ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی کہ ایک خدا کو ماننے والے ایک رسول کے امتی، ایک قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے اور ایک ہی اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے دعوے داروں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ادبار و تنزل کی وجہ کیا ہے۔ سنیے! کہ شاعر مشرق کی روح آج بھی ہمیں اس کی وجہ بیانگ دہل بتا رہی ہے ؎

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيَةِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مُطَلًّى بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا أَخْرَيْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسْأَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ لَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَخَيَّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے مزینہ کے ایک شخص کو سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی اور ایک عورت نے یہود میں سے زنا کیا جو شادی شدہ تھے اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ رجم کا حکم اُن کے لئے توریت میں لکھا ہوا تھا جسے انہوں نے چھوڑ دیا تھا بلکہ صرف رسوا کرتے یعنی رو غنی رسی سو بار مارتے اور گدھے پر سوار کرتے کہ آدمی کا منہ گدھے کی پیٹھ کی جانب ہوتا۔ پس ان کے بعض احبار (یا دری) اکٹھے ہوئے اور انہوں نے چند لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور ان سے زنا کی سزا پوچھنے کے لئے کہا۔ باقی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ چونکہ وہ حضور کے دین والے نہ تھے کہ آپ اُن کے درمیان فیصلہ فرماتے لہٰذا اس امر کا آپ کو اختیار دیتے ہوئے فرمایا گیا۔ اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو اُن کے درمیان فیصلہ فرماؤ یا اُن سے منہ پھیر لو (۴۲۰۵)۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمَ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رَجَمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ يَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لئے کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنوں میں سے دو بڑے عالموں کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے۔ آپ نے دونوں کو قسم دی کہ تم ان کا توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ دونوں نے کہا کہ ہم توریت میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی گواہی دیں کہ ہم نے مرد کی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں یوں دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی میں، تو رجم کیا جائے گا۔ فرمایا کہ انہیں رجم کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ دونوں نے کہا کہ ہماری حکومت تو رہی نہیں لہٰذا ہم نے قتل کو پسند کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا.

بلائے تو انہوں نے گواہی دی کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں یوں تھی جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کرنے حکم فرمایا۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَرَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا.

وہب بن بقیہ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم۔ شعبی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی لیکن گواہ بلانے اور گواہی دینے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوِهِ.

وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن شبرمہ نے شعبی سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

باب ۳۴۵ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ.

آدمی کا اپنی محرم عورت سے زنا کرنا۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ.

ابوالجہم سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے چندگم شدہ اونٹوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ چند سوار آئے جن کے ساتھ جھنڈا تھا۔ پس وہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت کے باعث میرے گرد طواف کرنے لگے اور ایک قبے کے پاس آئے اور اس میں سے ایک آدمی کو نکال کر اس کی گردن اڑا دی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا۔ اس نے اپنے باپ کی بیوی سے صحبت کی تھی۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ.

یزید بن براء سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے چچا جان سے ملا جن کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا۔ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف روانہ فرمایا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال چھین کر لے آؤں۔

باب ۳۴۶ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ.

جو اپنی بیوی کی لونڈی سے نکاح کرے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ

حبیب بن سالم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے جس کو عبدالرحمٰن بن حنین کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی لونڈی صحبت کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا.

اُسے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو اُن دنوں کوفہ کے حاکم تھے۔ فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کی روشنی میں کروں گا۔ اگر تمہاری بیوی نے اُسے تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر اس نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا تھا تو تمہیں سنگسار کیا جائے گا۔ لوگوں نے معلوم کیا کہ اُس کے لئے حلال کر دی تھی لہٰذا اُسے کوڑے مارے گئے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کے لئے لکھا تو انہوں نے یہی حدیث مجھے لکھ دی۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمَهُ.

حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی کہ اگر بیوی نے اُس کے لئے حلال کر دی تھی تو اُسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اُس مرد کو سنگسار کیا جائے گا۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ.

قبیصہ بن حریث نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی تھی۔ فرمایا کہ اگر اُس کے ساتھ زبردستی ایسا کیا ہے تو وہ آزاد ہے اور خاوند ایسی ہی لونڈی اپنی بیوی کو دے اور اگر اُس نے بخوشی یہ کام کروایا تو اُسے خاوند لے اور اس جیسی اپنی بیوی کو دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو یونس بن عبید اور عمرو بن دینار اور منصور بن زاذان اور سلام نے حسن سے لیکن یونس اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ

حسن نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی مگر یہ بھی کہا۔ اگر لونڈی نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا.

بخوشی صحبت کروائی تو وہ اور اس جیسی دوسری خاوند کے مال سے اس کی مالکن کو دلائی جائے۔

باب ۳۴۵ فِي مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ۔

جس نے قوم لوط والا عمل کیا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط والا عمل کیا ہے تو اسے قتل کردو اور اس کے ساتھ یہ فعل کروانے والے کو بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابوعمرو سے اسی طرح اور روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح اور روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور روایت کیا ہے اسے ابن جریج، ابراہیم، داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ۔

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن خثیم، سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ غیر شادی شدہ اگر قوم لوط والا عمل کرے تو اسے سنگسار کیا جائے۔

باب ۳۴۶ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً۔

جس نے جانور سے جماع کیا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أَرَاهُ قَالَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مویشی سے جماع کرے تو اسے قتل کردو اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کردو۔ میں (عکرمہ) عرض گزار ہوا کہ جانور کی کیا خطا ہے؟ فرمایا کہ میرے (حضرت ابن عباس کے) خیال میں حضور نے اس جانور کا گوشت کھانا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُوَكِّلَ لَحْمَهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلَ۔

ناپسند فرمایا ہوگا جس کے ساتھ کہ ایسا نامناسب فعل کیا گیا ہو۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ اَنَّ شَرِيكًا وَاَبَا الْاَحْوَصِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ اَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَكَمُ اَرَى اَنْ يُجْلَدَ وَلَا يَبْلُغُ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ اَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعَّفُ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جانور سے جماع کرنے والے پر حد نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے کہا ہے اور حکم کا قول ہے کہ اُسے کوڑے مارے جائیں لیکن وہ حد کی تعداد کو نہ پہنچیں۔ حسن نے کہا کہ وہ زانی کی طرح ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عاصم کی حدیث تضعیف کردہ ہی ہے حدیث عمرو بن ابوعمرو کی۔

بَابُ ۳۳ اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْاَةُ

جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ نَا اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا لَهٗ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک شخص نے اقرار کیا کہ اُس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے اور اس کا نام بھی لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پاس آدمی بھیج کر اُس سے یہ بات پوچھی۔ عورت نے انکار کیا کہ اُس سے زنا کیا ہو۔ پس اُس مرد پر حد جاری کی گئی اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبَرْدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْاَنْبَارِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَلَدَهٗ حَدَّ الْفِرْيَةِ

محمد بن یحییٰ بن فارس، موسیٰ بن ہارون بردی، ہشام بن یوسف، قاسم بن فیاض انباری، خلاد بن عبدالرحمٰن، ابن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو بکر بن لیث کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کہ اُس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ پس اُسے سو کوڑے مارے گئے کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا پھر اُس سے عورت پر گواہ مانگے گئے عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے۔ پس اُس آدمی کو حد قذف کے کوڑے لگائے گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۵۱ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَادُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ الْإِمَامُ۔

جو جماع کے سوا عورت سے سب کچھ کرے اور امام تک پہنچنے سے پہلے توبہ کر لے۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَصِبْتُ مِنْهَا مَادُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ کے آخری سرے سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے پیار کیا ہے اور جماع کے علاوہ سب کچھ اس کے ساتھ کیا میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر پردہ ڈالا تو تم بھی اپنے اوپر پردہ ڈالتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو (۱۱:۱۱۴) حاضرین میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ خاص اسی کے لئے ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا یہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔

ف:۔ چونکہ اس شخص نے ایسا کام نہیں کیا تھا جس پر شرعاً حد جاری ہو لہٰذا اس کے عرض کرنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ سکوت فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی بجا فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے جرم پر پردہ ڈالا تو تمہیں بھی چاہیئے تھا کہ اپنی پردہ پوشی کرتے۔ اللہ کے اس بندے نے کائنات ارضی و سماوی کی سب سے بڑی بارگاہ میں از خود آ کر اقبالِ جرم کیا اور طلب گار رہے کہ مجھے سزا دے کر دنیا میں پاک کر دیا جائے تاکہ جو غلطی سرزد ہو گئی اس کا داغ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے دھل جائے۔ جب عام صحابۂ کرام کے تقویٰ و طہارت کا یہ حال تھا خطرۂ ارتکاب جرم سے اس درجہ لرزاں و ترساں تھے کہ وہاں کی باز پرس سے بچنے کے لئے دنیا میں بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے کے لئے از خود تیار ہو جاتے تھے تو اکابر صحابہ کرام کی عظمت کا بھلا ہم جیسے تمام نماد مسلمان کیا اندازہ کر سکتے ہیں، خدائے ذوالمنن اپنے محبوب، رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت و عقیدت نصیب فرمائے اور ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔ اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے علامہ وحید الزمان خان صاحب نے قوسین میں یہ بھی لکھا ہے "یعنی تین وقت کی نمازیں صراحۃً کلام اللہ سے ثابت ہیں"۔ (جلد سوم، ص ۹۸ سطر ۵) معلوم ہوتا ہے کاتب کی کارگزاری سے جو انہوں نے لکھا اس کی صورت مسخ ہو گئی ہو گی کیونکہ موصوف اور انکی جماعت کا ایک بھی قابلِ ذکر عالم صرف تین وقت کی نماز کا قائل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۲ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ۔

غیر محصنہ لونڈی اگر زنا کرے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جبکہ وہ زنا کرے اور غیر شادی شدہ ہو۔ فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب نے فرمایا۔ مجھے بخوبی یاد نہیں رہا کہ ایسا تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ اور الضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيْرٍ اَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اس پر حد قائم کیا کرو اور ڈانٹ ڈپٹ پر نہ چھوڑو۔ تین دفعہ تک ایسا کرو اور اگر چوتھی دفعہ بھی یہی کرے اس پر حد جاری کر کے اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے ہی سہی یا بالوں کی رسی کے بدلے فرمایا۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ لْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا۔ ہر دفعہ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے نہ چھوڑ دیا کرو۔ چوتھی مرتبہ فرمایا۔ اگر پھر یہی کام کرے تو اسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو۔ پھر اسے فروخت کر دینا چاہیئے خواہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ بکے۔

باب ۳۵۳ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيْضِ۔

مریض پر حد قائم کرنا۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ کمزوری کے باعث اس کی کھال ہڈیوں سے چپک گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنَى فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ فَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ تَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ بِأَنَّةٍ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

پس ان میں سے کسی کی لونڈی اس کے پاس آئی جس پر وہ فریفتہ ہو گیا اور اس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا۔ جب اس کی قوم کے آدمی اس کے پاس عیادت کے لئے آئے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے لئے حکم پوچھیے کیونکہ میں اس لونڈی سے صحبت کر بیٹھا ہوں جو میرے پاس آئی تھی۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے اس کی طرح اتنی تکلیف میں کسی کو نہیں دیکھا اور اگر ہم اسے اٹھا کر آپ کے پاس لائیں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں اس میں صرف ہڈیوں کے اوپر کھال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سینکیں لے کر اسے ایک ہی ضرب لگاؤ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ فَقُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کسی کی لونڈی نے بدکاری کی۔ حضور نے فرمایا۔ اے علی اٹھو اور اس پر حد لگاؤ۔ میں گیا تو دیکھا کہ اس کا خون بہہ رہا تھا جو بند ہی نہیں ہوتا تھا۔ میں واپس آیا تو فرمایا۔ اے علی! کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اس کے پاس گیا تو اس کا خون بہہ رہا تھا۔ فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خون بند ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرنا۔ اور اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابوالاحوص نے عبدالاعلیٰ سے اسی طرح اور روایت کیا اسے شعبہ نے عبدالاعلیٰ سے اور کہا کہ حضور نے فرمایا۔ اسے حد نہ مارو یہاں تک کہ بچہ جن لے پہلی زیادہ صحیح ہے

باب ۳۵۳ فِي حَدِّ الْقَاذِفِ۔

زنا کی تہمت لگانے والے کی حد۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ السَّمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

قتیبہ بن سعید ثقفی اور مالک بن عبدالواحد سمعی، ابن ابوعدی، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابوبکر، عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا تَعْنِي الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ۔

جب میری صفائی میں وحی نازل ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کا ذکر کر کے قرآن مجید کی وہ آیتیں پڑھیں۔ جب آپ منبر سے اتر آئے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جن پر حدِ قذف جاری کی گئی۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔

نُفیلی، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر نہیں کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جنہوں نے بُری بات منہ سے نکالی تھی یعنی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت مسطح ابن اثاثہ۔ نُفیلی کا بیان ہے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ عورت حضرت حمنہ بنت جحش تھی۔

باب ۳۵۵ فِي الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ۔

شراب کی حد کا بیان

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد سزا مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اور نشہ ہو گیا تو گرتا پڑتا اور لڑکھڑاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب چل دیا۔ جب حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو جلدی سے اندر داخل ہو کر حضرت عباس کے پاس گیا اور ان سے لپٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا گیا تو آپ نے تبسم ریزی فرمائی اور ارشاد ہوا کہ اس نے ایسا کیا ہے؟ اور اس بارے میں کوئی حکم نہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی کی اس حدیث میں اہل مدینہ تنہا ہیں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

کہ اس کی پٹائی کرو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے، کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب فارغ ہو گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا:۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے رُسوا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلٰكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا۔

محمد بن داؤد بن ابوناجیہ اسکندرانی، ابن وہب یحییٰ بن ایوب اور حیوۃ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن الہاد سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے پٹائی کے بعد اس میں کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:۔ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرو۔ چنانچہ وہ اس کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگے:۔ تو نے اللہ کے لیے تقویٰ اختیار نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا اور تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا نہ آئی۔ پھر اُسے چھوڑ دیا اور اس حدیث کے آخر میں کہا:۔ اب یُوں کہو کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما۔ بعض حضرات نے ایک آدھ لفظ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ التَّرِيفِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

مسلم بن ابراہیم، ہشام ـــــ مسدد، یحییٰ، ہشام، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب پر چھڑی اور جوتے سے مارا۔ حضرت ابوبکر چالیس کوڑے مارتے۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو لوگوں کو بُلا کر فرمایا:۔ لوگ کھجوروں والی زمین کے نزدیک ہو گئے ہیں۔ مسدد نے وَالْقُرٰی وَالرِّیفِ کہا ہے۔ لہٰذا شراب کی حد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اُن سے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ اس کی سزا بہت کم رکھیں۔ چنانچہ اس پر اسّی کوڑے مارے جاتے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن ابوعروبہ نے قتادہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھڑی اور جوتے سے چالیس ضربیں مارتے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ.

روایت کیا ہے اسے شعبہ، قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور کہا آپ چھڑیوں سے چالیس کے لگ بھگ مارتے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الدَّانَاجِ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ ابْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُهَا فَقَالَ عُثْمَانُ أَنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

حُصَین بن مُنذر رقاشی ابوساسان کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا تو اُس پر حمران مولیٰ عثمان اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے شراب پیتے دیکھا تھا۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے اِسے شراب کی قے کرتے دیکھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ قے کہاں سے کرتا اگر شراب نہ پی ہوتی۔ پس حضرت علی سے کہا کہ اس پر حد لگائیے۔ حضرت علی نے امام حسن سے حد لگانے کے لیے کہا۔ جنہوں نے خلافت کا بار اُٹھایا ہے یہ بار بھی وہی اٹھائیں۔ چنانچہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اُس پر حد قائم کرنے کے لیے کہا۔ اُنہوں نے کوڑا لے کر مارنا شروع کیا اور حضرت علی شمار کرتے رہے۔ جب چالیس ہو گئے تو فرمایا کہ بس کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے خیال میں چالیس مارے اور حضرت ابوبکر نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اسّی کوڑے۔ اگرچہ دونوں ہی سنت ہیں لیکن مجھے یہی زیادہ پسند ہے (یعنی چالیس کوڑے مارنا)

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا.

حُصَین بن مُنذر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اس تعداد کو مکمل کرتے ہوئے اسّی کوڑے مارے اور دونوں ہی سنت ہیں ——— امام ابوداؤد نے فرمایا:۔ اصمعی کا بیان ہے کہ امام حسن کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ خلافت کا شرف پانے والا ہی حد جاری کرنے کی تکلیف اٹھائے۔

باب ۳۵۷ إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ.

جبکہ بار بار شراب پیئے

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عاصم، ابوصالح ذکوان نے حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبَانٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ دَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ۔

معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو اور پھر بھی اگر پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي عَطِيفٍ فِي الْخَامِسَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید بن یزید، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی طرح فرمایا۔ میرے خیال میں آپ نے پانچویں دفعہ فرمایا کہ اگر پئے تو اسے قتل کر دو ـــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابوعطیف کی حدیث میں پانچویں دفعہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو ـــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عمرو بن ابوسلمہ کی حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد ماجد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کوئی شراب پئے تو اسے کوڑے مارو۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اسی طرح حدیث سہیل ہے جو ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو اور اسی طرح حدیث نعم ہے کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور اسی طرح حدیث عبداللہ بن عمرو ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور شرید کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور حدیث جدی میں بروایت حضرت معاویہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

اگر تیسری یا چوتھی دفعہ بھی پیئے تو اُسے قتل کر دو۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرُفِعَ الْقَتْلُ فَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمَخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُونَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شراب پیئے تو اُسے کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پیئے تو اُسے کوڑے مارو۔ اگر پھر تیسری یا چوتھی دفعہ پیئے تو اُسے قتل کر دو۔ آپ کے حضور ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اُسے کوڑے مارے۔ پھر دوبارہ پیش کیا گیا تو اُسے کوڑے مارے۔ پھر سہ بارہ پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اُسے کوڑے مارے۔ پھر چوتھی دفعہ پیش کیا گیا تو اُسے کوڑے مارے اور قتل کا حکم منسوخ فرما دیا یہ رخصت ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے یہ حدیث بیان کی اور اُن کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد بھی تھے تو دونوں سے فرمایا کہ یہ حدیث میری طرف سے اہل عراق کے لیے تحفے کے طور پر لے جاؤ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَدْرِي أَوَمَا كُنْتُ أَدِي مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا الْأَشَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ۔

عُمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نہیں جانتا یا میں کیا جانوں کسی کے جینے مرنے کو جس پر میں حد قائم کروں سوائے شراب پینے والے کے کیونکہ اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ جو کچھ ہے وہ ہم نے مقرر کیا ہے۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ مَنْ يَحْمِلُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ گویا اس میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کجاووں میں حضرت خالد بن ولید کا کجاوہ تلاش کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ پٹائی کرو۔ پس لوگوں میں سے کسی نے اُسے جوتے سے مارا اور کسی نے اُسے لاٹھی سے مارا اور کسی نے اُسے کھجور کی شاخ سے مارا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيْدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔

ابن وہب نے کہا کہ اَلْمِیْتَخَۃُ ہری شاخ کو کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی لے کر اُس کے چہرے پر ڈال دی۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ خَالِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثٰى فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوْا فَرَفَعُوْا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ اَرْبَعِيْنَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ فِيْ اٰخِرِ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ۔

ابن شہاب کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے خبر دی کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شراب پینے والے کو پیش کیا گیا جبکہ آپ حُنَین کے مقام پر تھے۔ آپ نے اس کے چہرے پر مٹی ڈال دی اور پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو اپنے جوتوں سے اور جو کچھ اُن کے ہاتھ میں ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے اُن سے فرمایا کہ اب جانے دو۔ چنانچہ اُسے چھوڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے شراب پر چالیس کوڑے مارے۔ پھر حضرت عمر نے اپنے ابتدائی دورِ خلافت میں چالیس کوڑے مارے۔ پھر اپنے آخری عہدِ خلافت میں اسّی ۸۰ کوڑے مارے۔ پھر حضرت عثمان نے دونوں حدّیں نافذ کیں یعنی اسّی ۸۰ اور چالیس ۴۰ بھی۔ پھر حضرت معاویہ نے اسّی ۸۰ کی حد کو پختہ کر دیا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں شراب پینے والے پر یہ حد جاری کی جاتی کہ آپ کے حکم سے جوتے، چھڑی اور کپڑے سے تقریباً چالیس ضربیں لگائی جاتیں اور اس کے بعد سخت الفاظ استعمال کر کے اُسے شرمسار کیا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرابی کی حد چالیس کوڑے مقرر فرما دی اور یہی تعداد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں رہی۔ آخری دورِ خلافت میں آپ کے حکم سے شرابی کو اسّی ۸۰ کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسبِ موقع چالیس اور اسّی ۸۰ یعنی دونوں حدّوں پر عمل کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی ۸۰ کوڑوں کی تعداد پختہ کر دی۔

اس وضاحت پر علامہ وحید الزمان خان صاحب نے یُوں پیوند لگایا ہے:۔ ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتر ہے۔" (س ۴۰۶)۔ اس فقرے سے واضح ہو رہا ہے کہ علامہ موصوف تقلید کے حقیقی مفہوم ہی سے ناآشنا تھے۔ اگر انہوں نے اسے اصطلاحی مفہوم سے ہٹا کر صرف لغوی معانی پر محمول کرتے ہوئے اطاعت و اتباع کا ہم معنی سمجھا تو یہ علمیّت کی بانگی ہے۔ کچھ ایسا ہی سلوک موصوف نے لفظ مشائخ کے ساتھ کیا ہے۔ علامہ صاحب کے نزدیک گویا خلفائے راشدین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو چھوڑ کر اپنے اپنے قوانین نافذ کیے تھے جن کے باعث موصوف کے مشائخ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیروی کو بہتر قرار دیتے رہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرات خلفائے راشدین کس کی پیروی کر رہے تھے! افسوس! عظمتِ صحابہ پر کس بے دردی سے چھری چلائی ہے۔ کاش! ان لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ صحابۂ کرام اور منصوصاً حضرات خلفائے راشدین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے چشم فلک کہن نے نہ دیکھے ہیں اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اتباع کی سب سے حسین وجمیل صورت وہی تھی جو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کیا۔ جس بات پر اجماعِ صحابہ ہو اس سے بڑھ کر اتباعِ رسول کی صورت اور کیا ہو سکتی ہے! پروردگار عالم ہمیں اسی صراطِ مستقیم اور راہِ جنت پر تازیست گامزن رکھے، آمین یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مسجد میں حد قائم کرنا

باب ۳۵۷ فِیْ اِقَامَةِ الْحَدِّ فِی الْمَسْجِدِ۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا صَدَقَةُ یَعْنِی ابْنَ خَالِدٍ نَا الشُّعَیْثِیُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وُثَیْمَةَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسْتَقَادَ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِیْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِیْهِ الْحُدُوْدُ۔

زفر بن وثیمہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے، اس میں اشعار پڑھے جائیں اور اس کے اندر حدود جاری کی جائیں۔

حد میں چہرے پر مارنے کا بیان

باب ۳۵۸ فِیْ ضَرْبِ الْوَجْهِ فِی الْحَدِّ۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ یَعْنِی ابْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ۔

ابن ابوسلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم کسی کو مارو تو چہرے پر مارنے سے بچو۔

تعزیر کا بیان

باب ۳۵۹ فِی التَّعْزِیْرِ۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابوحبیب بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔ دس (۱۰) کوڑوں سے زیادہ کسی کو نہ مارے جائیں ماسوائے اللہ تعالےٰ کی مقرر فرمائی ہوئی حدوں میں سے کسی حد کے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ بُکَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، سلیمان بن یسار، عبدالرحمٰن بن جابر نے حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الْحُدُودِ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آگے یہ حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کی طرح معناً بیان کی۔ کتاب الحدود یہاں پر ختم ہو گئی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوَّلُ كِتَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں کا بیان

باب ۳۵۹ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ۔

جان کے بدلے جان!

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قُتِلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ۔

سماک بن حرب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ قُریظہ اور نضیر (یہود کے دو قبیلے) تھے۔ قُریظہ سے نضیر طاقتور تھے۔ جب قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اُس کے بدلے قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ سو وسق کھجوریں فدیہ دیتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہاں جلوہ گری ہوئی تو نضیر کے کسی آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ قاتل کو ہمارے سپرد کیجئے تاکہ ہم اُسے قتل کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں۔ وہ حاضر ہوئے تو یہ حکم نازل ہوا:۔ اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا کہ جان کے بدلے جان ہے (۵: ۴۲، ۴۵) پھر حکم نازل ہوا:۔ کیا وہ جاہلیت کا حکم تلاش کرتے ہیں؟ (۵: ۵۰)

ف ۔ جب یہودیوں میں سے بنی نضیر کے کسی آدمی نے بنی قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بالآخر اُن میں یہ تصفیہ ہوا کہ اِس قتل کا فیصلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا جائے۔ چنانچہ فریقین بارگاہِ رسالت میں فیصلے کی خاطر حاضر ہو گئے۔ پروردگارِ عالم نے وحی نازل فرمائی کہ محبوب! اِن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قرآن کریم کے مطابق فیصلہ فرمایا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ لہٰذا بنی نضیر کے فرد کو قصاص میں قتل کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ انصاف وہی ہے جو قرآنِ مجید کے مطابق ہو اور اللہ کی کتاب سے روگردانی کر کے فیصلہ کرنا انصاف نہیں بلکہ اپنی نام نہاد مسلمانی کا منہ چڑانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶۰ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ وَأَبِيهِ۔

بھائی یا باپ کے جُرم میں کسی کا مواخذہ نہ ہوگا

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى

ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي اِنَّ هٰذَا قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ شَبَهِهٖ فِيْ اَبِيْ وَمِنْ حَلْفِ اَبِيْ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔

ابا جان سے فرمایا :۔ تمہارا بیٹا یہ ہے ؟ عرض گزار ہوئے :۔ ہاں ربِ کعبہ کی قسم ۔ فرمایا سچ ہے ۔ عرض کی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی کیوں کہ میں شکل وصورت میں ابا جان سے مشابہت رکھتا تھا اور والدِ محترم کے قسم کھانے کے باعث ۔ پھر فرمایا کہ اس کے باوجود تم سے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس سے تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ۔ (۵۳ : ۳۸)

باب ۳۶۲ الْاِمَامُ يَاْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ۔

جبکہ امام خون معاف کر دینے کا حکم دے

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُصِيْبَ بِقَتْلٍ اَوْ خَبْلٍ فَاِنَّهٗ يَخْتَارُ اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يَّقْتَصَّ وَاِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ وَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

سفیان بن ابو عوجاء نے حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک چیز کا اختیار ہے ۔ چاہے قصاص لے ، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو دیت وصول کر لے ۔ اگر وہ کسی چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو ۔ اور جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے ۔ (۲ : ۱۷۸)۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَيْهِ شَيْءٌ فِيْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ۔

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کی بارگاہ میں کوئی مقدمہ پیش کیا گیا ہو اور اس میں قصاص لازم آتا ہو مگر آپ معاف کر دینے کے لیے فرماتے ۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک قتل ہوا تو قاتل کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا ۔ آپ نے وہ مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا ۔ قاتل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيْلَهُ قَالَ فَكَانَ مَكْتُوْفًا بِتِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ تِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا التِّسْعَةِ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولی سے فرمایا:۔ اگر یہ سچا ہوا اور تم نے اسے قتل کیا تو جہنم میں جاؤ گے۔ پس وہ چھوڑ دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسے تسمے سے باندھا ہوا تھا۔ وہ تسمے کو گھسیٹتا ہوا باہر نکلا۔ پس اُس کا نام ذُوالتِّسْعَہ پڑ گیا۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ نَا حَنَفَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جِيْئَ بِرَجُلٍ قَائِدٍ فِيْ عُنُقِهِ التِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ اَتَعْفُوْ اَوْ تَرْحَمُ قَالَ اَفَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَى عَنْهُ قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُهُ يَجُرُّ التِّسْعَةَ۔

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ آپ کے حضور ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کی گردن میں تسمہ باندھا ہوا تھا۔ پس آپ نے مقتول کے ولی کو بلا کر فرمایا:۔ کیا تم معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا قتل کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چل پڑے تو فرمایا:۔ کیا معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں، فرمایا کیا قتل کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چوتھی دفعہ ہوئی تو فرمایا:۔ اگر تم اسے معاف کر دو تو تمہارے اور مقتول کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے قاتل کو معاف کر دیا۔ پس میں نے قاتل کو تسمہ گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ۔

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے اپنی اسناد کے ساتھ اِس حدیث کو معناً روایت کیا ہے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْشِيٍّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَتَلَ ابْنَ اَخِيْ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَاْسَهُ بِالْفَاْسِ

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والدِ ماجد نے فرمایا:۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، ایک حبشی کو لیے ہوئے اور عرض گزار ہوا کہ اس نے میرے بھتیجے کو قتل کیا ہے۔ فرمایا کہ کیسے قتل کیا ہے؟ قاتل نے کہا کہ میں نے اس کے سر پر تیر مارا تھا اور میرا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلَ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ فَأَرْسَلَهُ۔

فرمایا کیا تمہارے پاس دیت ادا کرنے کے لیے مال ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو لوگوں سے قرض لے کر دیت جمع کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا تمہارے مالک اسے دیت ادا کر دیں گے؟ عرض کی، نہیں، مدعی سے فرمایا کہ اسے قتل کرنے کے لیے لے جاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے وحشی کو قتل کیا تو اسی کے مانند ہو جائے گا۔ یہ ارشاد اس شخص نے بھی سن لیا اور واپس آکر عرض گزار ہوا:۔ یہ حاضر ہے، آپ جو چاہیں حکم فرمائیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ مقتول کا اور اس کا گناہ اسی کے سر رہے گا جس سے جہنم میں جائیگا۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ ابْنَ ضُمَيْرَةَ ح وَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ ابْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدَهُ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ إِنَّ مُحَلِّمَ ابْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غَيْرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ جُنْدِهِ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت زیاد بن ضمیرہ ——— وہب بن بیان اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن ابوالزناد، عبدالرحمٰن بن حارث، محمد بن جعفر، زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے روایت ہے۔ یہ حدیث وہب ہے جو بہت مکمل ہے۔ نیز عروہ بن زبیر اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ موسےٰ راوی کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد دونوں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ پھر ہم حدیث وہب کی طرف لوٹتے ہیں کہ حضرت محلم ابن جثامہ لیثی نے بنی اشجع کے ایک آدمی کو اسلام کی حالت میں قتل کر دیا اور یہ پہلا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا۔ پس قتل ہونے والے اشجعی کی طرف سے حضرت عیینہ نے گفتگو کی اور حضرت محلم کی طرف سے حضرت اقرع بن حابس نے کیوں کہ وہ خندق سے تھے۔ پس آوازیں بلند ہو گئیں اور خوب شور و غل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عیینہ! کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ عرض گزار

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَزَنِ مَا أَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلٰى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شَكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَجِلْ لَمَّا فَعَلَ هٰذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فِي مَحَلَّةٍ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا أَسُنُّ لِي الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هٰذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذٰلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ أَدْمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتّٰى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ نَادَى أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقّٰى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ہوئے ۔ نہیں، خدا کی قسم، جب تک ان کی عورتوں کو بھی وہی رنج و غم نہ پہنچے جو ہماری عورتوں کو پہنچا ہے ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آوازیں بلند ہو گئیں، اور بڑا شور وغل ہوا ۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ اے عُیَینہ! کیا تم جزیہ قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ نے وہی پہلے والا جواب دیا تو بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو مُکیتل کہا جاتا تھا ۔ اُس نے ہتھیار سجائے ہوئے تھے اور سپر اُس کے ہاتھ میں تھی ۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسلام کے اس ابتدائی دور میں جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اُس کی مثال نہیں پاتا مگر یہ جیسے بکریاں گھاٹ پر پانی پینے گئیں ۔ کسی نے اگلی کو تیر مارا تو پچھلی بکریاں بھی دوڑ گئیں ۔ ہم آج ایک راستہ نکالتے ہیں اور اگلے روز اُسے بدل دیتے ہیں ۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس اونٹ ابھی ادا کیے جائیں اور پچاس ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے پر اور یہ دورانِ سفر کی بات ہے ۔ حضرت محلم دراز قد اور گندمی رنگ والے تھے ۔ وہ ابھی تک لوگوں سے پرے تھے لہٰذا انہیں چھوڑ دیا گیا ۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے جو کچھ کیا وہ آپکو معلوم ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں لہٰذا یا رسول اللہ! آپ بھی میرے لیے دعائے مغفرت فرمادیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ہیں! تم نے اُسے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ اسلام کے ابتدائی دور میں قتل کر دیا اور اونچی آواز سے کہا :۔ اے اللہ! محلم کو نہ بخشنا ۔ ابوسلمہ نے بھی کہا ہے کہ وہ اپنی چادر کے ایک کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہے تھے ۔ ابن اسحاق نے کہا کہ انکی قوم کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد اُن کیلئے دعائے مغفرت کر دی تھی ۔

باب ۳۶۳ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَأْخُذُ الدِّيَةَ۔

مقتول کا وارث اگر دیت لے

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي

سعید بن ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ فَقَتِيْلٌ فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اَنْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ اَوْ يَقْتُلُوْا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :— سُن لو خزاعہ کے لوگو! تم نے ہذیل کے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اور میں اُس کی دِیَت دلاتا ہوں اور اس مقتول کے متعلق میرے یہ کہنے کے بعد جس کو قتل کیا گیا تو اُس کے وارثوں کو دونوں اختیار حاصل ہوں گے کہ وہ دِیَت لیں یا قاتل کو قتل کریں (قصاص میں)۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ نَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوٗدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّوْدِيَ وَاِمَّا اَنْ يُّقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُبْ لِيْ قَالَ الْعَبَّاسُ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاةَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَحْمَدَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اُكْتُبُوْا لِيْ يَعْنِيْ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عباس بن ولید، اُن کے والدِ ماجد، اوزاعی — احمد بن ابراہیم، ابوداؤد، حرب بن شدّاد، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :— جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا :— جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ دِیَت وصول کرے یا قصاص لے۔ چنانچہ اہلِ یمن سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھ دیجئے۔ عباس راوی کا بیان ہے :— میرے لیے لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو اور یہ لفظ حدیثِ احمد کے ہیں — امام ابوداؤد نے فرمایا :— مراد یہ ہے کہ میرے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ لکھ دیجئے

باب ۳۶۴ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ۔ جو دِیَت لینے کے بعد قتل کر دے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَاَحْسِبُهٗ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حمّاد، مطر الوراق، حسن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :— جو دِیت لینے کے بعد قتل کرے میں اُسے نہیں چھوڑوں گا۔

ف جو مقتول کی دِیَت وصول کرے اور اس کے بعد قاتل کو قتل کر دے تو اب وہ قتل ہے جو قصاص شمار نہیں ہوگا کیوں کہ قصاص کی جگہ تو وہ دِیَت وصول کر چکا ہے۔ اب اُس قاتل کو قتل کرنے والا قاتل ہے جس سے مقتول کے وارث قصاص یا دِیَت لینے کے حق دار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۶۵ فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سُمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

جو کسی کے زہر پلانے یا کھلانے سے مر جائے، کیا اُس سے قصاص لیا جائے گا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكَ عَلَى ذَلِكَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اُس میں سے کھایا۔ پس اُسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اُس سے آپ نے اس بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر مسلط نہیں کرے گا یا فرمایا کہ میرے اُوپر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسوڑھوں میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ ح وَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَارُونُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَسْمُومَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُودِيَّةُ الَّتِي سَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

داؤد بن رشید، عباد بن العوام ـــــ ہارون بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، عباد، سفیان بن حسین، زہری، سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کی ایک عورت نے بکری کا زہر ملا ہوا گوشت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے کوئی سزا نہیں دی تھی ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ یہودیہ مرحب کی بہن تھی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زہر دیا تھا۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ

ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی دستی لی اور اُس سے کھانے لگے اور آپ کے اصحاب میں سے چند اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ اَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَرَدْتِ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ

بھی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا :۔ اپنے ہاتھ روک لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بُلا کر لایا۔ آپ نے اُس سے فرمایا :۔ کیا تم نے اِس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا :۔ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اِس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ اِس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اُس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا اور اُسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ کے وہ اصحاب جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس گوشت کے کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ کو ابوہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار کے بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

ف ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بکری کے بھُنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر بھیجنے والی عورت سے زہر ملانے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ زہر ملانے کی وجہ آپ کی نبوت کا امتحان تھا کہ اگر واقعی آپ نبی ہوئے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یقیناً زہر کا اثر ہو کر رہے گا اور ہم آپ کی طرف سے مطمئن ہو بیٹھیں گے۔ معلوم ہُوا کہ اہلِ کتاب خصائصِ نبوت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ نبی اگرچہ دیکھنے میں دوسرے انسانوں جیسے ہی نظر آتے رہے لیکن حقیقت میں اُنہیں کچھ ایسی خصوصیات بھی حاصل ہوتی ہیں جن کے باعث وہ حیرت انگیز صفات کے حامل ہوتے تھے۔ نبی کو صفات کے لحاظ سے عام انسانوں جیسا سمجھنا مقامِ نبوت سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابلِ غور ہے کہ جب اُس یہودیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گوشت میں زہر ملانے کے متعلق پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ پروردگارِ عالم کے خلیفۂ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ پر وحی آئی ہے یا مجھے حضرت جبریل علیہ السلام بتا کر گئے ہیں، بلکہ فرمایا کہ "میرے ہاتھ میں دستی کا جو گوشت ہے مجھے اِسی نے بتایا ہے"۔ سبحان اللہ! اگر وہ گوشت بھی ہماری طرح گفتگو کرتا تو یقیناً صحابہ کرام بھی سنتے لیکن گوشت نے جو کچھ بتایا اُسے صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا۔ اُس کلام کو ملتِ اسلامیہ کے وہ مایۂ ناز سپوت اور اس امتِ محمدیہ کے بزرگ ترین افراد بھی نہ سُن سکے۔ اِس کے باوجود جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سننے اور دیکھنے کو دوسروں انسانوں جیسا ہی سمجھے تو وہ سرے سے مقامِ نبوت ہی کا قائل نہیں یا اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنی کلمہ گوئی کی نفی کرتا اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَهٗ یَهُوْدِیَّةٌ بِخَیْبَرَ بِشَاةٍ مَصْلِیَّةٍ نَحْوَ حَدِیْثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِیُّ فَاَرْسَلَ اِلَی الْیَهُوْدِیَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ جَابِرٍ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ یَذْكُرْ اَمْرَ الْحِجَامَةِ۔

روایت کی ہے کہ خیبر کے مقام پر ایک یہودیہ نے بھنا ہوا بکری کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا۔ آگے حدیث جابر کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا:۔ پس حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری فوت ہو گئے۔ آپ نے اُس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ آگے حدیث جابر کی طرح بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق حکم فرمایا تو اس عورت کو قتل کر دیا گیا اور اس حدیث میں حضور کے پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

ف ۔ اس باب کی گزشتہ تمام احادیث میں ہے کہ بکری کے گوشت میں زہر ملا کر پیش کرنے والی یہودیہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باز پرس کے بعد چھوڑ دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آپ کے حکم سے اُسے قتل کیا گیا۔ یہ دونوں متضاد نظر آتی ہیں۔ احقر کی نظر میں مطابقت کی ایک صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیہ کو بُلا کر استفسار فرمایا اور اس کے وجہ بتانے نیز اقرارِ جرم کر لینے پر آپ نے اُسے گزشتہ احادیث کے مطابق واقعی کوئی سزا نہ دی بلکہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گوشت کے کھانے والے صحابہ کرام میں سے حضرت بشر بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہر کے باعث فوت ہو گئے تو ان کے قصاص میں اُس یہودیہ کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶۶ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ اَوْ مَثَّلَ بِهٖ اَیُقَادُ مِنْهُ۔

جس نے اپنے غلام کو قتل کیا یا اُس کا عضو کاٹا، کیا اُس سے قصاص لیا جائے گا۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

علی بن الجعد، شعبہ، ـــ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اُسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اس کا وہ عضو کاٹیں گے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَصٰی عَبْدَهٗ خَصَیْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ مِثْلَ حَدِیْثِ مُعَاذٍ۔

معاذ بن ہشام کے والدِ ماجد نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اُسے خصی کریں گے۔ پھر حدیث شعبہ و حماد کی طرح بیان کی ـــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوداؤد طیالسی نے بھی حدیث معاذ کی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نَا سَعِیْدُ بْنُ

ابن ابوعروبہ نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ۔

اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہا کرتے کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہ کیا جائے۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَالَكَ فَقَالَ شَيْءٌ أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ أَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے اُن کے والد محترم نے فرمایا:۔ ایک آدمی چلاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! اُس کی لونڈی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ارے تمہیں کیا ہوا؟ لونڈی کے مالک نے دیکھ لیا کہ میں نے اُسے بُری نگاہ سے دیکھا ہے تو غیرت کھا کر اُس نے میرا ذکر کاٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کروں گا چنانچہ اُسے بلایا گیا لیکن نہ لا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ عرض کی، یا رسول اللہ! میری مدد کس پر لازم ہے؟ فرمایا ہر مسلمان پر یا فرمایا ہر صاحبِ ایمان پر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پارہ ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۳۶۷ القسامة

قسامت کا بیان

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنٰى قَالَا اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُوْدَ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْكُبْرُ فَتَكَلَّمَا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيَدْفَعُ بِرُمَّتِهِ فَقَالُوْا اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتَبْرَئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ فِيْهِ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت محیصہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی جانب گئے تو باغات میں دونوں جدا ہو گئے۔ پس حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا تو انہوں نے یہود پر الزام رکھا۔ چنانچہ اُن کا بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل اور اُن کے چچا زاد بھائی حضرت حریصہ اور حضرت محیصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن اپنے بھائی کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور وہ اُن میں سب سے چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا ہی بڑا ہے یعنی بڑا گفتگو کرے۔ پس اُن دونوں نے اپنے ساتھی کے متعلق گفتگو کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں اُن کے کسی کو مجرم قرار دے کر تاکہ وہ اپنا گلا سپرد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ جب ہم اُس وقت موجود نہیں تھے تو قسم کس طرح کھائیں۔ فرمایا تو یہود اپنے پچاس آدمیوں کی قسم دے کر تم سے پلا چھڑا لیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے دیت ادا فرما دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ایک روز میں اُن کے شتر خانے میں داخل ہوا تو اُن اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔ حماد نے اسی طرح کہا یا اس کے لگ بھگ ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے اور اس میں کہا:۔ کیا تم پچاس قسمیں کھا کر قاتل پر اپنے ساتھی کے خون کا حق ثابت کرتے ہو؟ بشر نے خون کا ذکر نہیں کیا جبکہ دوسرے حضرات نے یحییٰ سے روایت کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تَبْرَئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

ہوئے حماد کی طرح کہا ہے۔ اور ابن عیینہ نے اسے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے اس ارشاد سے ابتدا کی: یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے پلا چھڑا لیں گے اور استحقاق کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ وَهُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جُهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

ابولیلیٰ بن عبداللہ بن نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی قوم کے بڑوں میں سے حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ معاشی بدحالی کے باعث خیبر کی جانب گئے۔ حضرت محیصہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہود کے پاس پہنچ کر کہا کہ خدا کی قسم، تم نے انہیں قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم، ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ پھر وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل حاضر بارگاہ ہوئے۔ پس حضرت محیصہ بات کرنے لگے کیونکہ خیبر وہی گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا ہی بڑا ہے یعنی عمر میں۔ پس حضرت حویصہ نے گفتگو کی اور پھر حضرت محیصہ نے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑنے کے لیے تیار ہوں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں ان کے لیے خط لکھا تو جواباً انہوں نے لکھا کہ خدا کی قسم، ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا۔ کیا تم قسم اٹھا کر اپنے ساتھی کا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا تو یہود تمہیں قسم دیں گے۔ عرض کی کہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی اور ان کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ بھیجے اور ان کے گھر میں داخل کر دیئے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف ۱۔ قسامت زمانۂ جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ اگر کسی آدمی کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کی لاش کسی محلے میں ملے۔ اہل محلہ اس کے قاتل ہونے سے انکار کرتے ہیں تو ان میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم دیں گے کہ ہم میں سے کسی فرد نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمارے کسی فرد کو اس کے قاتل کا علم ہے۔ اگر وہ ایسی قسم دیں تو قتل کے الزام سے بری ہو جائیں گے۔ اگر وہ قسم نہ دیں تو مقتول کے وارث پچاس قسمیں دیں گے کہ اسی محلے والوں نے ہمارے اس آدمی کو قتل کیا ہے اور اس طرح وہ خون کا بدلہ لینے کے مستحق ہو جائیں گے۔ جاہلیت کی اس رسم کو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسلام میں بھی برقرار رکھا۔ آئمہ مجتہدین کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ فریقین میں سے پہلے کون قسم دے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ پہلے مقتول کے وارث قسم دے کر اپنے بھائی کے خون کا حق ثابت کریں۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک پہلے اہل محلہ ہی قسم دیں گے کیونکہ الزام قتل ان پر ہے۔ زیادہ مضبوط یہی مذہب نظر آتا ہے کیونکہ تمام جھگڑوں کے اندر یہ حکم اصل کا درجہ رکھتا ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ لہٰذا جب مدعی یعنی ورثائے مقتول کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اہل محلہ ہی قسمیں کھائیں۔ دوسرا اختلاف اس مسئلے میں یہ ہے کہ اگر دعویٰ قتل عمد کا ہو تو امام مالک کے نزدیک قصاص لازم آتا ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دعویٰ خواہ قتل عمد کا ہو یا قتل خطا کا دونوں صورتوں میں دیت ہی لازم آتی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَضْرِ بْنِ مَالِكٍ بِحَرَّةِ النَّارِ عَلَى شَطِّ لَيَّةِ الْبَحْرَةِ قَالَ الْقَاتِلُ مِنْهُمْ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ بِبَحْرَةٍ أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَحْدَهُ عَلَى شَطِّ لَيَّةِ الْبَحْرَةِ.

محمود بن خالد اور کثیر بن عبید ــــ محمد بن صباح ابن سفیان، ولید، ابوعمر، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بنی نضر بن مالک کے ایک آدمی کو حرۃ النار کے مقام پر لیۃ البحر کے کنارے قسامت میں قتل کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ قاتل و مقتول اسی قوم کے تھے اور بحرۃ کا لفظ محمود کا ہے اور شط لیۃ البحرۃ کہنے میں محمود بن خالد تنہا ہے۔

باب ۳۶۵ فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ

قسامت میں قصاص نہ لینے کا بیان

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بشیر بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی جنہیں حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں جدا ہو گئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو پایا کہ قتل کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ مقتول کے پاس تھے انہوں نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے ان سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْطُلَ دَمُهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

فرمایا کہ جس نے قتل کیا ہے اُس کے خلاف گواہ لاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا گواہ تو کوئی نہیں۔ فرمایا تو وہ (یہودی) تمہیں قسم دیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ اُن کا خون رائگاں جائے۔ پس زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے آپ نے سو اونٹ دیت میں ادا کر دیئے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ نَا عُبَادَةُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلَفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔

عبادہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ انصار کے ایک آدمی کو خیبر میں قتل کر دیا گیا تو اُس کے وارث نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اِس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے آدمی کے قتل کی گواہی دیں؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! وہاں مسلمان تو ایک بھی نہیں تھا اور یہودی اِس سے بھی بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔ فرمایا تو اُن میں سے پچاس آدمی چُن لو جو تمہیں قسم دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللَّهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى الْيَهُودِ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَمَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ۔

محمد بن ابراہیم بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن بُجید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، حضرت سہل کو اِس حدیث میں وہم ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہود کے لیے لکھا کہ تمہارے درمیان ایک مقتول پایا گیا ہے لہٰذا اُس کی دیت ادا کرو۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ ہم اللہ کی پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے اُسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی پتہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کے سو اونٹ ادا کر دیئے۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْيَهُودِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہود سے کہا کہ پہلے تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انصار سے فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو۔ عرض گزار

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَبَدَأَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا فَأَبَوْا فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ اسْتَحِقُّوا فَقَالُوا نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ۔

ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم بغیر دیکھے کی قسم کیسے کھائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیت یہودیوں پر ڈالی کیونکہ لاش ان کے درمیان ہی تھی۔

باب ۳۶۹ أَيُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ بِحَجَرٍ أَوْ بِمِثْلِ مَا قَتَلَ۔

کیا پتھر سے قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا یا جیسے قتل کیا اُسی طرح قتل کیا جائیگا؟

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی ملی جس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا تھا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہودی کو پکڑا گیا تو اُس نے اعتراف کر لیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اُس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو اُس کے زیور کے باعث قتل کر دیا۔ پھر اُسے ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور پتھر کے ساتھ اُس کا سر کچل دیا۔ اُسے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اُسے سنگسار کیا جائے یہاں تک مر جائے۔ پس اُسے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج نے ایوب سے اسی کے مانند۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ

ہشام بن زید نے اپنے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی نے زیور اپنا ہوا تھا کہ ایک یہودی نے اُس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ زندگی کی ابھی اُس میں رمق باقی تھی۔ فرمایا کہ تجھے کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اُس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اُس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَتَلَكِ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

فلاں نے قتل کیا ہے؟ لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو یہودی کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا گیا۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس یہودی کو اسی طرح دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کرنے کا حکم فرمایا جس طرح اس نے مسلمان لڑکی کے سر کو کچل کر قتل کیا تھا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک قصاص میں پتھر کے ساتھ بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب بھی یہی ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص صرف تلوار سے لیا جاتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اس یہودی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلنے کے لیے فرمایا یہ دائمی قانون نہیں بلکہ دفع اذیت کی خاطر تھا کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

باب ۳۷۰ اَیُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْکَافِرِ

کیا کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا؟

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ فَأَخْرَجَ قَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں اور اشتر بن مالک دونوں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات تعلیم فرمائی جو عام لوگوں کو نہ سکھائی ہو؟ فرمایا نہیں مگر جو کچھ اس کتاب میں ہے۔ مسدد کا بیان ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔ امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ اپنی تلوار کے غلاف سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا:۔ سب مسلمانوں کا خون ایک جیسا ہے۔ غیر مسلموں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ داری میں کوشاں ہوگا۔ آگاہ رہو کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو ذمہ داری کے دوران۔ جو نیا شوشہ کھڑا کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ جس نے نیا دین نکالا یا نیا شوشہ کھڑا کیا تو اس پر اللہ تعالےٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ مسدد نے ابن ابی عروبہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ نَا دَفِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح فرمایا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان کا (مسلمانوں کا) ادنیٰ فرد بھی امان دے سکتا ہے اور ان کے عمدہ سواری والے اور کمزور سواری والے مال غنیمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَيَرِدُّ مُشِلُّهُمْ عَلَى مُضْعَفِهِمْ وَمُنْتَزِعُهُمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ۔

میں برابر ہیں نیز فوج سے آگے بڑھ کر لڑنے والا اور فوج میں بیٹھنے والے کا حصہ برابر ہے۔

باب ۳۷۱ فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ۔

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اُس کو قتل کر دے؟

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ۔

سُہیل کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں! قسم اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو عزت بخشی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سُن لو، تمہارے سردار صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ عبدالوہاب بن نجدہ نے کہا: جو سعد کہہ رہے ہیں۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے: آپ کے نزدیک اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اُسے مہلت دوں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ فرمایا: ہاں۔

باب ۳۷۲ الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً۔

عامل کے ہاتھوں نادانستہ کوئی زخمی ہو جائے۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ ایک شخص سے اُس کی زکوٰۃ کے بارے میں لڑ پڑے اور اُس کا سر پھوڑ دیا۔ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! قصاص دلایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَلَّمَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

مال لے لو۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ دوبارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ سہ بارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو۔ وہ رضامند ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعد دوپہر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ قبیلہ لیث کے لوگ قصاص لینے میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے اتنے مال کے لیے کہا تو یہ راضی ہو گئے۔ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ان لوگوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے ہاتھ روک لیے پھر آپ نے انہیں بلا کر اور اضافہ کیا۔ فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے تمہاری رضا رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔

باب ۳۷۳ الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

ضرب کا قصاص اور حاکم کا خود قصاص دینا

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمِّي وَيَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجَرَحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

عبادہ بن مسافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے اوپر جھک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک چھڑی کے ساتھ کچوکا دیا جو آپ کے پاس تھی۔ اس کے چہرے پر زخم آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:۔ آؤ قصاص لے لو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے قصاص معاف کیا۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ

ابوفراس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ میں عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہاری چمڑی ادھیڑ دیں اور تمہارے مال چھین لیں۔ جو ایسا کرے تو مقدمہ میرے پاس دائر کرنا میں اس سے قصاص لے کر دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أَقُصُّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتَقُصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَقُصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ۔

حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر کوئی اپنے بعض ماتحتوں کو ادب سکھائے تب بھی آپ قصاص لیں گے؟ فرمایا، کیوں نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اُس سے قصاص لوں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے خود بھی قصاص دیا۔

ف:۔ حکومت ہمیشہ کامیابی کے ساتھ چلتی ہے جس میں حکومت کی مشینری کا کوئی پرزہ بلکہ اہم ترین پرزے بھی مواخذے اور باز پرس سے بالاتر نہ ہوں۔ خلافتِ راشدہ میں ایک فرد بھی ایسا نظر نہیں آتا جو مواخذے سے بالاتر سمجھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ خلافتِ راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ رہی۔ غلط کاموں کو ہمیشہ بااثر لوگوں کے ذریعے پھیلنے پھولنے کے مواقع ملتے ہیں۔ جس ملک میں بااثر لوگوں اور حکومت کی مشینری کے پرزوں کو درست کر لیا جاتا ہے اُس ملک کے اندر غلط کاموں کو اپنی پرورش کے لیے جگہ ملتی ہی نہیں کیونکہ یہ تو بڑوں کی گود میں پلتے ہیں۔ خواہ وہ اثر و رسوخ کے لحاظ سے بڑے ہوں یا دولت اور عہدہ وغیرہ کے لحاظ سے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی لیے اپنے عمّال کا سختی سے محاسبہ کرتے اور ہر بڑی سے بڑی ہستی پر کڑی نظر رکھا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۷۴ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ۔ عورتوں کا خون معاف کرنا

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَنْحَجِزُوا يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑنے والوں کو چاہیے کہ قصاص لینے سے رُک جایا کریں اور جو زیادہ نزدیک ہے اُسے رُکنے میں پہل کرنی چاہیے خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یَنْحَجِزُوا سے مراد قصاص سے رُکنا ہے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ ضَرْبٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَوَدِيَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ۔

محمد بن عُبَید، حمّاد ـــــ ابن سرح، سفیان، عمرو، طاؤس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بغیر دیکھے مارا گیا کہ اُن میں پتھراؤ ہو رہا تھا یا کوڑے کی ضرب سے یا لاٹھی کی ضرب سے تو وہ قتلِ خطا ہے اور اُس کی دیت بھی قتلِ خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا جائے تو اُس پر قصاص لازم آئے گا۔ ابنِ عُبَید نے کہا کہ ہاتھ کا قصاص۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور جو انہیں چھڑانے کے لیے درمیان میں کودے اُس پر اللہ کی لعنت اور اُس کا غضب۔ اللہ تعالیٰ نہ اُس کا فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل اور سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ نَا سَعِيدُ

محمد بن ابو غالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن کثیر، عمرو بن دینار،

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پھر حدیثِ سفیان کی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ ۳۷ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ۔

دیت کی کیا مقدار ہے

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ مَنْ قَتَلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتُ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ۔

ہارون بن زید بن ابوزرقاء، اُن کے والدِ ماجد، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والدِ ماجد نے اُن کے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قتلِ خطا کی دیت میں فیصلہ فرمایا کہ اُس میں سو اونٹ دیئے جائیں یعنی تیس اونٹنیاں یک سالہ ہوں اور تیس اونٹنیاں دو سالہ ہوں اور تیس اونٹنیاں تین سالہ ہوں اور دس اونٹ دو سالہ نر ہوں۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عُثْمَانَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔

یحییٰ بن حکیم، عبدالرحمٰن بن عثمان، حسین معلم، عمرو بن شعیب، ان کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ اور اہلِ کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آج کی طرح نصف تھی۔ پس اس حکم کی صورتِ حال یہی رہی یہاں تک کہ حضرت عمر مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اونٹوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے حضرت عمر نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے بیل والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر ایک ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے ذمیوں کی دیت کو چھوڑ دیا اور دوسری دیت کی طرح اس میں اضافہ نہ فرمایا۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

محمد بن اسحاق نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي بَاجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْفَتْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ.

اونٹوں والے سو اونٹ دیں، گائے بھینسوں والے دو سو گائیں دیں، بکریوں والے ایک ہزار بکریاں دیں، حلّوں والے دو سو جوڑے دیں اور اناج والوں پر جو مقرر فرمایا تھا وہ محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے پڑھا میں نے سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے بواسطہ ابوتمیلہ، محمد بن اسحاق عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت مقرر فرمائی۔ آگے حدیث موسیٰ کی طرح اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا: اور اناج والوں کے لیے جو مقدار آپ نے معین فرمائی وہ مجھے یاد نہیں رہی۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ ابْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٍ.

مسدد، عبدالواحد، حجاج، زید بن جبیر، خشف بن مالک طائی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قتلِ خطا کی دیت میں بیس تین سالہ اونٹنیاں، بیس چار سالہ اونٹنیاں بیس یک سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں اور بیس یک سالہ نر اونٹ ادا کیے جائیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

محمد بن سلیمان انباری، زید بن حباب، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی عدی کے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے اور حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۳۷۲ دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

قتلِ خطا کی دیت جو قتلِ عمد سے مشابہ ہو

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عقبہ بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنِ عَمٍّ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هٰهُنَا حَفِظْتُهُ مِنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدَّعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ

اور فرمایا :۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ۔ وہ اکیلا ہے اُس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا فوجوں کو شکست دی ۔ یہاں تک مجھے مسدد سے یاد ہے ۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے ۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے تمام بڑائی کے دعوے اور خون یا مال کے سارے مطالبے میرے قدموں کے نیچے ہیں ماسوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے ۔ پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ قتلِ خطا کی دیت جو قتلِ عمد سے مشابہ ہو سو اونٹ ہے جن میں سے چالیس اونٹنیاں گابھن ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں اور مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے ۔

ف :۔ قتل تین قسم کا ہوتا ہے :۔ (۱) قتلِ عمد کہ جو آلۂ جارحہ سے کیا جائے (۲) قتلِ خطا بشبہ عمد کہ جو آلۂ جارحہ سے قتل نہیں کیا لیکن معلوم قتلِ عمد کی طرح ہوتا ہے (۳) قتلِ خطا یعنی مذکورہ دونوں اقسام کے علاوہ باقی سب قتلِ خطا میں شامل ہیں ۔ مذکورہ تینوں اقسام کی تعریفوں اور تعین میں آئمہ کے درمیان اختلاف ہے ۔ مذکورہ تینوں اقسام کی دیت یوں ادا کی جاتی ہے :۔

قتلِ خطا :۔ کی دیت میں بالاتفاق پانچ قسم کے اونٹ ادا کیے جاتے ہیں یعنی بیس ایک سالہ اونٹنیاں بیس دو سالہ اونٹنیاں بیس یک سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں ادا کرنا واجب ہوتا ہے ۔

قتلِ خطا بشبہ عمد :۔ میں امام ابوحنیفہ ، امام ابویوسف اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت کے سو اونٹوں میں چار قسم کے جانور ادا کرنا واجب ہے یعنی پچیس ایک سالہ اونٹنیاں ، پچیس دو سالہ اونٹنیاں پچیس تین سالہ اونٹنیاں اور پچیس چار سالہ اونٹنیاں ۔ جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تین قسم کے جانور دینے واجب ہوتے ہیں یعنی تیس چار سالہ اونٹنیاں ، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو سب حاملہ ہوں ۔

قتلِ عمد :۔ کی دیت بھی وہی ہے جو قتلِ خطا بشبہ عمد کی ہے جبکہ مقتول کے وارث رضامند ہوں ورنہ قصاص ہے ۔ یہ دیت اُس صورت میں ہے جبکہ اونٹوں کی شکل میں ادا کی جائے نقدی کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مطابق امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم جبکہ امام شافعی کے نزدیک بارہ ہزار درہم ۔ گائے بھینسوں کی صورت میں ادا کریں تو دو سو گائیں ۔ بکریوں کی صورت میں ادا کی جائے تو ایک ہزار بکریوں اور کپڑوں کی صورت میں ادا کی جائے تو دو سو جوڑے کپڑے ۔ واللہ تعالےٰ اعلم ۔

۱۱۲۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسدد ، عبدالوارث ، علی بن زید ، قاسم بن ربیعہ ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَمِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیت اللہ یا خانہ کعبہ کی سیڑھی پر فرمایا۔ —— امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے اسے ایوب سختیانی، قاسم بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث خالد کے مانند اور روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ، علی بن زید یعقوب سدوسی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل عمد سے مشابہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ تیس اونٹنیاں تین سالہ، تیس اونٹنیاں چار سالہ اور چالیس ایسی اونٹنیاں یا اونٹ ادا کئے جائیں جو چھ سے نو سال کے درمیان ہوں۔

۱۱۳۰- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قتل عمد سے مشابہ (کی دیت) میں تین قسم کے اونٹ ہیں۔ تینتیس اونٹنیاں تین سالہ، تینتیس اونٹنیاں چار سالہ اور چونتیس اونٹنیاں جو ساری دانت نکل آنے سے پوری طرح جوان ہو چکی ہوں اور گابھن ہوں۔

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل خطا کے بارے میں فرمایا کہ پانچ قسم کے اونٹ ہیں پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل عمد سے مشابہ میں فرمایا۔ پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغلظہ یعنی قتل عمد سے مشابہ کے بارے میں فرمایا:۔ چالیس چار سالہ گابھن اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور تیس دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ قتل خطا میں تیس تین سالہ اونٹنیاں تیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹ اور بیس یک سالہ اونٹنیاں ہیں۔

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ وَإِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهِ وَيُحْمَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسُدُسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابَهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ وَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجَذَعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ

سعید بن مسیب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مغلظہ کی دیت کے بارے میں مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت کی —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعبید نے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ اونٹ جب چوتھے سال میں چڑھ جائے تو حق ہے اور مادہ حقہ کیونکہ اب وہ اس لائق ہو جاتے ہیں کہ ان پر سواری کی جائے اور بوجھ لادا جائے اور جب وہ پانچویں سال میں داخل ہو جائیں تو جذع اور جذعہ ہیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائیں اور ان کے ثنایا (سامنے والے دانت) نکل آئیں تو وہ ثنی اور ثنیہ ہیں اور جب ساتویں سال میں داخل ہو جائیں تو وہ رباع اور رباعیہ ہیں اور جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو جائیں اور رباعی سے اگلے دانت نکل آئیں تو وہ سدیس اور سدیسہ ہیں اور جب وہ نویں سال میں داخل ہو جائیں اور کچلیے نکل آئیں تو وہ بازل ہیں اور جب دسویں سال میں داخل ہو جائیں تو وہ مخلف ہیں۔ پھر اس کے بعد ان کا کوئی نام نہیں ہے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایک سال کا بازل، دو سال کا مخلف یعنی جتنا بھی زیادہ ہو۔ نضر بن شمیل نے فرمایا کہ بنت مخاض یک سالہ، بنت لبون دو سالہ، حقہ تین سالہ، جذع چار سالہ، ثنی پانچ سالہ، رباع چھ سالہ، سدیس سات سالہ، بازل آٹھ سالہ —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوحاتم اور اصمعی کا قول ہے کہ الجذعۃ وقت کو کہتے ہیں نہ کہ عمر کو ابوحاتم

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ فَإِذَا أَلْقَى رُبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا أَلْقَحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رُبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ۔

کا قول ہے کہ جب رباعی دانت نکل آئیں تو وہ رُبَاعٌ ہے ابو عُبَید کا قول ہے کہ جب وہ حاملہ ہو جائے تو اسے خَلِفَةٌ کہتے ہیں اور دس مہینے تک وہ برابر خَلِفَةٌ رہتی ہے اور جب پورے دس مہینے ہو جائیں تو وہ عُشَرَاءُ ہوتی ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے کہ جب اس کے ثنایا (سامنے کے دانت) نکل آئیں تو وہ ثَنِيٌّ ہے اور جب رباعی نکل آئیں تو وہ رُبَاعٌ ہے۔

باب ۳۷۷ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

اعضاء کی دیت

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُسَرُّوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

اسحاق بن اسمٰعیل، عبدہ بن سلیمان، سعید بن ابو عروبہ، غالب التمار، حُمید بن ہلال، مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہیں۔

ف:۔ انگلیوں میں سے ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے خواہ وہ انگوٹھا ہو یا چھنگلی، موٹی ہو یا پتلی، بڑی ہو یا چھوٹی، ہاتھوں کی ہو یا پیروں کی۔ کسی انگلی پر کم و بیش دیت نہیں ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صُفَيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ۔

مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انگلیاں سب برابر ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دس دس اونٹ؟ فرمایا، ہاں ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن جعفر، شعبہ، اسے غالب سے انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق بن اوس سے سنا، روایت کیا ہے اسے اسمٰعیل نے غالب التمار سے ابو ابو الولید کی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا ہے اسے حنظلہ بن ابو صفیہ نے غالب سے اسمٰعیل کی اسناد کے ساتھ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي

مسدد، یحییٰ ——— ابن معاذ، ان کے والد ماجد۔ نصر بن علی، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ اور یہ دونوں برابر ہیں یعنی دیت میں انگوٹھا اور چھنگلی دونوں برابر ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْإِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ۔

عباس عنبری، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، قتادہ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور دانت سب برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور داڑھیں (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ دانت اور یہ داڑھ برابر ہیں ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبدالصمد کی طرح ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی دارمی نے نضر کے واسطے سے

ف:۔ انگوٹھے اور چھنگلیا یعنی خنصر کی دیت الگ الگ یا کم و بیش نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے بدلے دس اونٹ دینے پڑیں گے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، علی بن حسن، ابوحمزہ، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ (دیت میں) دانت سب برابر ہیں اور اسی طرح انگلیاں سب برابر ہیں۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبَانٍ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً۔

عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، ابوتمیلہ، حسین معلم، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے (دیت میں) ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامٌ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا جبکہ آپ نے پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائی ہوئی تھی کہ انگلیوں کے دس دس اونٹ ہیں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا نُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دانتوں میں دیت پانچ پانچ اونٹ ہے ـــــ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ علیہ وسلم قال فی الاسنان خمس خمس
قال ابوداؤد وجدت فی کتابی عن شیبان و
لم اسمعہ منہ فحدثنا ابوبکر صاحب لنا
ثقۃ قال نا شیبان نا محمد یعنی ابن راشد
عن سلیمان یعنی ابن موسی عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم دیۃ الخطا
علی اھل القری اربع مائۃ دینار او عدلھا
من الورق ویقومھا علی ثمان الابل فاذا غلت
رفع فی قیمتھا واذا ھاجت رخصا نقص من
قیمتھا وبلغت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما بین اربع مائۃ دینار او عدلھا
من الورق ثمانیۃ الاف درھم قال و
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
اھل البقر مائتی بقرۃ ومن کان دیۃ عقلہ
فی الشاء فالفی شاۃ قال وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العقل میراث بین ورثۃ
القتیل علی قرابتھم فما فضل فللعصبۃ
قال وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الانف اذا جدع الدیۃ الکاملۃ وان
جدعت ثندوتہ فنصف العقل خمسون
من الابل او عدلھا من الذھب والورق او
مائۃ بقرۃ او الف شاۃ وفی الید اذا قطعت
نصف العقل وفی الرجل نصف العقل
وفی المأمومۃ ثلث العقل ثلث وثلثون
من الابل وثلث او قیمتھا من الذھب و
الورق او البقر او الشاء والجائفۃ مثل
ذلک وفی الاصابع فی کل اصبع عشر من
الابل وفی الاسنان فی کل سن خمس

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کی ہے لیکن میں نے یہ حدیث اُن سے نہیں سنی۔ ہمارے ایک ثقہ ساتھی ابوبکر نے ہم سے حدیث بیان کی کہ شیبان، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، اُن کے والدِ ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاؤں والوں سے دیت خطا چار سو دینار یا قیمت میں اُس کے برابر چاندی دلایا کرتے اور اونٹوں کی قیمت کے لحاظ سے مقرر فرمایا کرتے۔ جب مہنگائی ہوتی تو دیت کی قیمت بڑھا دیتے اور جب بھاؤ گرتا تو اُس کی قیمت گھٹا دی جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں دیت چار سو دینار کے درمیان تک پہنچی یا اُس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گایوں والوں کے لیے دو سو گائیں مقرر فرمائیں اور جو دیت بکریوں کے ذریعے دے تو دو سو بکریاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت وارثوں کے لیے مقتول کی میراث ہے اپنی اپنی قرابت کے مطابق اور جو بچے وہ عصبہ کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ پوری کاٹی گئی تو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگلا نرم حصہ کاٹا تو نصف دیت یعنی پچاس اونٹ یا اُن کے برابر سونا چاندی یا سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ جب ہاتھ کاٹا جائے تو نصف دیت اور پیر کاٹا جائے تب بھی نصف دیت اور جو زخم دماغ تک پہنچے اُس میں تہائی دیت یعنی تینتیس اونٹ یا اُن کی قیمت کا سونا چاندی یا گائیں یا بکریاں اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اُس میں بھی یہی ہے اور انگلیوں میں سے ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے زخم کی دیت اُس کے عصبہ میں تقسیم ہو گی جن کا میراث میں کوئی حصہ نہیں ہوتا مگر جو وارثوں سے بچ جائے۔ اگر عورت قتل کر دی جائے تو اُس کی دیت اُس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا فَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی اُس کے قاتل کو قتل کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ مقتول کا وارث ہی کیوں نہ ہو۔ جو لوگ مقتول کے زیادہ قریب ہیں وہ اُس کی میراث پائیں گے اور مقتول کو کچھ نہیں ملے گا۔ محمد بن راشد کا بیان ہے کہ یہ سب کچھ بیان کیا مجھ سے سلیمان بن موسیٰ نے بواسطہ عمرو بن شعیب کہ اُن کے والدِ ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

ف:۔ پوری دیت سو اونٹ ہیں یا دو سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں یا سو اونٹوں کی نقد قیمت۔ اگر کسی کی پوری ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت لازم آئے گی یعنی سو اونٹ۔ اگر ناک کا صرف اگلا زم حصہ کاٹا ہے تو نصف دیت لازم آتی ہے یعنی (۵۰) پچاس اونٹ۔ جو زخم دماغ تک پہنچ جاتے اور مریض زندہ رہے تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس ۳۳ اونٹ۔ اگر کوئی دانت توڑ دیا ہے تو پانچ اونٹ لازم آتے ہیں۔ قاتل خواہ مقتول کا وارث ہو لیکن اُسے میراث میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ عورت کی جنایت کے بدلے جو دیت ملے وہ اُس کے عصبات میں تقسیم ہوگی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذٰلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيَّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ۔

محمد یحییٰ بن فارس، محمد بن بکار بن بلال عاملی، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والدِ ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قتلِ عمد سے مشابہ کی دیت بھی قتلِ عمد کی طرح سخت ہے لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جاتا۔ نیز یہ بھی کہا کہ خلیل نے ابن راشد سے روایت کی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان خون بہانے کا شیطانی چکر ہے کہ بے خبری میں بغیر کسی عداوت اور ہتھیار اٹھانے کے آدمی قتل کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ

ابو کامل فضیل بن حسین، خالد بن حارث، حسین معلم، عمرو بن شعیب کو اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہڈی کھولنے والے زخم پر پانچ اونٹ ہیں۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَلَّاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

محمود بن خالد سلمی، مروان بن محمد، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث، عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد سے اُن کے جد امجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اگر کسی کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اُس کی بینائی جاتی رہے تو اُس کی دیت تہائی ہے۔

ف:۔ آنکھ اگر نکال دی یا پھوڑ دی تو اس کی دیت پوری ہے لیکن آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہی اور بینائی جاتی رہی تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس اونٹ یا اُن کے مطابق نقد رقم یا گائے بکری وغیرہ۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

باب ۳۷۱ دِيَةِ الْجَنِينِ۔ پیٹ کے بچے کی دیت

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ وَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

عبید بن نضیلہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں چنانچہ ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اُس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ انہوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم بچے کی دیت کیسے دیں جبکہ نہ وہ رویا، نہ اُس نے کھایا پیا اور نہ وہ چیخا چلایا۔ فرمایا کہ اعرابیوں کی طرح مقفیٰ بولتے ہو۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ قاتلہ کے وارثوں کو ایک غلام دیا جائے۔

ف:۔ اگر کسی کی ضرب سے عورت کے پیٹ کا بچہ مر جائے تو اُس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔ جس زمانے میں لونڈی غلام کا رواج تھا تو یہ دیت لونڈی غلام یا اُن کی قیمت کی شکل میں ادا کی جا سکتی تھی لیکن آج جب دنیا اِس عذاب سے پاک ہو چکی تو نہ غلام یا لونڈی دی جا سکتی ہے اور نہ اُن کی قیمت ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جید علمائے کرام کے لیے یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس دیت کا تعین کریں کہ کتنی زمانہ نقدی کی صورت میں کیا ادا کیا جائے۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا

عثمان بن ابو شیبہ، جریر نے منصور سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا:۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ پر ڈالی نیز ایک غلام یا لونڈی پیٹ کے بچے کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ۔

دیت ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے حکم، مجاہد نے حضرت مغیرہ سے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهَارُوْنُ ابْنُ عَبَّادٍ الْاَزْدِيُّ الْمَعْنٰى قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَاَتَاهُ بِمُحَمَّدِ ابْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُوْنُ فَشَهِدَ اَنَّهٗ يَعْنِيْ ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ امْرَاَتِهٖ۔

عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عورت کا حمل ساقط کر دینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فرمایا کہ اس شخص کو میرے پاس لائیے جو آپ کے ساتھ گواہی دے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پیش کیا۔ ہارون بن عباد نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے گواہی دی کہ کسی آدمی نے ایک عورت کے پیٹ پر چوٹ ماری۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَبَلَغَنِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّمَا سُمِّيَ اِمْلَاصًا لِاَنَّ الْمَرْاَةَ تُزْلِقُهٗ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهٖ فَقَدْ مَلَصَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، اُن کے والد ماجد حضرت مغیرہ نے حضرت عمر سے معناً اسے روایت کیا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ، ہشام، عروہ نے حضرت عمر سے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے ابوعبید سے یہ بات پہنچی کہ اسے اِملاصًا اس لیے کہتے ہیں کہ وقتِ ولادت سے پہلے عورت بچے کو پھسلا دیتی ہے اور ہر وہ چیز جو ہاتھ وغیرہ سے پھسل جائے اُسے مَلَصَ کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْمِصِّيْصِيُّ نَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ اِلَيْهِ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰىهُمَا بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصُّوْبُجُ قَالَ اَبُوْعُبَيْدٍ

محمد بن مسعود مصیصی، ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا فیصلہ دریافت کیا۔ پس حضرت حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے اور کہا:۔ میں دو عورتوں کے درمیان تھا کہ اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اُس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بچے کے بارے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور وہ قتل کی گئی ـــــ امام ابوداؤد نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ۔

فرمایا کہ نضر بن شمیل کا قول ہے کہ اَلْمِسْطَحُ کھانا پکانے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عبید نے کہا کہ اَلْمِسْطَحُ خیمے کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی ہے۔

ف:۔ قاتلہ نے دوسری عورت کو لکڑی ماری تھی جس کے باعث وہ مرگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا۔ لکڑی جلانے والی، یا خیمہ کی لکڑیوں میں سے تھی یا خیمے کی کوئی لکڑی۔ چونکہ اس حدیث میں وارد ہے کہ پیٹ کے بچے کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور مقتولہ کی جگہ قاتلہ کو قتل کیا گیا یعنی قصاص کا حکم فرمایا۔ اس حدیث کی بنا پر بعض اہل علم نے اسے قتل عمد شمار کیا ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک یہ قتل خطا شبہ عمد ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے مبرہن ہے۔ چنانچہ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے:۔ الا ان دیۃ الخطاء شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا ہے اور مصابیح میں حضرت ابن عمر رضی تعالےٰ عنہما کی روایت میں ہے:۔ الا ان فی قتل العمد الخطاء بالسوط والعصاء ہے لہذا وہ لکڑی لاٹھی سے بڑھ کر تو نہیں۔ دریں حالات اس عورت کا قتل وہی قتل خطا شبہ عمد ہے جس میں دیت لازم آتی ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَنْ تُقْتَلَ بِهَا وَقَالَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْلَمْ أَسْمَعْ بِهٰذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هٰذَا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ طاؤس نے فرمایا:۔ حضرت عمر منبر پر کھڑے ہوئے۔ پھر معناً وہی حدیث بیان کی اور قاتلہ کو قتل کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں ایک غلام یا لونڈی کے متعلق کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا اور کہنے لگے:۔ اگر میں یہ نہ سنتا تو ہم اس کے سوا کچھ اور ہی فیصلہ کرتے۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمَّارُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَصَبَتُهَا إِنَّمَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ بُطِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتِهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ عُطَيْفٍ۔

حضرت عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے حضرت حمل بن مالک کے واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا:۔ پس بچہ مرکر ساقط ہوگیا۔ اس کے بال اگ آئے تھے اور عورت بھی مرگئی۔ پس فیصلہ فرمایا کہ دیت اس کے کنبے والے دیں۔ اس کے چچا نے کہا کہ یا نبی اللہ! جو بچہ ساقط ہوا ہے اس کے تو بال بھی اگ آئے تھے۔ قاتلہ کے باپ نے کہا:۔ خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے کیونکہ نہ وہ چیخا چلایا، نہ اس نے پیا اور نہ کچھ کھایا۔ لہذا وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زمانہ جاہلیت کی طرح قافیہ آرائی کرتے یا کاہنوں کی طرح بولتے ہو، بچے کے بدلے ایک غلام ادا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک عورت کا نام ملیکہ اور دوسری کا ام عطیف تھا۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ

عثمان بن ابوشیبہ، یونس بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، مجالد،

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا مُجَالِدٌ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِيرَاثَهَا لَهُمْ وَجُهَا وَوَلَدُهَا۔

شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا جبکہ دونوں کے خاوند تھے اور اولاد بھی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی جبکہ اس کے خاوند اور بیٹوں کو لاتعلق رکھا۔ مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا کہ اس کی میراث ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں بلکہ اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کے لڑکوں کی ہے۔

ف ۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت اگر کسی کو قتل کرے تو دیت قاتلہ کے کنبے والوں یعنی باپ بھائی وغیرہ ادا کریں گے اور عورت کو اگر قتل کر دیا جائے تو اس کی میراث اس کے وارث یعنی خاوند اور بیٹے بیٹی وغیرہ ہی پائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ عورت کی طرف سے انہیں دیت ادا کرنا پڑتی ہے ترکہ بھی انہیں ملے بلکہ وارثوں ہی کا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةَ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ مر گئی۔ فریقین نے یہ جھگڑا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ کے بچے کا فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دیت دی جائے اور اس عورت (مقتولہ) کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی اور مقتولہ کی میراث اس کے بیٹے اور ساتھ والوں کو دی۔ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے ادا کریں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بات کی اور نہ چیخا چلایا۔ ایسا خون تو باطل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ کاہنوں کے بھائی ہیں، اسی لیے قافیہ آرائی کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ امْرَأَةَ

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا:۔ پھر جس عورت پر آپ نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا، وہ مر گئی تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی میراث اُس کے بیٹے کے لیے ہے اور اُس کی دیت اُس کے عصبہ پر ہے۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى نَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً حَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا الْحَدِيثُ خَمْسُمِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ۔

عبداللہ بن بُریدہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا جس سے اُس کا حمل ساقط ہو گیا۔ پس یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُس کے بچے کے بدلے پانچ سَو بکریاں مقرر فرمائیں اور اُس روز پتھر مارنے سے منع فرمایا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث میں اسی طرح پانچ سَو بکریاں مذکور ہیں جبکہ صحیح تعداد سَو بکریاں ہے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَذْكُرْ فَرَسًا وَلَا بَغْلًا۔

عمرو بن دینار نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بارے میں ایک گردن کا فیصلہ فرمایا خواہ غلام ہو یا لونڈی، گھوڑا ہو یا خچر ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث محمد بن عمرو اور حماد بن سلمہ اور خالد بن عبداللہ سے لیکن اُن میں سے کسی نے بھی گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةٍ يَعْنِي دِرْهَمًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ رَبِيعَةُ خَمْسُونَ دِينَارًا۔

محمد بن سنان عوقی، شریک، مغیرہ، ابراہیم اور جابر سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا:۔ اُلغُرَّۃ کی قیمت پانچ سَو درہم ہے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا:۔ ربیعہ کا قول ہے کہ پچاس دینار۔

باب ۳۷۹ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ۔

مکاتب کی دیت کا بیان

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ نَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب کی دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جبکہ اُسے قتل کیا جائے تو اپنی کتابت سے جتنی قیمت ادا کر چکا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُؤَدِّي مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

اُتنے حصے کی آزاد کے مطابق دیت اور باقی حصے کی دیت غلام کے مطابق ادا کی جائے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا کسی کی میراث پائے تو جتنا حصہ آزاد ہُوا ہے اُسی کے مطابق میراث پائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وُہیب، ایوب عکرمہ، حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اور مرسلاً روایت کی ہے حماد بن زید اور اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور اسمٰعیل بن علیہ نے عکرمہ کا قول قرار دیا۔

باب ۳۸۰ فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ۔

ذِمّی کی دیت کا بیان

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ۔

یزید بن خالد بن موہب رملی، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحاق، عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اُسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی کے مانند

باب ۳۸۱ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَرْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ۔

ایک شخص دوسرے سے لڑے، دوسرا مدافعت کرے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدِرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ

صفوان بن یعلیٰ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میرے نوکر نے ایک شخص سے لڑائی کی اور اُس کا ہاتھ چبا یا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا:۔ کیا تم چاہتے ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِيرَتْ سِنُّهُ.

کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رکھتا تاکہ تم اُسے چبا ڈالتے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے اپنے جدِ امجد کے حوالے سے بتایا کہ حضرت ابوبکر نے بھی اُسے لغو قرار دیا

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ إِنْ تُمَكِّنَ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضُّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ.

عطاء نے یعلیٰ بن اُمیہ سے اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا:۔ اگر تم چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ اُس کے منہ میں ڈال دو۔ وہ اسے کاٹے پھر تم اُسے اُس کے منہ سے کھینچو اور بایں وجہ اُس کے دانت کی دیت کو باطل قرار دیا۔

باب ۳۸۱ فِي مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْنَتَ.

طبیب نہ ہو مگر علاج کرے تو کیا حکم ہے

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ ابْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي أَصَحِيحٌ هُوَ أَمْ لَا.

نصر بن عاصم انطاکی اور محمد بن صباح بن سفیان، ولید بن مسلم، ابن جریج، عمرو بن شعیب، ان کے والدِ ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے علاج معالجہ کیا اور وہ علمِ طب نہیں جانتا تو وہ ذمہ دار ہوگا۔ نصر بن عاصم نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث ابن جریج نے بیان کی ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ وَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ.

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ایک وفد کے لوگوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی جو میرے والدِ محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو طبیب لوگوں کا علاج کرے اور اس سے پہلے لوگوں کو پتہ بھی نہ ہو کہ وہ علمِ طب جانتا ہے۔ پھر اُس کے علاج سے نقصان ہو تو وہ ذمہ دار ہے ـــــ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اُس پر دیت لازم نہیں آئے گی جیسے رگ کاٹنے، زخم چیرنے یا داغ لگانے پر۔

باب ۳۸۲ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ.

دانت کا قصاص

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِكِتَابِ اللهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبَرَّدُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن نضر کی بہن حضرت ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ دیا۔ پس وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اُس (حضرت ربیع) کا سامنے والا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ فرمایا، اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے۔ پھر وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا:۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالےٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا: میں نے سُنا کہ امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ دانت کا قصاص کیسے لیا جائے؟ انہوں نے تُبَرَّدُ فرمایا۔

ف:۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قسم کھائی کہ اُن کی بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا حالانکہ شریعتِ محمدیہ کے مطابق قصاص لازم آرہا تھا۔ بالآخر جس عورت کا حضرت ربیع بن نضر رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے دانت توڑا تھا اُس کے وارث دیت لینے پر رضامند ہو گئے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت انس کو اُن کی قسم میں سچا کر دکھایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالےٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔ قیامت تک ایسے حضرات اولیاء اللہ کے رنگ میں ہوتے رہیں گے اور دوسرے انسانوں میں ان حضرات کا وجود جسم میں رُوح کی طرح ہے۔ یہی حضرات حق و صداقت کے نشان ہیں اور اہلسنت وجماعت کے سوا دوسری کسی بھی جماعت میں ولی کا پایا جانا قطعاً ناممکن ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

باب ۳۸۴ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

جب کسی کو جانور لات مار دے

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن یزید، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جانور کے لات مارنے میں دیت نہیں ہے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا تَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ۔

تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اَلْعَجْمَاءُ (موشی) کے زخمی کر دینے کی دیت نہیں، کان میں دبنے کی دیت نہیں، کنوئیں میں ڈوبنے کی دیت نہیں اور اور زمین میں دبایا ہوا مال ملے تو اُس میں خُمس (پانچواں حصہ) ہے ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اَلْعَجْمَاءُ وہ موشی ہے جس کے ساتھ کوئی نہ ہو اور واقعہ دن کے وقت ہوا ہو، رات کے وقت کا نہ ہو۔

باب ۳۸۵ فِي النَّارِ تَعْدُو۔

اُس آگ کا بیان جو پھیل جائے

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعُسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ جُبَارٌ۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق ـــــ جعفر بن مسافر تنیسی، زید بن مبارک، عبدالملک صنعانی، معمر ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آگ لگ جانے پر تاوان نہیں ہے۔

باب ۳۸۶ جِنَايَةُ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ۔

غلام کی جنایت فقراء کے لیے ہے

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔

ابونضرہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مفلسوں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی مالدار کے لڑکے کا کان کاٹ دیا۔ اُس (غریب لڑکے) کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! ہم مفلس آدمی ہیں۔ آپ نے اُن پر کوئی دیت نہیں ڈالی۔

باب ۳۸۷ فِي مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ۔

جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا جائے

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رَمْيًا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا گیا یا پتھراؤ میں کہ اُن کے درمیان پتھر چلے یا کوڑے (لاٹھی چارج) تو اُس کی دیت قتلِ خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا تو وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِ بِيَدٍ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الدِّيَاتِ۔

قصاص دے۔ جو اُن کے درمیان میں حائل ہوا تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ کتاب الدیات ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوَّلُ کِتَابُ السُّنَّةِ

اتباعِ سنّت کا بیان

باب ۳۸۸ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۴۷۱۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

سنّت کا مطلب

وہب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہودی اکہتّر یا بہتّر فرقوں میں بٹے تھے اور نصاریٰ بھی اکہتّر یا بہتّر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے لیکن میری اُمت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ف:۔ یہ سنن ابوداؤد کی کتاب السُّنّۃ ہے اور اس کا پہلا باب امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۵ھ/۸۸۸ء) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے اُمّتِ محمدیہ کے تہتر فرقے ہو جانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقۂ رسول ہے یعنی اُمّتِ محمدیہ کی صرف ایک ہی جماعت طریقۂ رسول پر رہے گی جو سوادِ اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی ۷۲ فرقے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ وسلم کے طریقے سے ہٹتے ہوئے، بدعتی گمراہ، بدمذہب اور جہنمی ہوں گے جیسا کہ متعدد احادیثِ مطہرہ میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے:۔

فاصل ثلاث وسبعين فرقة عشرة اهل السنة والخوارج والشبهة والجبهية والضرارية والنجارية والكلابية۔ فاهل السنة طائفة واحدة والخوارج خمس عشر فرقة والمعتزلة ست فرقة والمرجية اثنا عشر فرقة والشيعة اثنتا وثلثون فرقة والجهمية والنجارية والضرارية والكلابية كل واحدة فرقة واحدة والمشبهة ثلث فرق فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقه على ما اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة۔

پس تہتّر فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں یعنی اہلسنّت، خوارج شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہلسنت وجماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں، معتزلہ کے چھ فرقے مرجیہ کے بارہ فرقے، شیعہ کے بتیس فرقے، جہمیہ، نجاریہ ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں تو یہ سب مل کر تہتّر فرقے ہو گئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی اور ان میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت وجماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین۔ جلد اول، مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۹)

٭٭٭

www.sirat-e-mustaqeem.com

معلوم ہوا کہ علیحدہ فرقہ بنانا اور حضور کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ فرقہ بنانا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقِ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن وحدیث کی رُو سے مخالفتِ رسول ہے جیسا کہ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں تصریحاً فرمایا ہے:۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا ۝ (۴ : ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اُسے اُدھر ہی پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پلٹنے کی بُری جگہ ہے۔

۱۱۷۳۔ حدثنا احمد بن حنبل ومحمد ابن یحییٰ قالا نا ابو المغیرة نا صفوان ح ونا عمرو بن عثمان حدثنا بقیة حدثنی صفوان نحوه حدثنی ازهر بن عبد الله الحرازی عن ابی عامر الهوذنی عن معاویة بن ابی سفیان انه قام فقال الا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قام فینا فقال الا ان من قبلکم من اهل الکتاب افترقوا علیٰ ثنتین وسبعین ملة وان هذه الملة ستفترق علیٰ ثلاث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة زاد ابن یحییٰ وعمرو فی حدیثهما فانه سیخرج فی امتی اقوام تجاریٰ بهم تلک الاهواء کما یتجاریٰ الکلب لصاحبه وقال عمرو الکلب بصاحبه لا یبقیٰ منه عرق ولا مفصل الا دخله۔

احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ، ابوالمغیرہ، صفوان ——— عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبداللہ حرازی، ابوعامر ہوذنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا، وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحییٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا:۔ عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی اُن میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اُس سے نہیں بچتا۔

ف:۔ سنت یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اُسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور فرقِ باطلہ کے منظرِ عام پر آنے کے وقت اُس نے اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ومشتہر کیا۔ اس جماعت سے نکلنا اور اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے۔ اہلسنت وجماعت کے سوا جتنے بھی فرقے بنے وہ سب بدعتی، گمراہ اور بدمذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا دینی، علمی اور قلمی سرمایہ ہے، وہ سارے کا سارا اہلسنت وجماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

سوا کچھ بھی نہیں۔ قرآن و حدیث اور ان سے متعلقہ تمام علمی سرمائے کو یہی حضرات چودہ سو سال سے یہاں تک لے آئے ہیں۔ دیگر فرقوں میں سے اکثر مرکھپ گئے بعض نئے بوپیدا ہوئے وہ بھی یکے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک جانے والا وہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سوادِ اعظم اور ناجی گروہ ہے۔ سرزمین پاک و ہند میں اہلسنت وجماعت کے سوا بعض جن فرقوں کی چہل پہل اور چلت پھرت نظر آرہی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کامیاب نظر آرہے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے ان تمام فرقوں کا روئے زمین پر کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ یہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملتِ اسلامیہ کو تحفے میں دیئے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین وایمان پر دن دھاڑے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت وجماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین ...شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے لکھا ہے۔

اگر گویند چگونہ معلوم شود کہ فرقۂ ناجیہ اہلسنت وجماعت اند و ایں راہِ راست و راہِ خداست و دیگر ہمہ راہ ہائے نارست و ہر فرقہ دعوٰی میکند کہ براہِ راست است و مذہب وے حق۔ جوابش آنکہ ایں چیزے نیست کہ بمجرد دعوٰی تمام شود، برہان باید و برہان حقانیت اہلسنت وجماعت آنست کہ ایں دینِ اسلام بنقل آمدہ است و بمجرد عقل بآں وافی نیست و بتواتر اخبار معلوم شدہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدہم ہمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند و ایں بدع و ہوا در مذہب و اقوال بعد از صدرِ اول حادث شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین ہیچ کس بران نبودہ و ایشاں متبری بودہ اند ازاں و بعد از حدوث آں رابطۂ صحبت و محبت کہ باآں قوم قطع کردہ و رد نمودہ و محدثین اصحابِ کتب ستہ وغیرہا از کتب مشہور معتمدہ کہ معنی و مدارِ احکامِ اسلام برآنہا افتادہ و ائمہ فقہائے ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم ازانہا کہ در طبقہ ایشاں بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند و اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمۂ اصولِ کلام اند تائید مذہبِ سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آنرا اثبات کردہ آنچہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماعِ سلف بران رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند و لہٰذا نام ایشاں اہل سنت وجماعت افتادہ۔ اگرچہ ایں نام حادث است

اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت وجماعت کا ہے، یہی راہِ راست اور خدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعوٰی کرتا ہے کہ وہ راہِ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے۔ اس کا جواب، یہ ہے کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعوٰی کافی نہیں ہوتا، دلیل چاہیئے جبکہ اہلسنت وجماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے۔ کیونکہ یہاں صرف عقل کافی نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔ مذہب اور ارشاداتِ اکابر میں بدعت اور من مانی کارروائی کی ملاوٹ صدرِ اول کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان راستوں سے بری تھے۔ جاری ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان بزرگوں سے صحبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابلِ اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہبِ اربعہ کے ائمہ مجتہدین اسی جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء ان کے طبقے میں ہیں، سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ کہ اصول و کلام کے امام ہیں انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے مؤکد کیا۔ اسی لیے تو اس جماعت کا نام اہل سنت وجماعت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اما مذہب و اعتقاد ایشاں قدیم است و طریقۂ ایشاں اتباعِ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقتداء بآثارِ سلف و حمل نصوص بر ظاہر است۔" (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

ہُوا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن اِن کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور اِن حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصوص کو اُن کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔

اپنے دَور میں سرمایۂ ملّت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے بزرگ یعنی امام ربّانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

طریق النجاۃ متابعۃ اھل السنۃ والجماعۃ کثرھم اللہ سبحانہ فی الاقوال والافعال وفی الاصول والفروع فانہ الفرقۃ الناجیۃ وما سواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال وشرف الھلاک علمہ الیوم احد او لم یعلم امّا فی الغد فیعلمہ کل احد ولا ینفع (مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۴۹)

نجات کا راستہ اہلِ سنت وجماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اقوال و افعال اور اُصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اِس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اِس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔

اِسی حدیث شریف کے مطابق آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اِس درجہ رچی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہلسنت وجماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے، اُس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی ذرا زحمت نہیں اُٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گامزن ہیں کہیں وہ جہنم میں تو نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو عقلِ سلیم اور سچی ہدایت دے۔ آمین یا الٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

باب ۳۸۹ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ۔

جھگڑے کی ممانعت اور قرآنی متشابہات کا اتباع کرنا

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولِي الْأَلْبَابِ قَالَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔ وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب اُتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں، یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (۳:۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) نام لیا ہے کہ اُن سے بچ کر رہا کرو۔

ف:۔ سنت۔ کے مخالفین کی یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاحِ شرع میں بدعت ہے کہ بدعتی اور گمراہ گر قرآن مجید کی متشابہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

آیات کو من مانے مفہوم و مطالب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی ملازمگی کا سکہ جما یا کرتے ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے محکمات کے مفہوم میں اہل حق سے اختلاف کر کے فروع سے لے کر اصول تک میں زور شور سے دھاندلی کر رہے ہیں۔ عقیدۂ توحید و رسالت کے خانہ ساز مفہوم گھڑ کر ایک مدت سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ خوارج کی مردہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ بتوں کے بارے میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جا رہا ہے۔ اس ستم ظریفی پر ان میں سے ایک بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی عاقبت کے لیے کیسا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں ورنہ کل جب کھلیں تو فائدہ کیا ہوگا؟ یہی کہ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ۔

باب ۳۹۰ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

خواہش پرستوں سے بچنا اور نفرت کرنا

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اعمال سے افضل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے دشمنی رکھنا ہے۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو راستہ بتایا کرتے تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے وہ واقعہ سنا جبکہ غزوۂ تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ کافی دنوں بعد ایک روز میں نے حضرت ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاندی جو میرے چچازاد بھائی تھے میں نے انھیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی توبہ کا حکم نازل ہونے تک۔

باب ۳۹۱ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ۔

تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھوں میں زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا:۔ جاؤ اسے اپنے ہاتھوں سے دھو ڈالو۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ سُمَيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ أُعْتِلَ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔

سمیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس ایک زائد اونٹ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ ایک اونٹ انہیں دے دو۔ انہوں نے کہا:۔ میں اس یہودیہ کو دے دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس بات پر ناراض ہوئے جس کے باعث ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کلام نہ کیا۔

باب ۳۹۲ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ۔

قرآنِ مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَزِيدُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآنِ مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

باب ۳۹۳ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

سنت کو لازم پکڑنا

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی۔ خبردار ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لیے صرف قرآن مجید ہے لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو میں تمہارے لیے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذمی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

کے پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اُس کی ضرورت نہ سمجھے اور جو کسی قوم کے پاس اترے تو اُس کی مہمانی کرنا اُن لوگوں پر لازم ہے۔ اگر وہ اُس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے برابر اُن سے لینے کا اُسے حق حاصل ہے۔

ف:۔ قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور احادیث کی اہمیت کا انکار کرنا بھی بہت بڑی بدعت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے منہ موڑ کر قرآن مجید پر عمل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اگر حدیث کی ضرورت نہ ہوتی تو صحابۂ کرام اُن آیتوں کو لکھتے رہتے جن کا نزول ہوتا تھا اور اُن کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں جو بارگاہِ رسالت کی طرف رجوع کرتے تھے! اس کی چنداں ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزولِ قرآن مجید سے چالیس سال پہلے انہیں اسی لیے دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھ لیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کرنا سیکھیں۔ انکارِ حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترکِ تقلید کے فتنے کی بدولت معرضِ وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ

ابو ادریس خولانی عائذ اللہ نے یزید بن عمیرہ سے روایت کی جو حضرت معاذ بن جبل کے مصاحبوں سے تھے کہ حضرت معاذ بن جبل جب بھی کسی مجلس میں وعظ کرنے کے لیے بیٹھتے تو فرماتے:۔ اللہ ہی حاکم اور انصاف کرنے والا ہے۔ شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ ایک روز حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ بیشک تمہارے پیچھے ایک فتنہ ہے۔ اُس میں مال کی کثرت ہو گی۔ قرآنِ مجید کے راستے کھل جائیں گے، یہاں تک کہ مومن اور منافق، مرد اور عورت، بڑا اور چھوٹا، غلام اور آزاد ہر کوئی اُسے حاصل کرے گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآنِ مجید کا عالم ہوں۔ اچھا وہ میرے پیچھے نہیں لگیں گے جب تک میں اُس کے سوا کوئی نیا شوشہ کھڑا نہ کروں۔ تم اُس شخص سے اور اُس کے نئے شوشے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے گی وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالمِ دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالمِ دین کی زبان سے کہلواتا ہے اور بیشک منافق بھی سچی بات کہہ دیتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ عالمِ دین یہ گمراہی کی بات کہہ رہا ہے اور منافق کی یہ بات سچی ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَلِ اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْعَلِيمِ الْمُشْتَهِيَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يَثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّى الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يَثْنِيَنَّكَ وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشْتَبِهَاتِ مَكَانَ الْمُشْتَهِيَاتِ وَقَالَ لَا يَثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عَقِيلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلِ اجْتَنِبْ مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ۔

فرمایا کیوں نہیں۔ عالمِ دین کی غلط بات سے اجتناب کرو جس کے لیے اہلِ علم کہہ رہے ہوں کہ یہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے عالم کو نہ چھوڑ کہ شاید وہ رجوع کرے اور تم سے سن کر حق کو قبول کرے کیونکہ حق میں نورانیت ہے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے يَثْنِيَنَّكَ کی جگہ وَلَا يَثْنِيَنَّكَ کہا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے الْمُشْتَهِيَاتُ کی جگہ الْمُشْتَبِهَاتُ کہا ہے اور عقیل کی طرح لَا يَثْنِيَنَّكَ کہا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ کیوں نہیں عالمِ دین کی جو بات تمہیں شبہ میں ڈالے اور تم سوچ بچار میں پڑ جاؤ کہ اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

ف:۔ واقعی علماء کا فتنہ تمام فتنوں سے سخت اور خطرناک ہے۔ شیطان اس کوشش میں رہتا ہے کہ مسلمانوں کا دین و ایمان برباد کرنے والی کوئی بات کسی عالم سے کہلوا دی جائے۔ جب وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے تو ایک جانب ہزاروں مسلمان اس کی تائید کرنے لگتے ہیں اور دوسری طرف حق کے علمبردار علماء سے اس کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اندر برٹش گورنمنٹ نے اپنے پرفتن دور میں بڑی رازداری کے ساتھ کتنے ہی علماء سے ایسی باتیں کہلوا دیں جنہیں پڑھ کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ علم و فضل کے اتنے بلند بانگ دعاوی کرنے والے بھی خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا سے اس درجہ عاری ہو گئے تھے؟ اُن چند علماء کی تحریروں نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کے خرمن میں ایسی آگ لگائی جو ڈیڑھ صدی گزر جانے کے بعد بھی آج تک بجھنے میں نہیں آئی بلکہ زیادہ ہی بھڑکتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن گمراہ گروں کے متبعین کو چشمِ بینا عطا کرے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی عاقبت کے لیے کیا سامان جمع کیا ہے!

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ حَ وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ حَ وَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ نَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ

محمد بن کثیر، سفیان ـــــ ربیع بن سلیمان مؤذن، اسد بن موسیٰ، حماد بن دلیل، سفیان ثوری، نضر ـــــ ہناد بن سری قبیصہ، ابو رجاء، ابو الصلت کا بیان ہے کہ ایک شخص نے تقدیر کے متعلق پوچھتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے لیے لکھا۔ انہوں نے جواباً لکھا:۔ امابعد، میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع کی اور ان نئی باتوں کو ترک کرنے کی جو جاری کرنے والوں نے کی ہوں جبکہ حضور کی سنت جاری ہو چکی۔ وہ انہیں نکالنے سے عاجز ہو بیٹھے مگر تم پر سنت کی پیروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ فِي خِلَافِهَا وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَأِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَلَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلٍ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ قَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مُقَصِّرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مُجْتَهِدٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَسَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ

لازم ہے کیونکہ اللہ کے حکم سے تمہارے لیے اس میں بچاؤ ہے۔ پھر جان لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت جاری نہیں کی مگر اُس سے پہلے گزر چکا کہ اُس کے بدعت ہونے کی کیا دلیل ہے اور اُس میں کیا عبرت ہے کیونکہ سنت اُس ہستی کا طریقہ ہے جو اُس کے خلاف کی مضرت کو جانتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ نہیں کہا:۔ جو اس کے خلاف کی خطاؤں، لغزشوں، حماقتوں اور گہرائیوں کو جانتے تھے۔ تم اُسی طریقے پر راضی رہو جس پر اسلاف راضی رہے تھے کیونکہ وہ علومِ دینیہ سے پوری طرح واقف تھے۔ جس کام سے انہوں نے روکا وہ اعلیٰ وجہ البصیرت تھا۔ وہ معاملات کو سمجھنے کی ہم سے زیادہ اہلیت رکھتے تھے اور جو فضیلت انہیں حاصل تھی اُس کے باعث وہ ہم سے بہتر تھے۔ اگر ہدایت وہی ہے جس پر تم ہو تو یوں تم اُن سے بڑھ گئے۔ اگر تم یوں کہو کہ جنہوں نے نئی باتیں نکالیں تو انہوں نے اسلاف کے راستے کے سوا دوسرا راستہ نکال لیا ہے اور اُن سے منہ موڑ بیٹھے ہیں تو سبقت اسلاف ہی کو حاصل ہے۔ انہوں نے دین میں بات کی بقدرِ کفایت اور بیان کیا جو شفا بخش ہے۔ جو اُن کے سوا ہے وہ کمی کرنے والا ہے یا بڑھانے والا۔ جن لوگوں نے کمی کی انہوں نے ستم ڈھایا۔ بعض لوگ اُن سے بڑھ گئے اور غلو کیا، حالانکہ اسلاف اِن کے درمیان صراطِ مستقیم پر تھے۔ تم نے اقرارِ تقدیر کے متعلق تحریری طور پر اُس شخص سے پوچھا جو اللہ کے حکم سے بتا سکتا ہے۔ تم نے ایسی بات پوچھی کہ لوگوں نے جتنی نئی باتیں نکالیں اور جتنی بدعتیں ایجاد کیں، یہ بلحاظ دلائل اُن میں زیادہ واضح ہے اور تقدیر کا اقرار بخوبی مضبوط ہے یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت کے جہلاء بھی گفتگو اور شعروں میں اس کا ذکر کرتے اور اس کے باعث جو نقصان ہو جاتا اُس پر اپنے آپ کو ملامت کرتے۔ اسلام نے اس میں اور شدت پیدا کر دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دو دفعہ نہیں بلکہ متعدد بار اس کا ذکر فرمایا۔ مسلمانوں نے آپ سے سنا اور آپ کی حیاتِ مبارکہ اور بعد وصال اس پر کلام کیا اپنے رب کے حضور یقین و تسلیم سے اور خود کو ضعیف سمجھتے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَأَنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسْتُمُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمْتُمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ كَذَا وَلِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَأْنَا وَأُمِرْنَا مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمْنَا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَمَا يُقَدَّرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا۔

کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کے علم میں نہ ہو اور اُس نے اُسے اپنی کتاب میں لکھ نہ دیا ہو اور اُس میں تقدیر جاری نہ کر دی ہو اور اس کے ساتھ یہ اُس کی محکم کتاب میں ہے، جس سے وہ اقتباس کرتے اور تم اُسی سے سیکھتے سکھاتے ہو۔ اگر تم کہو کہ اللہ نے ایسی آیت کیوں نازل فرمائی اور ایسا کیوں فرمایا تو اسلاف نے بھی اِسے پڑھا تھا اور تم بھی پڑھتے ہو۔ وہ ان کا صحیح مفہوم جانتے تھے جس سے تم بے بے خبر ہو اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سب کچھ ایک کتاب میں ہے۔ جو اُس نے چاہا مقرر فرما دیا۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا اور ہم اپنی جانوں کے نہ نفع کے مالک ہیں اور نہ نقصان ۔ پھر وہ نیلیوں کی طرف راغب ہوئے اور برائیوں سے ڈرے۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ۔

احمد بن حنبل، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، ابو صخر، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا اہلِ شام سے ایک دوست تھا جو آپ سے خط و کتابت رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر نے اُس کے لیے خط لکھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسئلہ تقدیر میں تمہیں کچھ کلام (انکار) ہے، لہٰذا میرے لیے آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ لِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ۔

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری سے کہا، اے ابو سعید! مجھے بتائیے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان کے لیے پیدا فرمایا تھا یا زمین کے لیے؟ فرمایا، نہیں بلکہ زمین کے لیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر وہ بچے رہتے اور اُس درخت سے نہ کھاتے تب؟ فرمایا کہ انہیں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے اس ارشادِ خداوندی کے متعلق بتائیے: تم اُس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اُسی کو جو جہنم میں جائے گا (۳۷: ۱۶۲، ۱۶۳)۔ فرمایا کہ شیاطین اپنی گمراہی کے جال میں نہیں پھنسا سکتے مگر اُسی کو جس پر اللہ تعالےٰ نے جہنم واجب کر دی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ۔

خالد حذاء نے امام حسن بصری سے ارشادِ باری تعالےٰ :۔ اور اسی کے لیے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے (۱۱ : ۱۱۹) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ انہیں جنت اور انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَائِتِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ۔

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے حسن بصری سے :۔ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں جائے گا (۳۷ : ۶) کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سوائے اس کے جس کا جہنم میں جانا اللہ تعالےٰ نے واجب کر دیا ہو۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری فرمایا کرتے کہ اگر میں آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھے یوں کہنے سے زیادہ پسند ہے کہ معاملہ میرے اختیار میں ہے۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری ہمارے پاس مکہ معظمہ میں آئے۔ اہل مکہ کے فقہاء نے مجھ سے کہا کہ ان سے ایک جلسے کے لیے عرض کروں جس میں وہ ایک روز وعظ فرمائیں۔ انہوں نے ہاں کر لی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے خطاب فرمایا۔ میں نے ان سے بہتر مقرر نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے کہا :۔ اے ابو سعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ شیطان کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے، اسی نے خیر اور شر کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ اللہ تعالےٰ انہیں غارت کرے، کس طرح اس بزرگ پر بہتان باندھتے ہیں۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ۔

حمید طویل نے حسن بصری سے :۔ اسی طرح ہم اس ہستی کو گناہگاروں کے دلوں میں راہ دیتے ہیں (۱۵ : ۱۱) کے متعلق روایت کی کہ شرک کو۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصَّيْدِ عَنِ الْحَسَنِ

محمد بن کثیر، سفیان۔ ایک آدمی، سفیان۔ عبید الصید، امام حسن بصری نے ارشادِ خداوندی :۔ اور حائل کر دیا ان کے اور جو وہ چاہتے ہیں اس کے درمیان ( )

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ۔

کے متعلق فرمایا کہ اُن کے اور ایمان کے درمیان۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجَاءُ ابْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هٰذَا الَّذِي يُذْكَرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا۔

ابنِ عون کا بیان ہے کہ میں شام کی طرف سفر کر رہا تھا تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ رجاء بن حیوۃ تھے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابوعون! لوگ امام حسن بصری سے کیسی باتیں منسوب کر رہے ہیں؟ میں نے کہا:۔ وہ اکثر امام حسن بصری پر تہمت لگاتے رہتے ہیں۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كُذِبَ عَلَى الْحَسَنِ صِنْفَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ أَفْكَرُهُمْ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُثْفِقُوا بِذٰلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا۔

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ایوب کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ امام حسن بصری پر دو قسم کے لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی۔ ایک قدریہ نے کیونکہ اُن کی رائے ایک وہم تھا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایسا کر کے اپنی رائے کو وزنی بنائیں۔ دوسرے اُن لوگوں نے جن کے دلوں میں حضرت امام سے بعض وعناد تھا۔ وہ کہنے لگے:۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا!

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا فِتْيَانٌ لَا تَغْلُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ۔

یحییٰ بن کثیر عنبری کا بیان ہے کہ قرہ بن خالد ہم سے فرمایا کرتے:۔ لڑکو! امام حسن بصری کے متعلق مبالغہ نہ کرنا کیونکہ اُن کی رائے سنت وصواب ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلٰكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةً خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ۔

مؤمل بن اسمٰعیل نے حماد بن زید سے روایت کی ہے کہ ابن عون نے فرمایا:۔ اگر ہم جانتے کہ امام حسن بصری کا ایک لفظ یہاں تک پہنچ جائے گا تو ہم اُن کے رجوع کی تحریر بھی لکھ لیتے اور اُس نے لوگوں کو گواہ بناتے لیکن ہم نے سوچا کہ ایک بات تھی جو نکل گئی، اب کون اُسے اٹھائے

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے مجھ سے فرمایا:۔ اب اِس بارے میں کبھی کچھ نہیں کہوں گا۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ۔

ہلال بن بشر، عثمان بن عثمان، عثمان بتی کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے کسی آیت کی تفسیر نہیں کی مگر تقدیر کو ثابت کرتے ہوئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

احمد بن محمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان ابوالنضر، عبیداللہ بن ابورافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور میرے احکام میں سے اس کے پاس کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہے: ہم نہیں جانتے۔ ہم تو جو اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں اس کی پیروی کریں گے۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

محمد بن صباح بزار، ابراہیم بن محمد۔ محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن جعفر مخرمی اور ابراہیم بن سعد، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ ناقابلِ قبول ہے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین میں سے نہ ہو تو وہ ناقابلِ قبول ہے۔

ف:۔ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ میں چند بدعتیں پیچھے مذکور ہوئیں۔ بعض بدعتوں کا ذکر آگے آرہا ہے۔ ایسی تمام باتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے جو دین میں نئی جاری کی جائیں اور وہ شریعتِ مطہرہ کے اصول یا فروع کے خلاف ہوں یا جس سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ کیونکہ بدعت سنت کی ضد ہے اور ایک کے وجود میں دوسری کا عدم، ایک کے عروج میں دوسری کا زوال ہے۔ مسلمانوں کے لیے سنت کی پیروی اور بدعتوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے کیونکہ سنتوں میں نورانیت اور بدعتوں میں ظلمت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں سنتوں کی محبت اور بدعتوں سے نفرت مرحمت فرمائے، آمین۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ ابْنُ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ ابْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کا بیان ہے کہ ہم دونوں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان حضرات سے تھے جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور نہ ان لوگوں پر حرج ہے جب وہ تمہاری خدمت میں حاضر ہوئے کہ تم انہیں سواریاں دو تو تم نے فرمایا:۔ میں کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کریں۔ (۹:۹۲) پس ہم سلام کرکے عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں زیارت کرنے، عیادت کرنے اور استفادہ کرنے کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ عَلَيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت عرباض نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر دل میں اُتر جانے والی نصیحتیں فرمائیں، جن سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل کانپ اُٹھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی نصیحت معلوم ہوتی ہے لہٰذا ہمیں کوئی وصیت فرمایئے۔ فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور حاکم وقت کے فرماں بردار رہنے کی خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا تو وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت جو رُشد و ہدایت والے ہیں۔ اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں جو نئے کام جاری کیے جائیں اُن سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيْقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

مسدد، یحییٰ، ابنِ جُریج، سلمان بن عتیق، طلق بن حبیب، احنف بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:۔ دین میں جھگڑا ڈالنے والے ہلاک ہو گئے۔

باب ۳۹۴ مَنْ دَعَا اِلٰى لُزُوْمِ السُّنَّةِ۔

جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

علاؤ بن عبدالرحمٰن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ہدایت کی طرف بُلائے تو اُسے بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اُس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اُسے بھی اُتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اُس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَسْأَلَتِهِ۔

عامر بن سعید نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمانوں میں سے وہ شخص بڑا ہی گناہگار ہے جو ایسے کام کے متعلق پوچھے جو حرام نہیں کیا گیا تھا لیکن اُس کے پوچھنے کے باعث لوگوں پر حرام کر دیا جائے۔

باب ۳۹۵ فِي التَّفْضِيلِ۔

فضیلت کا بیان

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔

عثمان بن ابوشیبہ، اسود بن عامر، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، عُبَیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے، پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو چھوڑ دیتے اور اُن میں سے کسی کو فضیلت نہ دیا کرتے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ نَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اُمت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں۔ پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا جَامِعُ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ نَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولُ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت عمر۔ پھر میں ڈرا کہ اگر کہوں پھر کون ہے تو آپ فرمائیں گے کہ حضرت عثمان لہٰذا میں عرض گزار ہوا کہ ابا جان! پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أَرَاهُ يَرْفَعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ۔

محمد فریابی کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان رکھتا ہے اور کہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت کے ان دونوں حضرات سے زیادہ مستحق تھے تو اس نے غلطی پر ٹھہرایا حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور جملہ مہاجرین وانصار کو اور نہیں سمجھتا کہ ایسا کہنے کے ساتھ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ السَّمَّاكِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، قبیصہ، عباد بن سماک کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلفاء پانچ ہیں، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

باب ۳۹۵ فِي الْخُلَفَاءِ۔

خلافت کا بیان

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ فَعَلَا بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأُعَبِّرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ

عُبَیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کیا کرتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ اس رات میں نے خواب میں ابر کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس سے زیادہ اور کم لے رہے تھے اور ایک رسی آسمان سے زمین تک دیکھی۔ پس یا یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جوڑ گئی تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ فرمایا تعبیر بیان کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ جو اس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی نرمی اور حلاوت ہے اور جو زیادہ اور کم لینے والے تھے وہ قرآن کریم سے زیادہ اور کم فیض لینے والے ہیں۔ جو رسی آسمان سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُوْ بِهٖ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا فَقَالَ اَقْسَمْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

زمین تک لٹکی ہوئی تھی تو وہ وہی حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اُسے سنبھالا تو اللہ تعالےٰ آپ کو اٹھائے گا۔ پھر آپ کے بعد دوسرا شخص پکڑے گا تو اُسے اٹھا لیا جائے گا۔ پھر تیسرا شخص پکڑے گا تو اُسے بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر چوتھا شخص اُسے پکڑے گا تو ٹوٹ جائے گی اور اُس کے لیے جُڑ جائے گی تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یارسول اللہ! فرمایئے میں نے درست تعبیر بیان کی ہے یا غلطی کی ہے؟ فرمایا کہ کچھ ٹھیک تعبیر بیان کی ہے اور کچھ غلط۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں قسم دیتا ہوں کہ آپ ضرور بیان فرمائیں کہ میں نے کیا غلطیاں کی ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَاَبٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے بتانے سے انکار کر دیا۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ترازو آسمان سے اتری ہے تو آپ کو اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ حضرت ابوبکر سے وزنی نکلے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر وزنی نکلے اور حضرت عمر و حضرت عثمان کو تولا گیا تو حضرت عمر وزنی نکلے۔ پھر ترازو اٹھا لی گئی پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اَيُّكُمْ رَاٰى رُؤْيَا فَذَكَرَ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی لیکن ناراضگی کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي سَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔

نے اسے پسند نہ فرمایا یعنی برا محسوس کیا اور فرمایا۔ یہ خلافتِ نبوت ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادشاہی دے گا جس کو چاہے۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا نِيَاطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرًا۔

عمرو بن ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آج رات ایک نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ اس نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کا دوسرے سے منسلک ہونا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔

—— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یونس اور شعیب نے بھی لیکن انہوں نے عمرو بن ابان کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

عبدالرحمٰن کے والدِ ماجد نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے دیکھا (خواب میں) کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر کمزوری کے ساتھ پیا۔ پھر حضرت عمر آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو کر پیا۔ پھر حضرت عثمان آئے اور اس کے کناروں سے اچھے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ

علی بن سہل رملی، ولید، سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مکحول نے فرمایا:۔ چالیس روز تک رومی شام میں گھسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ.

رہیں گے۔ دمشق اور عمان کے سوا کسی شہر سے روکے نہیں جا سکیں گے۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ نَا الْوَلِيْدُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُوْلُ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ.

موسیٰ بن عامر المری، ولید، عبدالعزیز بن علاء نے ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلمان کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ نَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ.

ابوالعلاء نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنگوں کے وقت مسلمانوں کا خیمہ اُس جگہ پر ہوگا جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَقْمَأُهَا وَيُفْتِرُهَا إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُشِيْرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ.

عوف کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو تقریر کے دوران کہتے ہوئے سنا:۔ بیشک اللہ تعالےٰ کے نزدیک حضرت عثمان کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور پڑھ کر اُس کی تفسیر کی:۔ جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور کافروں سے تجھے پاک کروں گا (۳: ۵۵) اور اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور شام والوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ رَسُوْلُ أَحَدِكُمْ فِيْ حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيْفَتُهُ فِيْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلٰوةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُوْنَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحٰقُ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتّٰى قُتِلَ.

ربیع ابنِ خالد ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اُس نے اپنے خطبے میں کہا:۔ تم میں سے کسی کا قاصد جو اُس کے کام آتا ہو اُس کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے یا وہ جو اُس کے گھر بار میں اُس کا نائب ہو؟ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ پر اللہ تعالےٰ کا حق ہے کہ تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں اور اگر مجھے کچھ ایسے لوگ مل جائیں جو تیرے خلاف جہاد کریں تو میں بھی اُن کے ساتھ تیرے خلاف جہاد کروں۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا:۔ پس جماجم میں اُس نے لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے:۔ اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِيَ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللَّهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِيَ مِنَ اللَّهِ حَلَالًا وَبَاعَيْرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعَمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا نَهْجَرٌ مِنْ نَهْجِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَيْرِي مِنْ هُذَيْلٍ الْحُمَرَاءِ يَزْعَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللَّهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

خدا کی قسم اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے ایک دروازے سے نکلیں اور وہ مسجد کے دوسرے دروازے سے نکل جائیں تو ان کے خون اور مال میرے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم، اگر میں مضر کی جگہ ربیعہ کو پکڑ لوں تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ میرے لیے حلال ہے۔ عبدِ ہذیل (حضرت عبداللہ بن مسعود) کی طرف سے میرے پاس کون عذر کرے گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کی قرأت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کی قسم، وہ نہیں ہے مگر اعرابیوں کے گانوں کے گانا اور اسے اللہ نے اپنے نبی پر نازل نہیں فرمایا۔ اور ان عجمیوں کی طرف سے میرے پاس کون عذر کرے گا۔ جن میں سے ایک یہ گمان رکھتا ہے کہ پتھر ماروں اور دیکھوں کہ پتھر کہاں گرتا ہے۔ ایسی بات ہوئی تو خدا کی قسم، میں انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اعمش سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا:۔ خدا کی قسم، میں نے بھی اس سے یہی سنا ہے۔

ف:۔ امام ابوداؤد نے حجاج بن یوسف کے مظالم کو کتاب السنۃ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس کے ظلم و ستم طریقۂ رسول سے انحراف کرنے کے باعث تھے۔ فتنۂ حجاج بھی بہت بڑا فتنہ تھا جس نے ملتِ اسلامیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کتنے ہی بزرگوں پر اس ظالم نے ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ غرضیکہ وہ بہت بڑا فتنہ پرور تھا اور اس کا طرزِ عمل سراسر گمراہی و بدعت تھا جس کی مسلمانوں میں نہ پہلے مثال پائی گئی اور نہ اسلام ایسی حرکتوں کی اجازت دیتا ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هُذَا الْحُمَرَاءُ هُبَّرٌ هُبَّرٌ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ قَدْ قَمَصَتْ عَصًا عَصًا لَأَذَرَتْهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ ان عجمی لوگوں کو بوٹی بوٹی کر دیا جائے۔ خدا کی قسم اگر میں لکڑی پر لکڑی ماروں تو انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا خَلِيفَةَ اللَّهِ وَصَفِيَّهُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَ

قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک سلیمان اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ تو اس نے خطبہ پڑھا۔ پس ابوبکر بن عیاش کی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا:۔ اللہ کے خلیفہ اور اس کے صفی عبدالملک بن مروان کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرَ عَشْرًا وَعُثْمَانَ اثْنَيْ عَشَرَ وَعَلِيٍّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ۔

سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خلافت نبوت کے تیس سال ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنا ملک دیتا ہے جس کو چاہے۔ سعید کا بیان ہے کہ حضرت سفینہ نے مجھ سے فرمایا:۔ جوڑتے جاؤ کہ دو سال حضرت ابوبکر کے، دس سال حضرت عمر کے، بارہ سال حضرت عثمان کے اور اتنے سال حضرت علی کے۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سفینہ سے گزارش کی کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ بنی زرقار یعنی بنی مروان جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَثِمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ أَثِمَ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَنَكَأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْأَشْجَعِيُّ

محمد بن علاء ابن ادریس، حصین، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم مازنی ——— نیز سفیان، منصور، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے:۔ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ:۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اشجعی، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابن حبان نے عبداللہ بن ظالم

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ بِاِسْنَادِهٖ۔

سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ قَالُوْا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوْا مَنْ هُوَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ۔

عبدالرحمٰن بن اخنس مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ پس حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے دوں، لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ کون ہے؟ یہ خاموش رہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ سعید بن زید ہے۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ نَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنّٰى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ رِبَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَعِنْدَهٗ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَجَآءَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهٖ وَحَيَّاهُ وَاَقْعَدَهٗ عِنْدَ رِجْلِهٖ عَلَى السَّرِيْرِ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يُقَالُ لَهٗ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهٗ وَسَبَّ فَسَبَّ فَقَالَ سَعِيْدٌ مَنْ يَسُبُّ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ اَلَا اَرٰى اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّوْنَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَرَاٰنِيْ لَغَنِيٌّ اَنْ اَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْاَلُنِيْ عَنْهُ غَدًا اِذَا لَقِيْتُهٗ

رباح بن حارث کا بیان ہے کہ میں فلاں کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کوفہ ان کے پاس تھے تو حضرت سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف لے آئے تو انہوں نے مرحبا کہا اور خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے پیروں کے پاس تخت پر بٹھا لیا۔ پس اہل کوفہ سے ایک شخص آیا جس کو قیس بن علقمہ کہا جاتا تھا اور اس کا استقبال کیا۔ اس نے سب وشتم کیا۔ حضرت سعید نے فرمایا:۔ یہ کس کو گالیاں دیتا ہے؟ کہا کہ حضرت علی کو برا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کے پاس برا بھلا کہا جائے۔ پھر آپ نہ اسے منع کریں اور نہ روکیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ ملاقات کے وقت حضور کل مجھ سے پوچھیں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر جنتی ہیں عمر جنتی ہیں۔ اور باقی حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

معناً بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ اُن میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں چہرہ غبار آلود ہونا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے خواہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

ف:۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں، اُن کا ارشادِ گرامی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں اگر کسی صحابی کے چہرے پر گرد پڑی تو اس کا انہیں اتنا ثواب ملے گا کہ دوسرے لوگوں کو ساری عمر کی نیکیوں پر بھی نہیں ملتا خواہ اُس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی کیوں نہ ہو۔ جائے غور ہے کہ صحابہ کرام کو اُن کی نیکیوں اور شمع ہدایت پر پروانہ وار نثار ہونے کا کتنا ثواب ملے گا، اس کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؛ دریں حالات اُن بزرگوں کے مقام و منصب کا ادراک ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرات آسمانِ ہدایت کے شمس و قمر بنا دیئے گئے تھے۔ اُن بزرگوں کی شان میں کیا خوب کہا گیا ہے:۔

؎ خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے ✤ کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

مسدد، یزید بن زُریع ——— مسدد، یحییٰ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا:۔ اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُن میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ ——— احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ موسیٰ رازی نے کہا کہ شاید اسی لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى فَلَعَلَّ اللّٰهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

اللہ تعالےٰ نے۔ ابنِ سنان راوی نے کہا:۔ اللہ تعالےٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرما دیا تھا کہ جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَتَاهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے۔ پس آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔ عروہ بن مسعود آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ جب بھی وہ بات کرتا تو حضور کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ ہاتھ میں تلوار لے کر کھڑے تھے اور اُن کے سر پر مغفر (خود) تھا۔ اِنہوں نے اُس کے ہاتھ پر تلوار کی کاٹھی ماری اور فرمایا:۔ ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھا کر کہا:۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا:۔ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ مَوْلٰى اٰلِ جَعْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ تَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ.

ابو خالد مولیٰ آلِ جعدہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اُس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر اے ابو بکر! میری اُمت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْاَقْمَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ

عبداللہ بن شقیق عقیلی نے حضرت عمر کے مؤذن اقرع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُستف نامی پادری کے پاس بھیجا۔ پس میں اُسے بلا کر لایا تو حضرت عمر نے اُس سے فرمایا:۔ کیا کتاب میں تم

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا قَالَ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدْأَ حَدِيدٍ قَالَ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَا دَفْرَاهُ يَا دَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يَسْتَخْلِفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّفْرُ النَّتْنُ۔

میرا ذکر پاتے ہو؟ کہا کہ میں آپ کو قرنٌ پاتا ہوں حضرت عمر نے اُس پر دُرّہ اٹھایا اور فرمایا:۔ قرنٌ کیا؟ اُس نے کہا: قرنٌ سے مراد ہے مضبوط، امانت دار اور سخت مزاج۔ فرمایا کہ جو میرے بعد آئے گا اُسے تم کیسا پاتے ہو؟ کہا کہ میں انہیں نیک خلیفہ پاتا ہوں مگر وہ اپنے قرابت داروں پر بہت ایثار کریں گے۔ حضرت عمر نے تین دفعہ کہا:۔ اللہ تعالےٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے۔ فرمایا کہ جو اُن کے بعد آئے گا اُسے تم کیسا پاتے ہو؟ کہا کہ لوہے سے لگا ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا:۔ ارے بدبودار! عرض گزار ہوا کہ اے امیرالمؤمنین! وہ خلیفہ نیک آدمی ہیں لیکن انہیں ایسے وقت خلیفہ بنایا جائے گا جب تلوار کھینچی ہوئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الدفر بدبو کو کہتے ہیں۔

باب ۳۹۷ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ۔

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اُمت کے لیے بہتر زمانہ وہ ہے جن لوگوں کے اندر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک ہیں۔ پھر وہ لوگ جو اُن سے نزدیک ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے اور اُن سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی اور نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے اور اُن پر موٹاپا چھا جائے گا۔

باب ۳۹۸ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بُرائی کرنے کی ممانعت

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مُد یا نصف مُد کے ثواب کو نہیں پہنچے گا۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمُعَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ اَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَاْتُوْنَ سَلْمَانَ وَيَذْكُرُوْنَ لَهٗ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُوْلُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَاَتٰى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِيْ مُبْقَلِهٖ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَدِّقَنِيْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْمَانُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَيَرْضٰى فَيَقُوْلُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَمَا تَنْتَهِيْ حَتّٰى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتّٰى تُوْقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ سَبَبْتُهٗ سَبَّةً اَوْ لَعَنْتُهٗ لَعْنَةً فِيْ غَضَبِيْ فَاِنَّمَا اَنَا مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ اَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُوْنَ وَاِنَّمَا بَعَثَنِيْ

عمرو بن ابو قرہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدائن میں تھے تو وہ ایسی باتوں کا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے غصے میں کہی تھیں۔ بعض لوگ جنہوں نے حضرت حذیفہ سے وہ باتیں سنیں وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ انہیں حضرت حذیفہ کے بیانات بتائیں۔ حضرت سلمان کہہ دیتے کہ حضرت حذیفہ ہی بہتر جانیں جو وہ کہتے ہیں۔ پس وہ یہ بتانے کے لیے حضرت حذیفہ کی طرف لوٹے کہ ہم نے آپ کی باتوں کا حضرت سلمان سے ذکر کیا لیکن انہوں نے نہ آپ کی تصدیق کی اور نہ تکذیب۔ پس حضرت حذیفہ خود حضرت سلمان کے پاس آئے جبکہ وہ اپنے سبزیوں کے کھیت میں تھے اور کہا:۔ اے سلمان! آپ کو میری تصدیق کرنے سے کیا چیز روکتی ہے جبکہ میں نے یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں! حضرت سلمان نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ناراض بھی ہوا کرتے اور ناراضگی میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے اور راضی بھی ہوتے اور خوشی میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے۔ آپ شاید اُس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک بعض صحابہ کی انتہائی محبت لوگوں کے دلوں میں نہ ڈال دیں اور بعض کی نفرت اور یوں اختلاف وجدائی واقع ہو جائے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا:۔ جس شخص کو میں نے بُرا بھلا کہا ہو یا غصے میں اس پر لعنت کی ہو، تو میں بھی حضرت آدم کی اولاد ہوں اور ناراض ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں کیونکہ مجھے تمام جہانوں کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَوٰةً يَوْمَ
وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ۔

رحمت بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! اُسے قیامت کے روز اُن کے لیے رحمت بنا دینا۔ لہٰذا آپ ایسے بیانات سے رُک جائیں ورنہ میں حضرت عمر کے لیے لکھ دوں گا۔

بَابٌ ۳۹ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعَثَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی علالت نے شدت اختیار کی تو چند مسلمانوں کے ساتھ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بُلایا۔ فرمایا کسی سے کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں میں موجود تھے اور حضرت ابوبکر موجود نہ تھے۔ پس میں نے کہا:۔ اے عمر! کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھایئے۔ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کی آواز سُنی کیونکہ حضرت عمر بلند آواز تھے۔ فرمایا، ابوبکر کہاں ہیں؟ کیونکہ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر کو بُلایا گیا۔ وہ اس کے بعد آئے کہ حضرت عمر نماز پڑھا چکے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ فُدَيْكٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اطَّلَعَ رَأْسُهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَا لَا لَا يُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ

احمد بن صالح، ابنِ فُدیک، موسیٰ بن یعقوب، عبدالرحمٰن بن اسحاق، ابنِ شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کو یہ واقعہ بتاتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سُنی۔ حضرت ابن زمعہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم باہر تشریف لانے لگے یہاں تک کہ سر مبارک حجرے سے باہر نکال کر فرمایا:۔ نہیں نہیں نہیں، لوگوں کو ابن ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق) نماز پڑھائیں۔ یہ آپ غصے میں فرما رہے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذٰلِكَ مُغْضِبًا۔

ف:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے برحق خلیفہ رسول بلافصل ہونے کے بیشمار دلائل و شواہد ہیں جن میں سے ایک یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض کے اندر نماز میں مسلمانوں کی امامت کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق کو کھڑا کیا اور اس کام کے لیے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی منظور نہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو بلافصل خلیفہ تسلیم نہ کرنا یا امتِ محمدیہ کے کسی بھی فرد کو اُن سے افضل جاننا بہت بڑی گمراہی اور سراسر بدعت ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

باب ۳۹ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ۔

بوقتِ فتنہ خاموش رہنے کی دلیل

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ۔

مسدّد اور مسلم بن ابراہیم، حمّاد، علی بن زید، حسن، حضرت ابوبکرہ ـــــ محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث، حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعے میری اُمت کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔ حمّاد سے مروی ہے کہ شاید اللہ تعالےٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ۔

ہشام نے محمدؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو مگر میں اُس سے ڈرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُس سے تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ ضَبِيعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْصَارِكُمْ

اشعث بن سُلیم نے ابوبُردہ سے روایت کی ہے کہ ثعلبہ بن ضُبیعہ نے فرمایا:۔ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا:۔ میں اُس آدمی کو جانتا ہوں جس کو فتنے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہم باہر نکلے تو ایک خیمہ لگا ہُوا تھا۔ ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت محمد بن مسلمہ تھے۔ ہم نے اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا:۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى تَنْجَلِيَ عَنَّا انْجَلَتْ.

کوئی چیز میرا گھیراؤ کرے، یہاں تک کہ شہر فتنوں سے پاک ہو جائیں۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ.

مسدد، ابوعوانہ، اشعث بن سلیم سے حضرت ضبیعہ بن حصین ثعلبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسے معنًا روایت کیا ہے۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ أَعَهِدَ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ قَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لٰكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ.

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا یہ سفر (بجانب حضرت معاویہ) کرنا، کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا تھا یا یہ آپ کی رائے گرامی ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ میری اپنی رائے ہے۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ.

ابو نضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمانوں کے آپس میں قتال کرنے کے وقت ایک فرقہ نکلے گا جو فریقین کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

باب ۷۰۱ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ.

عمرو ابن یحییٰ کے والدِ ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انبیائے کرام میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو چن لیا تھا۔ پس ایک مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ فِيْ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَدِيْثُ ابْنِ يَحْيٰى اَتَمُّ۔

فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اُس وقت حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا اُن میں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ مستثنیٰ رکھے گا ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيْدُ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

عبداللہ بن فروخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں حضرت آدم کی ساری اولاد کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

ابو العالیہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، اسمٰعیل بن ابو حکیم، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرمایا کرتے:۔ کسی نبی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

زیاد بن ایوب، عبداللہ بن ادریس، مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہا:۔ اے ساری مخلوق سے بہتر! رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيْرِيُّ الْمَعْنٰى

محمد بن متوکل عسقلانی، مخلد بن خالد شعیری، عبدالرزاق، معمر، ابن ابی ذئب، سعید بن ابو سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِيْ اَتُبَّعٌ لَعِيْنٌ هُوَ اَمْ لَا وَمَا اَدْرِيْ اَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ اَمْ لَا.

تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ تبع لعین ہے یا نہیں اور میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ حضرت عزیز نبی تھے یا نہیں۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِيْ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ.

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ میں حضرت ابن مریم سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں کیونکہ سارے نبی علاتی بھائی ہیں نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا۔

باب ۴۰۲۔ فِي رَدِّ الْاِرْجَاءِ۔

مرجیہ فرقے کا رد

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، سہیل بن ابوصالح، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور سب سے چھوٹی بات یہ ہے کہ ہڈی وغیرہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے اور شرم و حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ف:۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمالِ صالحہ ایمان میں داخل نہیں ہیں بلکہ ایمان الگ چیز ہے اور اعمالِ صالحہ الگ ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ مذکور ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہاں ہر جگہ ایمان اور اعمال صالحہ کے درمیان اضافت ہے جو مغایرت کے لیے ہیں ہاں اعمالِ صالحہ ایمان کے ثمرات ہیں اور ان سے ایمان کو تقویت ملتی ہے جبکہ برے کاموں سے ایمان کمزور ہوتا ہے۔ مرجیہ ایک گمراہ فرقہ ہوا ہے جس کا عقیدہ تھا کہ کوئی برے سے برا عمل ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا، لہٰذا اعمالِ صالحہ کی ایمان کو ضرورت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں بعض اعمالِ صالحہ کا ذکر کیا کہ ان سے ایمان کو فائدہ اور تقویت پہنچتی ہے اور اس سے خود بخود مرجیہ فرقے کا رد ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔

ایمان رکھنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے (اگر وہ میسر آئے تو) خمس ادا کرنا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ۔

محمد بن سلیمان انباری اور عثمان بن ابوشیبہ، وکیع، سفیان سماک، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے؛ پس اللہ تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی:۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے.... (۲: ۱۴۳)۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

مؤمل بن الفضل، محمد بن شعیب بن شابور، یحییٰ بن حارث قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے عداوت رکھے، اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے دینے سے ہاتھ روکے، اُس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّلَا دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے عقل و دین میں ناقص اور سمجھ دار کو بھی بے سمجھ بنا دینے والا تم (عورتوں) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے عقل و دین کی کمی کیا ہے؟ فرمایا کہ تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

الدِّيْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَاَمَّا نُقْصَانُ الدِّيْنِ فَاِنَّ اِحْدٰىكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيْمُ اَيَّامًا لَا تُصَلِّيْ۔

مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین میں کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض کو رمضان کے روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا ہوتا ہے۔

باب ۲۰۳ اَلدَّلِيْلُ عَلَى الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ۔

ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کی دلیل

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ان ایمان والوں کا ایمان کامل ہے جن کا اخلاق اچھا ہے۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنٰى قَالَا اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَسْمًا فَقُلْتُ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ اَوْ مُسْلِمٌ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُبَّ عَلٰى وَجْهِهِ۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق ـــ ابراہیم بن بشار، سفیان معمر، زہری، عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ فلاں کو بھی دیجئے کہ وہ مومن ہے یا مسلم کہا۔ فرمایا کہ میں جس شخص کو مال دیتا ہوں تو وہ مجھے دوسرا سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا بلکہ اس ڈر سے دیتا ہوں کہ وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گر جائے۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاُعْطِي رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يَكُبُّوْا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کچھ آدمیوں کو مال دیا اور ان میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی عطا نہ فرمایا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ بھی نہیں دیا حالانکہ وہ بھی صاحب ایمان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سعد نے تین دفعہ مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے یا مسلم ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے ان میں زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ میں انہیں مال نہیں دیتا مگر اس ڈر سے کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں گر جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا قَالَ تَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں (۴۹/۱۴) فرمایا، تم دیکھتے ہو کہ اسلام زبان سے کہنا ہے اور ایمان عمل کرنا ہے۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

واقد بن عبداللہ کے والدِ ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ (یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے لگو)۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرَ۔

عثمان بن ابو شیبہ، جریر، فضیل بن غزوان، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے تو فبہا ورنہ یہ (کافر کہنے والا) کافر ہو جائے گا۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خُلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خُلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں تو وہ خالص منافق ہے۔ جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہوئی تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ وہ خصلتیں یہ ہیں:۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جب معاہدہ کرے تو توڑ دے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

ابو صالح انطاکی، ابو اسحاق فزاری، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زنا کرتے وقت زانی مومن نہیں ہوتا اور چوری کرتے وقت چور مومن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت شرابی مومن نہیں ہوتا اور اس کے بعد توبہ اس کے سامنے موجود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَا الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔

اسحاق بن سُوَید رملی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن الہاد، سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اُس سے نکل کر اُس کے اُوپر ابر کے ٹکڑے کی طرح سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے تو ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پارہ ـــــ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۴۰۴ فِي الْقَدَرِ

تقدیر کا بیان

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ۔

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد ماجد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، قدریہ اس امّت کے مجوس ہیں اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔

انصار کے ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں مجوسی ہوتے تھے اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو کہیں گے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں۔ اُن میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہونا اور جو ان میں سے بیمار پڑے اس کی عیادت نہ کرنا، وہ دجّال کے ساتھی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں دجّال کے ساتھ ملا دے۔

ف۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منکرینِ تقدیر کو اس اُمّت کے مجوسیوں میں شمار کیا ہے اور اُنہیں دجّال کا گروہ بتایا ہے۔ اُنہیں دجّال کا ساتھی بتانے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہر فرقہ ساز بہت بڑا دھوکے باز یعنی دجّال ہے۔ اور وہ لوگ بھی تو اپنے فرقہ بنانے والے کے ہمنوا، عقیدت مند اور ساتھی تھے۔ جیسے آج بھی موجودہ فرقے والوں کو اپنے اپنے سرغنوں سے عقیدت ہے اور سمجھتے ہیں کہ اسلام کو اگر صحیح معنوں میں کسی نے سمجھا تو بس وہ ہمارے ہی فلاں مقتدا نے سمجھا ہے، اسی طرح سابقہ فرقوں والے سمجھتے ہوں گے۔ لہٰذا انہیں دجّال کے ساتھی کہا گیا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر فرقہ والے بدعتی، گمراہ اور طریقۂ رسول کے خلاف ہیں۔ اسی لیے تو انہوں نے بعض فرقوں کا کتاب السنّہ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا نَا عَوْفٌ نَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ نَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

قسامہ بن زہیر نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کی ایک مشت خاک سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پس اولادِ آدم اپنی اپنی مٹی کے مطابق سفید، سرخ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ بَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى وَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَالْاَخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ۔

سیاہ ہوتے ہیں نیز کوئی نرم کوئی سخت، کوئی ناپاک اور کوئی پاک ہوتا ہے بَیْنَ ذٰلِکَ کا لفظ حدیثِ یحییٰ کا ہے اور یہ حدیث یزید بن زریع کے لفظوں میں پیش کی گئی ہے۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ كُتِبَتْ سَعِيْدَةً اَوْ شَقِيَّةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَوَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُوْنَنَّ اِلٰى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِلشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمان سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہو کر بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ نے چھڑی زمین پر ماری اور پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک فرد یا کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا دوزخ یا جنت میں ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہوگا۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! در ریں حالات کیا ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل نہ چھوڑ دیں، کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ نیک بختی کی طرف چلا ہی جائے گا اور جو بد بخت ہے وہ بد بختی کی طرف جا کر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے۔ جو نیک بخت ہے اس کے لیے نیک بختی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں: "تو وہ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی بات کو سچ مانا۔ بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اُسے دشواری مہیا کر دیں گے۔" (۹۲، ۵ تا ۱۰)

ف: بندوں نے جو کچھ دنیا میں کرنا تھا پروردگارِ عالم نے اُسے اپنے علم سے دیکھ کر لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ بندے اپنے طور پر عمل کر رہے ہیں، لیکن جو انہوں نے کرنا تھا وہ خدائے علیم و خبیر کے علم میں اُن کے کرنے سے پہلے بھی موجود تھا اور وہی لکھ بھی دیا گیا تھا۔ اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو کچھ خدا نے لکھ دیا ہے وہی بندوں کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جو بندوں نے کرنا تھا وہ خدا نے اپنے علم سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

دیکھ کر قبل از وقوع لکھ دیا تھا اور اُسی کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس مسئلے میں بس اتنا اجمالی عقیدہ ہی کافی ہے زیادہ کریدنے میں گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لیے اس مسئلے میں زیادہ کریدنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرُ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ ذَهَبًا مِثْلَ أُحُدٍ فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جس نے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کی وہ بصرہ کا معبد جہنی تھا۔ پس میں اور حمید بن عبدالرحمان حمیری حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے۔ ہم نے کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صاحب ملے تو ان سے دریافت کریں گے جو یہ قدریہ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ پس میں نے اور میرے ایک ساتھی نے اُن کا راستہ روک لیا یہ سمجھ کر کہ میرا ساتھی مجھے کلام کرنے دے گا، عرض گزار ہوا: اے ابوعبدالرحمان! ہمارے سامنے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں۔ جو قرآن مجید پڑھتے ہیں، اور علمی باریکیاں نکالتے ہیں، اُن کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور سب کچھ خود بخود ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اُن سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میں خود اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے لاتعلق ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی عبداللہ قسم یاد کیا کرتا ہے۔ اگر اُن میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو جسے راہِ خدا میں خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمیں ایک شخص نظر آیا جس کے کپڑے خوب سفید اور بال بڑے کالے تھے۔ اس پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی اُسے جانتا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ٹیک دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر عرض گزار ہوا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک اللہ محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم میں جانے کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ خود پوچھ رہا ہے اور خود تصدیق کر رہا ہے عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام کے متعلق بتائیے فرمایا کہ تم اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اسکے رسولوں کو اور آخری دن کو اور اچھی بُری تقدیر کو اس نے کہا، آپ نے سچ فرمایا۔ اُس نے کہا کہ مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے قیامت کے متعلق بتائیے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس کے متعلق پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا عرض گزار ہوا کہ مجھے اسکی نشانیاں بتا دیجئے فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تم ننگے بدن والے غریبوں، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ عالی شان مکانات میں رہیں گے پھر وہ چلا گیا تو میں تین ساعت رہا پھر آپ نے فرمایا کیا تم سائل کے متعلق جانتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

یعلی بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے تو ہم نے اُن سے تقدیر کا ذکر کیا اور جو کچھ لوگ اُس کے متعلق کہتے ہیں۔ پس اُنہوں نے اُسی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی فرمایا:۔ مزینہ یا جہینہ کا ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم کس لیے عمل کریں؟ کیا یہ سمجھ کر کہ سب کچھ تقدیر میں ہے یا یہ سمجھ کر کہ خود بخود ہو جاتا ہے؟ فرمایا کہ سب کچھ تقدیر سے ہے وہ یا لوگوں میں سے کوئی اور شخص عرض گزار ہوا کہ دریں حالات ہم عمل کس لیے کریں؟ فرمایا کہ جنتیوں کے لیے اہل جنت والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخیوں کے لیے اہلِ جہنم والے آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

ف - یہ سمجھنا کہ جب تقدیر لکھی جا چکی اور ہمارا جو انجام ہونا ہے تو اب عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جنت یا دوزخ جس میں جانا ہے آخر کار اُسی میں جائیں گے خواہ عمل کچھ بھی ہوں۔ اس خیال سے صحابہ کرام کو منع فرما دیا گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ عمل نیک کیے جاؤ اور خدا سے جنت مانگتے رہو باقی جس کا جو ٹھکانا ہے وہی راستہ اُس کے لیے آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُوْدَاوٗدَ عَلْقَمَةُ مُرْجِيٌّ۔

محمود بن خالد، فریابی، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ نے ابن یعمر سے اس حدیث کو کمی بیشی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ (اس اسناد میں) علقمہ بن مرثد مرجیہ ہے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دَكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ حَتّٰى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوذرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھا کرتے تو نیا شخص جو آتا وہ پہچان نہ سکتا یہاں تک کہ پوچھتا۔ پس ہم نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ ہم آپ کے جلوہ افروز ہونے کے لیے ایسی جگہ بنادیں کہ انجان بھی آتے ہی پہچان لے۔ پس ہم نے آپ کے لیے مٹی کا چبوترہ بنا دیا تو آپ اُس پر رونق افروز ہوتے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے۔ اور مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص آیا جس کی انہوں نے شکل وصورت بیان کی اور اس نے مجلس کے ایک جانب سے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ! آپ پر سلام ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ابن الدیلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے دل میں تقدیر کے متعلق شبہ واقع ہو گیا ہے تو مجھ سے کچھ فرمایئے کہ شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے دل سے دور فرما دے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو اُس نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا اور اگر اُن پر رحم فرمائے تو وہ ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا جب تم تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اور یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں بلاوہ رُکنے والا نہ تھا اور جو نہیں بلاوہ ملنے والا نہ تھا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَعَالٰی مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْكَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اگر اس کے سوا عقیدے پر تم مر گئے تو جہنّم میں داخل ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنْ اَبِيْ حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ لِاِبْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ حَتّٰی تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اُكْتُبْ فَقَالَ رَبِّ وَمَاذَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ عَلٰی غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

ابو حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! تم حقیقی ایمان کی حلاوت کبھی نہ پاؤ گے جب تک یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ رُکنے والا نہ تھا۔ اور جو تمہیں نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ، وہ عرض گزار ہوا کہ اے رب! میں کیا لکھوں؟ فرمایا کہ قیامت تک جو چیزیں ہوں گی سب کی تقدیریں لکھ دے۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس کے سوا عقید پر مرا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنٰی قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ التَّوْرَاةَ تَلُوْمُنِيْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ

مسدد، سفیان ـــــ احمد بن صالح، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ اے حضرت آدم! آپ ہم سب کے باپ ہیں لیکن آنجناب نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے فرمایا۔ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور اپنے دستِ مبارک سے آپ کے لیے توریت لکھی، آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے چالیس سال پہلے میرے لیے لکھ دی تھی۔ پس حضرت آدم غالب رہے حضرت موسیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اٰدَمُ مُوسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ وَ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى قَالَ يَا رَبِّ اَرِنَا اٰدَمَ الَّذِيْ اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَرَاهُ اللّٰهُ اٰدَمَ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَقَالَ اٰدَمُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ الَّذِيْ نَفَخَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ وَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ اَنْتَ نَبِيُّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الَّذِيْ كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ رَسُوْلًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَمَا وَجَدْتَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِمَ تَلُوْمُنِيْ فِيْ شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ الْقَضَآءُ قَبْلِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

پر ـــــ احمد بن صالح، عنبسہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے سنا ہے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! ہمیں حضرت آدم دکھائیے جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم دکھائے۔ کہا کہ آپ ہم سب کے باپ حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا، ہاں کہا کہ آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح پھونکی اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا؟ کہا ہاں۔ کہا تو کیا بات ہوئی کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا؟ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ کون ہیں؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہ تھا؟ کہا ہاں۔ کہا کیا آپ نے پایا کہ یہ بات میری پیدائش سے بھی پہلے کی کتاب میں تھی؟ کہا، ہاں۔ کہا تو اس بات پر مجھے کیوں ملامت کرتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا تھا؟ اس سے حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب میرا شجر ممنوعہ کے درخت سے پھل کھانا علم الٰہی میں موجود تھا اور اُسے لوحِ محفوظ میں لکھ بھی دیا تو علم الٰہی کے خلاف کس طرح ہو سکتا تھا؟ اس کی حضرت آدم علیہ السلام نے خود حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق مثال بیان فرمائی کہ جیسے آپ کے متعلق علم الٰہی میں تھا کہ آپ سے پروردگارِ عالم کلام فرمائے گا اور آپ کو توریت دے گا۔ چنانچہ جو آپ کے متعلق علم الٰہی میں تھا وہی وقوع پذیر ہوا۔ اسی طرح جو میرے متعلق علم الٰہی تھا اُسی کے مطابق وقوع میں آیا۔ اس میں مجھ پر کیا الزام ہے؟ قرآنِ مجید میں پروردگارِ عالم نے بھی اس بات پر حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں بلکہ شیطان کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ (۲/۳۶)

تو شیطان نے اُن دونوں کو لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اُنہیں الگ کر دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

دوسرے مقام پر خدائے علیم وخبیر نے حضرت آدم علیہ السلام کی صفائی بیان کرتے ہوئے فرمایا :۔
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو
عَزْمًا ۝ (۲۰ : ۱۱۵) وہ بھول گیا اور ہم نے اسکا قصد نہ پایا۔

اس آیت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے شجرِ ممنوعہ کا پھل بھول چوک کر کھالیا تھا جبکہ کھانے کا اُن کا کوئی ارادہ سرے سے تھا ہی نہیں۔ اگر اُن کا ذرا سا ارادہ بھی ہوتا تو وہ علم الٰہی میں ضرور آتا لیکن جب پروردگارِ عالم نے بھی اُن کا یہ ارادہ نہ پایا تو حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر کوئی الزام رہا ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہوا وہ حکمت ومشیتِ الٰہیہ کے تحت ہوا جس کا راز وہ خود جانے۔ عام محاورے کے طور پر اس آیت کا یہی مفہوم ہر قاری کے ذہن میں آتا ہے۔ یہی مفسرین کرام نے بتایا اور اپنے اسلاف سے نقل کرتے آئے ہیں۔ عام بول چال کا بھی یہی دستور ہے مثلاً کوئی روزہ دار بھول کر پانی پی لے تو کہا جاتا ہے کہ وہ بھول گیا حالانکہ اس کا یہ ارادہ نہ تھا یعنی پانی پینے کا ارادہ نہ تھا۔ یعنی جو کام کیا ہے اُسی کے متعلق عدم ارادہ مراد ہوتا ہے۔ دریں حالات حضرت آدم علیہ السلام جو روزہ دار کی نسبت لاکھوں گنا حکمِ الٰہی کی زیادہ پیروی کرنے والے تھے یقیناً اُن کے متعلق ہر صاحب ایمان یہی کہے گا کہ شجرِ ممنوعہ سے پھل کھانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اور وہ ارادہ کر بھی کیسے سکتے تھے۔ جبکہ منصب نبوت پر سرفراز تھے، سر پہ تاجِ خلافت تھا، علم الاسماء سے

اس کے برعکس جو شیطان کی طرح حضرات انبیائے کرام کی توہین وتنقیص کو اپنا شیوہ بنائے وہ اس آیت کا مفہوم اپنے من بھاتے قالب میں ڈھالے گا۔ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی ایسے ہی ایک قالب میں آیت کے مفہوم کو ڈھالتے ہوئے لکھا ہے : "جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر اس آیت کو پڑھے گا اُس کے ذہن میں پہلا مفہوم یہی آئے گا کہ "ہم نے اُس میں اطاعتِ امر کا عزم یا مضبوط ارادہ نہ پایا" دوسرا مفہوم اس کے ذہن میں اُس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کو نامناسب سمجھ کر آیت کے کسی اور معنی کی تلاش شروع نہ کر دے" (تفہیم القرآن، جلد سوم، ص ۱۲۱) ـــــ ۲ پچھلے صفحے پر مودودی صاحب اسی سلسلے میں یہ بھی لکھ چکے ہیں : "اس کے بجائے اُس کی نافرمانی کا سبب یہ تھا کہ اُس نے ہمارا حکم یاد رکھنے کی کوشش نہ کی (ص ۱۲۰)۔

دیکھو تو دلفریبیٔ اندازِ نقشِ پا موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی

صفحہ ۱۲۱ کی عبارت کے مطابق مودودی صاحب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا بڑی مناسب بات ہے اسی لیے صفحہ ۱۲۰ پر انہوں نے صاف لکھ دیا کہ حضرت آدم نے خدا کا حکم یاد رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ مودودی صاحب تو خیر بڑے اُونچے پائے کے پارسا اور خدا کے سارے احکام کو نہ صرف یاد رکھنے والے بلکہ یاد رکھوانے والے تھے لیکن اس تصریح کے مطابق آدم علیہ السلام تو میدانِ عمل میں جماعتِ اسلامی کے صالحین میں سے کسی ایک فرد کے مقابلے کے بھی نہ نکلے۔ آخر یہ حضرات عمل کریں یا نہ کریں لیکن خدا کے احکام کو یاد تو رکھتے ہیں۔ دریں حالات چاہیے تو یہ تھا کہ ان صالحین میں سے نبوت و خلافت کا تاج ہر ایک کے سر پہ سجایا جاتا اور ہر ایک کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا جاتا کیونکہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہتر ثابت ہو رہے ہیں اگرچہ انہوں نے اپنی زبان سے اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ نہیں کہا۔ اُمید ہے کہ اب مودودی صاحب نے صالحین کو اُن کے حق سے محروم رکھنے کے خدائی فیصلے کے خلاف بارگاہِ خداوندی میں نظرثانی کی اپیل دائر کر دی ہوگی۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقربِ بارگاہِ الٰہیہ ہونے کا انکار نہیں کیا بلکہ ان سے قربِ الٰہی میں اپنی ذات کو بہتر ٹھہرایا، جبکہ مودودی صاحب انہیں مقرب کے بجائے ایسا فاسق ونافرمان ٹھہرایا جس نے خدا کے حکم کو یاد رکھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ شیطان کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

خیر امۃ کفر پر انعام میں لعنت کا طوق ملا لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ پرلے درجے کا نافرمان ٹھہرانے کے صلے میں مودودی صاحب کو کونسا تمغہ ملا ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ۔

عبدالحمید بن عبدالرحمان بن زید نے مسلم بن یسار جہنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے آیت: اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی (۷:۱۷۲) کے متعلق پوچھا گیا۔ قعنبی نے آیت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو اُن کی پشت پر اپنا دستِ قدرت پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی۔ فرمایا کہ یہ میں نے جنت کے لیے پیدا کیے ہیں اور یہ اہلِ جنت والے عمل کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر پھیرا تو اس سے اولاد نکالی اور فرمایا کہ انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بھلا ہم عمل کس لیے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ تو اس سے اہلِ جنت والے کام لیتا ہے اور ایسے کام کو کرتا ہوا مرتا ہے جو اہلِ جنت کے اعمال سے ہو اور جس کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے اس سے دوزخیوں والے کام لیتا ہے اور وہ ایسے عمل پر مرتا ہے جو اہلِ جہنم کے اعمال سے ہو لہٰذا اُسے دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ۔

محمد بن مصفیٰ، بقیہ، عمر بن جعثم قرشی، زید بن ابی انیسہ، عبدالحمید بن عبدالرحمان، مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ نعیم بن ربیعہ نے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور امام مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُقَبَةَ بْنِ مُصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ

قعنبی، معتمر، اُن کے والد ماجد، رقبہ بن مصقلہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس لڑکے کو خضر نے قتل کیا وہ طبعًا کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشادِ ربانی:۔ اور وہ لڑکا تو اس کے والدین ایمان والے تھے (۱۸: ۱۸۰) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز وہ پیدا ہوا تو کفر پر پیدا کیا گیا تھا۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ.

محمد بن مہران رازی، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر نے اس لڑکے کو دیکھا کہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کے سر کو پکڑ کر تن سے جدا کر دیا اور حضرت موسیٰ نے کہا:۔ کیا آپ نے پاک جان کو قتل کر دیا (۱۸: ۷۴)

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ ثُمَّ يَكْتُبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ

حفص بن عمر نمری، شعبہ ـــ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو سچے اور تصدیق کیے گئے ہیں کہ بیشک ہر شخص کا مادۂ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ خون کی پھٹکی بنا جاتا ہے، پھر وہ اسی کی گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اہلِ جنت والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے تو وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

اہلِ جہنّم کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہلِ جہنّم والے عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنّم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتۂ تقدیر اُس پر غالب آتا ہے تو وہ اہلِ جنّت والے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

ف۔ پروردگارِ عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (۳۱ : ۳۴)

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے

اس آیت میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان پانچوں اُمور کو غیوب خمسہ یا مفاتیح الغیب یا مقالید الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ اکابر اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ خدا کے بتائے بغیر ان پانچوں اُمور پر مطلع ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں میں سے غیوب خمسہ کا علم جتنا جس کو چاہے عطا فرما دیتا ہے اور اس امر کی کوئی قابلِ اعتماد تصریح وارد نہیں ہوئی کہ غیوبِ خمسہ کا علم پروردگارِ عالم اپنے مقربین کو بھی عطا نہیں فرماتا۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ باذنِ الٰہی فرشتہ جن چار باتوں کو بچے کے متعلق لکھ کر جاتا ہے اُن میں سے دو باتیں غیوبِ خمسہ سے ہیں۔ جب فرشتوں کو غیوبِ خمسہ بتائے جا سکتے ہیں تو انبیائے کرام و اولیائے عظام کو بتانے میں کیا رکاوٹ ہے اور کون سا استحالہ رہ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ نَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

مطرّف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ جنتی کون ہے اور جہنّمی کون؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی گئی کہ پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔

باب ۴۰۵ فِي ذَرَارِيِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے بچّوں کا بیان

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِيَّةُ ح وَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيْرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

عبدالوہاب بن نجدہ، بقیہ ـــــ موسیٰ بن مروان رقی اور کثیر بن عبید، حجی، محمد بن حرب، محمد بن زیاد، عبداللہ بن ابوقیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! اہل ایمان کی اولاد کا حکم؟ فرمایا کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! بغیر عمل کے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ فرمایا کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بغیر عمل کیے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ۔

طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! یہ خوش نصیب ہے کہ کوئی برائی نہیں کی اور نہ گناہوں سے آشنا ہوا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یا معاملہ اس کے سوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا۔ اور اسکے لیے اسکے مستحق پیدا کئے اور ان کے لیے اُسے پیدا کیا حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ اور دوزخ کو بنایا اور اسکے لیے اسکے مستحق پیدا کئے اور اُسے ان کیلئے بنایا حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تَنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اب ان کے ماں باپ انہیں یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ جیسے اونٹ کو اس کی ماں صحیح سالم جنتی ہے۔ کیا ان میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! چھوٹی عمر میں مرنے والے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانُوْا عَامِلِيْنَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِيْنٍ وَاَنَا شَاهِدٌ اَخْبَرَكَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَهْلَ الْاَهْوَاءِ يَحْتَجُّوْنَ عَلَيْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَالِكٌ اِحْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِاٰخِرِهٖ قَالُوْا اَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

فرمایا کہ میری موجودگی میں یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی بواسطہ یوسف بن عمرو کہ ابن وہب نے فرمایا میں نے سنا کہ امام مالک سے عرض کی گئی کہ نفس پرست قدریہ اس حدیث سے ہم پر حجت قائم کرتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ تم اُن پر اس حدیث کے آخری حصے سے حجت قائم کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ جو بچپن میں مرجائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے ہیں۔ ف ۱

ف ۱۔ کفار کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، اس کے بارے میں از روئے احادیث سلف و خلف میں اختلاف رہا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم حضرات کے تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ انہیں جنت میں اہل جنت کے خدام بنا کر رکھا جائے گا۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جنت میں مسلمانوں کے بچوں کی طرح جائیں گے کیونکہ اُن سے مرتے دم تک مرفوع القلم ہونے کے باعث کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ جب کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ فطرت پر پیدا ہونے والے کو بغیر کسی گناہ کے خدائے ذوالمنن عذاب دے یہ بات اس کے کرم سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال زیادہ قیل وقال سے زبان کو روکنا چاہیئے۔ اور معاملہ خدا کے سپرد کر دیا کریں کیونکہ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيْثَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هٰذَا عِنْدَنَا حَيْثُ اَخَذَ اللّٰهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى۔

حجاج بن منہال کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو سنا کہ حدیث "ہر پیدا ہونے والا فطرت پر ہوتا ہے" اس کا مفہوم بیان کر رہے تھے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ اس عہد پر ہے جو اُن سے اللہ تعالیٰ نے لیا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے جب کہ فرمایا تھا کہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ اَبِيْ فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، اُن کے والد ماجد عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور جو زندہ درگور کی گئی دونوں جہنم میں ہیں۔ یحییٰ ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عامر نے اس کو بیان کیا بواسطہ علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ صحابی نے یہی عقیدہ رکھتے ہوئے تو اپنے باپ کا ٹھکانا پوچھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہ میرے متعلق ایسا عقیدہ رکھنے کے باعث تم تو مشرک ہو گئے جیسے آج کل کے شرک فروش کہتے ہیں، بلکہ بتا بھی دیا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ اس کے باوجود جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کو اپنے اور کسی کے خاتمے کا پتہ نہیں تھا نیز حضور نہیں جانتے تھے کہ دیوار کے پرے کیا ہے (براہینِ قاطعہ) ایسے تمام لوگ سرے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں لائے ان کی کلمہ گوئی محض رسمی ہے اور ایمان کے بغیر اُن کے اعمال و افعال بے جان لاش کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کو راہِ ہدایت پر آنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے جہنم میں ہونے کی خبر بھی دی۔ علمائے کرام نے اسکی مختلف تاویلات کی ہیں مثلاً (۱) یہاں باپ سے مراد آپ کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ آپ ان کے زیرِ کفالت بھی رہے اور عرب میں چچا کو باپ کہنا عام تھا۔ بہرحال ہم جبکہ اُس سرکار کے غلامانِ غلام ہیں تو ہمارے لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ علمی سہارے خواہ مضبوط ہیں یا کمزور لیکن ہم اپنے آقائے نامدار، شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدینِ کریمین کو خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) وغیرہ اکابر کی طرح مومن و جنتی کہیں اور اس کے سوا ہرگز دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائیں کہ کہیں اُخروی تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ اگر کوئی اختلافِ دلائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اُنہیں مومن و جنتی کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو ہرگز نہیں کافر و جہنمی نہ کہے کیونکہ یہ شیوۂ غلامی، تقاضائے محبت اور طریق ادب کے سراسر خلاف ہے۔ هٰذَا مَا عِنْدِي وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک شیطان آدمیوں کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ

احمد بن سعید ہمدانی، ابنِ وہب، ابنِ لہیعہ اور عمرو بن حارث اور سعید بن ابوایوب، عطار بن دینار، حکیم بن شریک ہذلی، یحییٰ بن میمون ربیعہ جرشی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قدریہ فرقے والوں سے اُٹھ بیٹھ نہ رکھو اور نہ اُن کے تحفے تحائف کا لین دین کرو (یعنی ان سے تعلقات توڑے رکھنا)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقَدَرِ وَلَا تُقَاتِحُوهُمْ۔

باب ۴۰۶ فِي الْجَهْمِيَّةِ۔

جہمیہ فرقے کا بیان

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ۔

ہشام کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگ ہمیشہ سوال جواب کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ اس چیز کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ جس کے دل میں کوئی ایسا خیال آئے تو اُسے کہنا چاہیئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا:۔ جب لوگ ایسا کہیں تو تم کہو:۔ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کو جنتا ہے اور نہ اُسے کسی نے جنا ہے اور نہ کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھتکار دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے (یعنی أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے)۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوْ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ میں بطحاء کے مقام پر ایک جماعت میں تھا جس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی جلوہ افروز تھے۔ پس جماعت کے اوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو آپ نے اس کی جانب دیکھ کر فرمایا:۔ تم اسے کس نام سے یاد کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا السحاب، فرمایا، المزن بھی؟ لوگوں نے کہا:۔ المزن بھی۔ فرمایا کہ العنان بھی؟ لوگوں نے کہا:۔ العنان بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ العنان ہلکے بادل کو کہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ پھر اس آسمان اور دوسرے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اسی طرح بتایا۔ پھر ساتویں کے اوپر

www.sirat-e-mustaqeem.com

السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ مِنْ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ.

ایک سمندر ہے جس کی نیچے والی اور اُوپر والی سطح میں اتنا فاصلہ ہے، جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اس کے اوپر آٹھ بکری نما فرشتے ہیں، جن کے کھُروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُن کی پیٹھوں کے اُوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اُوپر والے حصّے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعْدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

احمد بن ابوشریح، عبدالرحمان بن عبداللہ بن معد اور محمد بن سعید، عمرو بن ابوقیس نے سماک سے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيثَ الطَّوِيلَ.

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معناً روایت کیا ہے۔ یہ لمبی حدیث ہے۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا أَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ

احمد بن حنبل اور محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار احمد بن سعید رباطی، وہب بن جریر، احمد کے والد ماجد، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد نے اپنے والد ماجد محمد بن جبیر سے روایت کی کہ اُن کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جانیں مصیبت میں پڑ گئیں۔ گھر برباد ہونے لگے، مال گھٹ گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے پانی (بارش) مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کی سفارش چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کی سفارش کے طلب گار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر افسوس! کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ آپ برابر تسبیح بیان کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے اصحاب کے چہروں سے نمایاں تھا پھر فرمایا: تم پر افسوس! مخلوق میں سے کسی کے ہاں اللہ سے سفارش نہیں کروائی جاتی کیونکہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔ تم پر افسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ عَلَيْهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمٰوٰتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى وَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَابْنِ الْمُثَنّٰى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي.

پر اس طرح ہے اور اُنگلیوں سے بتایا کہ قبّے کی طرح اور وہ اس طرح چرچراتا ہے جیسے سوار کے باعث پالان چرچراتا ہے۔ ابنِ بشار نے اپنی حدیث میں کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا عرش آسمانوں پر ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ عبدالاعلیٰ اور ابنِ مثنیٰ اور ابنِ بشار، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد، محمد بن جبیر نے اسے اپنے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ احمد بن سعید کی اسناد والی حدیث ہی زیادہ صحیح اور درست حدیث .... ہے، ان میں سے ایک جماعت نے اُس کی موافقت کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی بھی ہیں اور اسے ایک جماعت نے ابنِ اسحاق سے روایت کیا ہے احمد بن سعید کی طرح اور عبدالاعلیٰ، ابن مثنیٰ، ابنِ بشار کا سماع ایک ہی نسخے سے ہے جیسے کہ مجھ تک خبر پہنچی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ نَا أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ.

احمد بن حفص، اُن کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق یہ بات بیان کردوں کہ اس کے کان کی لَو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا

علی بن نصر اور محمد بن یونس نسائی، عبداللہ بن یزید مقری، حرملہ بن عمران، ابو یونس سلیم بن جبیر مولیٰ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیت، اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا کو سَمِيْعًا بَصِيْرًا تک پڑھتے ہوئے سُنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے گوش مبارک پر رکھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ مُقْرِئٌ وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

اور ساتھ والی انگشت مبارک اپنی آنکھ پر۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے اور دونوں انگلیوں کو اسی طرح رکھا کرتے تھے۔ یونس کا بیان ہے کہ عبداللہ بن یزید مقری نے فرمایا: ۔ یہ جہمیہ فرقے کا رد ہے۔

ف۔ جہمیہ فرقے والے اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اُس کا علم ہی مراد لیتے تھے اور انہیں علم کے علاوہ خدا کی صفات شمار نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمتہ اللہ نے اس حدیث کو پیش کرکے جہمیہ فرقے کا رد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے کان اور آنکھ پر اُنگلی رکھکر اشارہ فرمایا کہ مراد اس کا سُننا اور دیکھنا ہی ہے۔ جہمیہ نے عقائد میں یہ بدعت رائج کی کہ اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد لیا اور طریقۂ رسول کی خلاف وردی کرنے کے باعث گمراہوں میں شمار کیے گئے۔ دوسری جانب صفاتِ الٰہیہ کے بارے میں مشبّہ فرقے کی مردہ ہڈیوں کو زندہ کرتے ہوئے علامہ ابنِ تیمیہ حرّانی (المتوفی ۷۳۱ھ / ۱۳۲۶ء) نے گمراہی کا بہت بڑا پھاٹک کھولا کہ اللہ تعالیٰ کا سُننا اور دیکھنا بندوں جیسا ٹھہرادیا اور اُس کے کان آنکھ وضع کرکے اپنے لیے مجسم خدا گھڑ لیا اور اُسے عرش پر حقیقتہً بٹھادیا جیسے بندے بیٹھتے ہیں۔ موصوف کی یہ گمراہی بھی دفن ہوچکی تھی لیکن ان خلافِ اسلام نظریات کو محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) اور مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) کے ذریعے آج کل تجسیم وتشبیہ اور توہینِ شانِ رسالت کے سراسر غیر اسلامی نظریات جسدِ ملّت کے خاصے حصّے میں سرایت کرگئے ہیں۔ خدائے ذوالمنن تمام مدّعیانِ اسلام کو اسلامی عقائد ونظریات کو اپنانے کی توفیق دے جو اکابر اہلسنت نے اپنی تصانیفِ عالیہ میں درج فرمائے ہیں۔ آمین۔ اس سلسلے میں سرمایۂ ملّت کے عدیم المثال نگہبان اور کشورِ کشف ورُوحانیت کے فرماں روا یعنی حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: ۔

۱ ——— اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں، جوہر اور عرض نہیں، محدود اور متناہی نہیں، طویل اور عریض نہیں، دراز اور کوتاہ نہیں، فراخ اور تنگ نہیں، وہ فراخی والا ہے لیکن ایسی وسعت کے ساتھ نہیں جو ہمارے فہم میں آسکے۔ وہ محیط ہے لیکن اس کا احاطہ ایسا نہیں جس کا ادراک کیا جاسکے۔ وہ قریب ہے لیکن ایسے قُرب کے ساتھ نہیں جو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن معیّتِ متعارفہ کے ساتھ نہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ فراخی والا ہے، احاطہ کرنے والا ہے، قریب ہے، ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیات کو ہم سمجھنے سے عاجز ہیں کہ وہ کیسی ہیں اور جو کچھ ہم سمجھتے ہیں اُس پر یقین کرنا مجسّمہ کے مذہب میں قدم رکھنا ہے۔ (مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۶۷)۔

۲ ——— حق تعالیٰ سبحانہٗ کسی جہت میں نہیں اور وہ زمان ومکان میں نہیں۔ ارشاد باری اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى سے جہت ومکان کے ثبوت کا وہم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اِس سے اُس جہت ومکان کا اثبات ہورہا ہے جہاں نہ جہت ہے اور نہ مکان ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی بے مکانی ہی سے کنایہ ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں جوہر وعرض نہیں، اشارے کے قابل نہیں، اُس کے متعلق حرکت اور تبدیلی کا تصوّر کرنا بھی درست نہیں، اس کی ذاتِ قدیم کا حوادث کے ساتھ قیام جائز نہیں۔ اعراضِ محسوسہ ومعقولہ میں سے وہ کسی عرض کے ساتھ متصف نہیں۔ نہ وہ عالم میں داخل ہے اور نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عالم سے خارج - وہ نہ عالم سے متصل ہے اور نہ عالم سے منفصل - کائنات کے ساتھ اُس کی معیّت علمی ہے نہ کہ ذاتی اور دنیا کا احاطہ اُس نے علم کے ساتھ کیا ہوا ہے نہ کہ ذات کے ساتھ - وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے متحد ہوتا ہے ۔"

(معارفِ لدنیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۲۸)

۳- آیۂ کریمہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ میں حق تعالیٰ سبحانہٗ نے بلیغ انداز میں اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرمادی ہے - کیونکہ اس آیت میں اپنی مثل کے مثل کی نفی فرمائی گئی ہے حالانکہ مقصود تو صرف اپنی مثل کی نفی کرنا تھا - مقصد یہ ہے کہ جب اُس کی مثل کا مثل بھی نہیں ہوسکتا تو خود اُس کی مثل بطریقِ اولیٰ ناممکن ہے - لہٰذا کنایہ کے طور مثل کی خود ہی نفی ہوگئی کیونکہ صریح کے مقابلے میں کنایہ بلیغ ترین اندازِ بیان ہے جیساکہ ماہرینِ بیان و ادب کے نزدیک ثابت ہے -

اس کے متصل ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ فرمانے سے صفاتی مماثلت کی نفی فرمادینا مقصود ہے جیساکہ اس سے پہلے مماثلتِ ذات کی نفی فرمائی گئی ہے - اس کی توضیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی حقیقت میں سمیع وبصیر ہے، کسی دوسرے کو سمع وبصر حاصل نہیں ہے - یہی حال باقی صفات یعنی حیات، علم، قدرت، ارادہ اور کلام وغیرہ کا ہے کیونکہ مخلوقات میں صفات کی صورت تو پائی جاتی ہے لیکن اِن کی حقیقت نہیں پائی جاتی - مثال کے طور پر علم ایک صفت ہے جس کے باعث انکشاف ہوتا ہے اور قدرت بھی ایک صفت ہے جس کے ذریعے افعال و آثار صادر ہوتے ہیں - مخلوقات میں ان صفات کا وجود نہیں پایا جاتا بلکہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق میں انکشاف کو پیدا کردیتا ہے بغیر اس کے کہ انکشاف کا اصل سرچشمہ اُس کے اندر موجود ہو جو صفتِ علم ہے - اسی طرح افعال کو بھی وہی ان کے اندر پیدا کردیتا ہے بغیر اس کے کہ خود قدرت اُن کے اندر ثابت ہو - لہٰذا سننے اور دیکھنے کو بھی اسی پر قیاس کرلیا جائے - یعنی خدا ہی مخلوق کے اندر سننا اور دیکھنا پیدا کردیتا ہے بغیر اس کے کہ سننے اور دیکھنے کی قوتیں خود اُس کے اندر موجود ہوں - اسی طرح حِس اور حرکتِ ارادی وغیرہ قسم کے آثارِ حیات بھی اُن میں ظاہر ہوجاتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ خود حیات رکھتے ہوں - وہی مخلوقات میں کلام کو پیدا کرتا ہے بغیر اس کے کہ قوتِ تکلم پیدا کرے - مختصر یہ کہ صفات کے آثار جو حق سبحانہٗ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی وجہ سے اُن میں ظاہر ہوگئے ہیں محض ان آثار کے پائے جانے کی وجہ سے اُن پر ان صفات کا (مجازی طور پر) اطلاق کردیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ ان صفات کی حقیقت اُن کے اندر متحقق ہو - حقیقت میں وہ چند بے حِس و حرکت جمادات کے سوا اور کچھ بھی نہیں - آیۂ مبارکہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اسی بات کی تصدیق کررہی ہے -

یہ بحث ایک مثال سے واضح ہوجاتا ہے - ہم کہتے ہیں کہ شعبدہ باز لکڑی کا کوئی ماڈل یا کاغذ پر کوئی تصویر بناتا ہے - وہ خود پس پردہ بیٹھ کر اُس صورت کو حرکت میں لاتا ہے - اور عجیب وغریب حرکات اس سے ظاہر کرتا ہے - سادہ لوح لوگ یہی سمجھیں گے کہ وہ تصویر اپنی قدرت و اختیار سے حرکتیں کررہی ہے اور حرکات کا بظاہر اس سے صادر ہونا اس بات کا وہم بھی پیدا کرتا ہے کہ تصویر کو قدرت اور ارادے کی صفات حاصل ہیں - حالانکہ حقیقت میں نہ اُسے قدرت حاصل ہے اور نہ وہ ارادے کی صفت سے متصف ہے - اسی طرح یہ وہم بھی ہوجاتا ہے کہ وہ زندگی بھی رکھتی ہے کیونکہ اُس میں زندگی کے آثار نظر آتے ہیں - اسی طرح یہ وہم بھی ہوجاتا ہے کہ وہ علم بھی رکھتی ہے کیونکہ ارادہ تو علم ہی کے تابع ہے - اگر بالفرض وہ شعبدہ باز اُس میں بولنا اور بات کرنا بھی ایجاد کردے تو لوگ کہنے لگیں گے کہ وہ باتیں بھی کرتی ہے - چنانچہ اس کا حال وہی ہوگا جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

سامری کے بچھڑے کا تھا، جس نے آواز نکالی حالانکہ کلام کرنے کی صفت اُس کے اندر موجود نہیں تھی۔ چنانچہ جن کی چشم بصیرت دوبینی کے پردے کو چاک کر چکی وہ دیکھتے ہیں کہ یہ تصویر محض بے جان چیز ہے۔ ان میں سے کوئی سی صفت بھی اس کے اندر موجود نہیں۔ بلکہ اس کا ایک بنانے والا ہے جو ان تمام حرکات و آثار کو اس میں پیدا کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ دانا بھی ان افعال و حرکات کو اسی تصویر کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کے بنانے والے کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرکت کر رہی ہے اور یوں نہیں کہتے کہ بنانے والا حرکت کر رہا ہے اور بنانے والے کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ وہ ان حرکات کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد ہمیں یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی جیسا کہ بعض صوفیہ نے کہا۔ چنانچہ انہوں نے لذت والم کو بھی حق تعالیٰ سبحانہٗ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ حاشا وکلّا۔ حق تعالیٰ تو لذت والم کا پیدا کرنے والا ہے، وہ خود لذت حاصل کرنے والا اور الم محسوس کرنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا جب صفات کی حقیقت بندوں سے منتفی ہوگئی تو ذات کی حقیقت بھی ان سے منتفی ہو گی کیونکہ ذات تو اسی کو کہتے ہیں جو خود اپنے نفس کے ساتھ قائم ہو اور صفات اس کی ذات کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔ ذات ہی ان صفات کے آثار کا سرچشمہ ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تحقیق سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ بغیر واسطۂ صفات وذات ان آثار کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ذات اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ان آثار کو ایجاد کرنے والی ہوتی ہے اور اس سے حقیقتِ ذات بھی اُس سے منتفی ہوگئی۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے" یہ بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی ذات وصفات کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے۔ اور نہ صفات کی۔

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تنزیہہ کا پورا کرنے والا نفی مماثلت کی تکمیل کرنے والا ہے۔ یہ تنزیہہ کے منافی اور تشبیہ کو ثابت کرنے والا نہیں ہے کہ جو سُننا اور دیکھنا مخلوقات کے لیے ہے ایسا ہی سُننا اور دیکھنا اُس کے لیے ہو۔ بلکہ انہیں نہ سننے کی طاقت ہے اور نہ دیکھنے کی کیونکہ ان کا سُننا اور دیکھنا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صفتِ سمع و بصر کے بغیر اُن میں یہ چیز پیدا کر دی ہے۔ اگرچہ یہاں سننے اور دیکھنے کا ذکر کیا ہے لیکن تمام صفات کا یہی حال ہے۔ ان دونوں کی نفی اس لیے فرمائی کہ ان کا ظاہر اور ثابت ہونا واضح ہے اور ان کی نفی سے باقی صفات کی خود بخود نفی ہو جائے گی جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کی نہ ذات کو پہچانا جا سکتا ہے اور نہ صفات کو۔ آدمی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچاننے سے عاجز ہے اسی طرح اس کی صفات کو پہچاننے سے بھی عاجز ہے۔ بھلا کہاں مشتِ خاک اور کہاں ربِ کائنات (معارفِ لدنیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۴۲ تا ۴۵)

باب ۲۰۷ فِي الرُّؤْيَةِ۔ دیدارِ الٰہی کا بیان

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم عنقریب اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَشْرَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔

پس اگر تم سے حفاظت ہو سکے اُس نماز کی جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے تو ہر کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے" (۲۰: ۱۳۰)

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَرَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا۔

سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سُنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا بروزِ قیامت ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب کہ بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ ابر نہ ہو تو تمہیں چاند کے دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تمہیں اس کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آئے گی مگر اتنی ہی جتنی ان دونوں میں پیش آتی ہے۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ مُوسَى بْنُ حَدِيرٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ـــــ عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد شعبہ، یعلی بن عطاء، وکیع، موسیٰ ابن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت ابورزین موسیٰ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے؟ ابن معاذ کا بیان ہے کہ قیامت کے روز الگ الگ اور مخلوق میں اس کی نشانی ہے؟ فرمایا اے ابورزین! کیا تم سب چاند کو نہیں دیکھتے؟ ابن معاذ نے کہا کہ چودھویں کے چاند کو الگ الگ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تو بہت بڑا ہے۔ ابن معاذ نے کہا کہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ تَعَالٰى السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا۔ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں لے کر۔ ابن العلاء نے کہا کہ دوسرے دستِ قدرت میں پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اُسے قبول فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اُسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اُسے بخش دوں۔

ف۔ پروردگارِ عالم کے اُترنے چڑھنے سے بندوں کی طرح اُترنا چڑھنا مراد لینا مجسمہ جیسے گمراہ فرقے اور اُس کے مقلدین اعمٰی یعنی علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ / ۱۳۲۶ء) وغیرہ جیسے لوگوں کا مذہب ہے۔ اہلِ حق یعنی اہلسنت وجماعت کے نزدیک اُترنے چڑھنے سے جو مفہوم بدیہی طور پر ذہن میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کیونکہ یہ خاصۂ اجسام ہے اور پروردگارِ عالم جسم سے پاک اور بے نیاز ہے۔ اس بارے میں سلف وخلف کا مذہب یہی ہے کہ ایسی آیات واحادیث کا ظاہر مفہوم مراد لیں ان کے معانی میں تاویلات نہ کریں اور حقیقی مفہوم کو پروردگارِ عالم کے سپرد کر دیں کہ اپنے اُترنے چڑھنے کی حقیقت کو وہی جانتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۰۸ فِي الْقُرْاٰنِ۔

قرآنِ مجید کا بیان

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا کرتے تھے اور فرماتے:۔ کیا ہے کوئی شخص جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے میرے رب کے کلام (قرآن مجید) کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَمَّارٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ

عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نجاشی (شاہِ حبشہ) کے پاس تھا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى

اُن کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا۔ اُس نے کہا۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ہنستے ہیں۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بِأَمْرٍ يُتْلَى۔

سلیمان بن داؤد مہری، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ ہر ایک نے حدیثِ عائشہ کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی بلکہ خود کو اس سے کم تر سمجھتی تھی کہ میرے متعلق کلام الٰہی کی آیتیں نازل ہوں گی جن کی تلاوت کی جائے گی۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین کو پناہ میں دیا کرتے (یا تعویذ باندھا کرتے) کہ میں تم دونوں کو اللہ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں جو مکمل ہیں۔ ہر شیطان اور موذی سے اور لگ جانے والی ہر نظر سے۔ پھر فرمایا کرتے کہ تمہارے باپ (حضرت ابراہیم) بھی ان لفظوں کے ساتھ حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کو پناہ میں دیا کرتے تھے

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ فَيَصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَاءَ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ۔

احمد بن ابی سریج رازی اور علی بن حسین بن ابراہیم اور علی بن مسلم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو اُسے ایک آسمان والوں سے دوسرے آسمان والے یوں سنتے ہیں، جیسے زنجیر کی آواز صاف پتھر پر۔ پس وہ بیہوش ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب حضرت جبریل اُن کے پاس آتے ہیں تو انہیں ہوش آتا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے جبرئیل! آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ یہ کہتے ہیں کہ حق۔ پس وہ سارے حق حق کہنے لگتے ہیں۔

باب ۴۰۹ ذِكْرُ الْبَعْثِ وَالصُّوَرِ

دوبارہ زندہ ہونے اور صور پھونکنے کا ذکر

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا أَسْلَمُ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ

بشر بن شغاف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا: صور ایک سنگھ یا سینگ کی طرح ہے جس میں پھونک ماری جاتی ہے۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے جسم کے ہر حصے کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اُسی سے پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔

باب ۲۱۰ فِي الشَّفَاعَةِ۔

شفاعت کا بیان

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا بِسُطَامُ ابْنُ حُرَيْثٍ عَنِ الْأَشْعَثِ الْحُمْرَانِيِّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔

اشعث حمرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

ف۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے:۔

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱۷:۷۹) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت وسیادت اور خلافتِ عظمیٰ کے بارے میں فرمایا ہے:۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة (بخاری، ترمذی)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مقامِ محمود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ شفاعت ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:۔ سئل عنها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قوله تعالیٰ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا فقال هی الشفاعة۔ (احمد، بیہقی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہی شفاعت ہے۔

۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میدانِ محشر میں انسانوں کے وفد سے فرمائیں گے۔ ليس ذاكم عندي ولكن انطلقوا الى سيد ولد ادم (احمد، بزار، ابویعلیٰ، ابنِ حبان) تمہارا یہ کام (شفاعت والا) مجھ سے نہیں نکلے گا لہٰذا تم اولادِ آدم کے سردار کے پاس جاؤ۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انا سيد ولد ادم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع (مسلم، ابوداؤد) میں قیامت کے روز ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں اور وہ ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ (احمد، بخاری، مسلم، ترمذی)۔ میں قیامت کے روز سب انسانوں کا سردار ہوں۔

۶ ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر (دارمی، بیہقی، ابونعیم) میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۷ ـــــ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور اُس روز حضرت آدم اور اُن کے سوا کوئی نبی نہیں ہوگا جو میرے جھنڈے کے نیچے نہ ہو۔

۸ ـــــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخرِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا سید ولد آدم فی الدنیا والاخرۃ ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر بیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر بیدی مفاتیح الجنۃ ولا فخر وانا اکرم ولد آدم وامتی بالاثر (ابونعیم) میں دنیا وآخرت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلا ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور میری اُمت سے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور بروزِ قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور سب انبیاء اُس کے نیچے ہوں گے یہ فخریہ نہیں کہا۔ قیامت کے روز جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ درِ شفاعت میرے ساتھ کھولا جائے گا اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ ساری مخلوق سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا جبکہ یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے آگے ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے ہوگی۔

۹ ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ییسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی (ترمذی، دارمی، بیہقی، ابویعلیٰ، ابونعیم) میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں اُن کا قائد ہوں گا جب اُن کے وفد بنائے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے بات کرنے والا ہوں گا جب وہ مہر بلب ہوں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت کا مطالبہ کروں گا جب وہ روک دئے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ تمام بزرگیاں اور ساری کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اُس روز میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے معزز ہوں ـــــ سبحان اللہ! اسی لیے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے:

؎ فقط اِتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں کہ اُنکی شانِ محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

۱۰ ـــــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، فخرِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحت آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر۔ (ترمذی، دارمی، ابونعیم) میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ قیامت کے روز لواء الحمد میں اُٹھاؤں گا جس کے نیچے حضرت آدم اور ان کے سوا سارے ہوں گے اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور فرمائی جائے گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہا۔ سب سے پہلے دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اُسے کھول کر مجھے اندر لے جائے گا اور فقرائے مومنین میرے ساتھ ہوں گے اور یہ از راہِ ناز نہیں کہتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اگلے پچھلے بزرگوں سے زیادہ عزت والا ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۱۱ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک۔

(مسند احمد، صحیح مسلم) روزِ قیامت میں دروازۂ جنت پر جا کر کھولنے کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد مصطفیٰ ہوں۔ کہے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ رضوان عرض گزار ہوگا۔۔ لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک ۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں اور آپ کے بعد کسی کے لیے تعظیمی قیام نہ کروں۔

الحمد للہ کہ اس عاجز کو خدائے ذوالمنن نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ دعا ہے کہ اُس سرکار کے غلاموں میں شمار فرمائے اور دارین میں کسی جگہ بھی رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامنِ رحمت اس عصیاں شعار کے ہاتھوں سے چھٹنے نہ پائے کیونکہ کونین کی ساری بہار، حبیبِ پروردگار کے دامن سے وابستہ ہے۔ وہی تو پیارا ہے جو ہم گنہگاروں کا سہارا ہے اور ہمارے بحرِ غم کا کنارا ہے۔ اُسی محبوب کے در سے اہلِ ایمان کو ہٹانے کے لیے بعض دشمنانِ رسول و منکرینِ شانِ رسالت نے لکھ مارا ہے:۔

۱ــــ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو یہی جان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے، سو وہ بھی مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۳۲)

۲ــــ ہر کوئی اپنے معاملے میں اس کے رُوبرو اکیلا حاضر ہونے والا ہے۔ کوئی کسی کا وکیل اور حمایتی نہیں بننے والا (تقویۃ الایمان ص ۳۴)

۳ــــ اسی طرح یہ حاجت بھی اُسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے کہ جس کو چاہے ہمارا شفیع کر دے نہ یہ کہ کسی کی حمایت پر بھروسہ کیجئے (تقویۃ الایمان، ص ۷۰)۔

۴ــــ اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا (تقویۃ الایمان ص ۴۳)۔

۵ــــ اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۴۳)

۶ــــ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے رُوبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر ہیں (تقویۃ الایمان، ص ۱۰۴)

۷ــــ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں سو اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا (تقویۃ الایمان، ص ۶۲)۔

۸ــــ شیطان و ملک الموت کو جو یہ وسعتِ علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا۔ اب اس پر کسی افضل

www.sirat-e-mustaqeem.com

کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا نہ ائد اس منصوص سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام اُمت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو کب قابلِ التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن وحدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے۔ پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے؛ بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا۔ خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم (الحدیث) اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" براہین قاطعہ، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۵)۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ نَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے لیے کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کیا جائے گا تو بعض اُنہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جنّتی اس کے اندر کھائیں گے اور پئیں گے۔

باب ۴۷ فِيْ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔

جنّت اور دوزخ کی پیدائش

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنّت کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیل سے فرمایا: جاؤ اور اُسے دیکھو، اُنہوں نے جا کر دیکھا اور واپس آ کر عرض گزار ہوئے: اے رب! تیری عزّت کی قسم، جو اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے نفس کی ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ اُنہوں نے جا کر اُسے دیکھا پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے: اے رب! تیری عزّت کی قسم، مجھے تو ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نیز جب اللہ تعالیٰ نے جہنّم کو پیدا کیا تو فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور اُسے دیکھو۔ اُنہوں نے جا کر اُسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض گزار

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

ہوئے:۔ اے رب! تیری عزت کی قسم جو اسکے متعلق سنے گا وہ اُسمیں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ پس اللہ نے اسے نفسانی خواہشات سے ڈھانپ دیا اور فرمایا:۔ اے جبرئیل! جاؤ اور اُسے دیکھو۔ اُنہوں نے جاکر اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے اے رب! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم، مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں سارے ہی اس میں داخل نہ ہو جائیں۔

باب ۲۱۲ فِي الْحَوْضِ۔

حوضِ کوثر کا بیان

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک تمہارے سامنے حوضِ کوثر ہے جس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جربا اور اذرح کے درمیان۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدٍ ... أَيْ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ۔

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک منزل پر اُترے تو آپ نے فرمایا:۔ جو لوگ حوضِ کوثر پر آئیں گے تم اُن کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات ان دنوں کتنے تھے؟ فرمایا سات سو یا آٹھ سو افراد۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أُغْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدَ الْكَوَاكِبِ۔

مختار بن فلفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذرا سی دیر کے لیے نیند آگئی۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک اٹھایا۔ آپ نے اُن سے فرمایا یا وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ ارشاد ہوا کہ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل فرمائی گئی ہے۔ پس تلاوت فرمائی:۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں حوضِ کوثر یا نہرِ کوثر یا خیرِ کثیر عطا فرمائی آخر سورت تک۔ جب پڑھ چکے تو فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے۔ فرمایا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر بڑی بھلائی ہے اور اس پر حوض ہے قیامت کے روز میری اُمت اس پر وارد ہوگی۔ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهَرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَوَّفُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب جنت میں معراج ہوئی یا فرمایا کہ جب آپ پر نہر کوثر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے ہیں۔ جو فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اس نے ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکالی۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس فرشتے سے فرمایا جو آپ کے ساتھ تھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ نہرِ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّبَاطِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مُحَدِّثَكُمْ هٰذَا الْمُحَدِّثَ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهُ فِيهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا۔

ابو طالوت کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے، مجھ سے مسلم نامی شخص نے حدیث بیان کی جو سباط میں تھا کہ جب عبید اللہ نے انہیں دیکھا تو کہا: اپنے پست قد اور موٹے محدّث کو دیکھو وہ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور فرمایا: میرا یہ گمان نہ تھا کہ اُس قوم میں زندہ رہوں گا جو مجھے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا طعنہ دے گی۔ عبید اللہ نے اُن سے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت تو آپ کے لیے باعثِ فخر ہے نہ کہ ننگ و عار۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا ہے کہ آپ سے حوضِ کوثر کے متعلق دریافت کروں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہو؟ حضرت ابو برزہ نے فرمایا: ہاں ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ دفعہ ہی نہیں۔ جو اُسے جھٹلائے تو اُسے اللہ تعالیٰ اس سے نہ پلائے۔ پھر ناراض ہو کر چلے گئے۔

باب ۲۱۳ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے سوالات اور عذابِ قبر

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کے اس ارشاد کے مطابق ہے: ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات پر (۱۴: ۲۷)۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ أَبُو نَضْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هٰذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيُنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ آواز سُن کر گھبرا گئے فرمایا کہ یہ قبریں کن کی ہیں؟ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! ایسے لوگوں کی ہیں جو دورِ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی پناہ پکڑو دوزخ کے عذاب اور فتنۂ دجّال سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ کس لیے؟ فرمایا کہ ایمان والے کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ہدایت فرمائی لہٰذا کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پس اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور کے متعلق نہیں پوچھا جاتا۔ پس اُسے دوزخ کے ایک مکان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ دوزخ میں تیرا یہ مکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے بچایا، رحم کیا اور اس کے بدلے تجھے جنّت میں گھر عطا فرمایا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو۔ تاکہ جا کر اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ یہاں رہو اور کافر کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو فرشتہ ڈانٹ کر اُس سے کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے علم حاصل کیا اور نہ کسی کی پیروی کی پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ پس وہ کہتا ہے کہ میں بھی وہی کہا کرتا تھا جو لوگ کہتے تھے پس وہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کا گرز مارتا ہے تو وہ زور سے چیخ اُٹھتا ہے جس کو جنّوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔

ف۔ قبر میں ہر مردے سے تین سوال کیے جاتے ہیں۔ تیسرے سوال کے لفظ هٰذَا الرَّجُلُ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

علیہ وسلم کی تصویر مراد نہیں بلکہ آپ بنفسِ نفیس جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہ بات مشکل و ناممکن نہیں کیونکہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ ایک سیکنڈ میں ہزاروں مختلف مقامات پر تشریف لے جا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ فِتْيَانًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الْمُنَافِقُ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

محمد بن سلیمان نے عبدالوہاب سے اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پلیٹ پھر کر جانے لگتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سُن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پہلی حدیث کے لگ بھگ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا: اگر وہ کافر یا منافق ہے تو اس سے کہتا ہے اس میں منافق زیادہ ہے اور کہا کہ اسکی آواز کو جنوں اور انسانوں کے سوا سب نزدیک والے سنتے ہیں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ وَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهٰذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هُمَا وَقَالَ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هٰذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذٰلِكَ

منہال سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازے میں نکلے۔ جب قبر تک پہنچے تو وہ مکمل نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک اُٹھا کر فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ حدیثِ جریر میں اس جگہ یہ بھی کہا ہے کہ مُردہ ان کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے جب کہ وہ پلیٹ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے: اے انسان تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نے کہا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس بٹھا کر اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے، دونوں اس سے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔ حدیثِ جریر میں یہ بھی ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (۱۴: ۲۷) پھر دونوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ انْتَفَعَا قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَبْكَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ۔

متفق ہو گئے۔ پس آسمان سے آواز دینے والے کی آواز آتی ہے، میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو، اور اس کو جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ پس اس کے ذریعے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور حدِ نظر تک اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور کافر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی رُوح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آ کر اُسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں دونوں کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جنہیں تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پس آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ یہ جھوٹ جانتا تھا لہٰذا جہنم میں اس کا بستر لگا دو اور اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ پس اس کے ذریعے جہنم کی آگ اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے لہٰذا اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ حدیثِ جریر میں یہ بھی ہے کہ پھر اُس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرہ ہے اور اس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ پھر وہ اس کی ایک چوٹ مارتا ہے تو اُس کی آواز کو جنوں اور انسانوں کے سوا مشرق و مغرب تک سب سُنتے ہیں اور وہ آدمی مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا الْاَعْمَشُ نَا الْمِنْهَالُ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ابو عمر زاذان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اُسی طرح حدیث بیان کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۱۴ فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ۔

میزان کا ذکر

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوزخ کا ذکر کیا اور رونے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کس بات پر روتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے دوزخ کا ذکر کیا تھا لہٰذا رونا آگیا، کیا آپ اپنے اہل وعیال کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقام ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، (۱) میزان کے پاس جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی نیکیاں ہلکی ہیں یا بھاری (۲) نامۂ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھو، جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے وہ کدھر سے ملے گا، داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے (۳) پلصراط کے پاس جب کہ وہ جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ یعقوب نے یونس سے اس حدیث کے الفاظ کو روایت کیا ہے۔

باب ۴۱۵ فِي الدَّجَّالِ۔

دجّال کا بیان

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ۔

حضرت عبید اللہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے دجّال سے اپنی قوم کو ڈرایا اور میں بھی تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ شاید عنقریب اُسے وہ شخص پالے جس نے مجھے دیکھا اور میرا کلام سنا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اُن دنوں ہمارے دل آج جیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ اور بھی بہتر ہوں گے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَامَ

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

اس کی شان کے لائق ہے اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم یہ جان لو کہ وہ کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

باب ۴۷۶ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ

خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔

احمد بن یونس، زہیر اور ابوبکر بن عیاش اور مندل، مطرف، ابو جہم، خالد بن وہبان نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن سے نکال دیا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ نَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَضَعَنَّ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ لَأَضْرِبَنَّ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوِ الْحَقَكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي۔

خالد بن وہبان نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ مالِ غنیمت کو حکمران اپنا مال سمجھیں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو اپنی تلوار کندھے پر رکھ لوں گا، پھر اس کے ساتھ مارتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے جا ملو۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى ابْنِ زِيَادٍ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ هِشَامٌ

مسدد اور سلیمان بن داؤد، حماد بن زید، معلی بن زیاد اور ہشام بن حسان، حسن، صبۃ بن محصن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے ایسے حکمران ہوں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے بھی جس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ہشام نے کہا کہ اپنی زبان سے وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے دل میں برا جانا وہ بچ گیا۔ لیکن جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

راضی ہوا اور پیروی کی (وہ برباد ہوا) عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! کیا ہم انہیں قتل کر دیں؟ ابن داؤد نے کہا: کیا ہم ان سے جنگ کریں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ۔

ابن بشار، معاذ بن ہشام، اُن کے والد ماجد، قتادہ، حسن، ضبہ بن محصن عنزی نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسی طرح معناً روایت کرتے ہوئے کہا: جس نے ناپسند کیا وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ بچ گیا۔ قتادہ نے کہا کہ جس نے دل سے انکار کیا اور جس نے دل سے ناپسند کیا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے فساد ہوں گے۔ جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے جب کہ وہ اکٹھے ہوں تو اُسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ نَهْرَوَانَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

محمد بن عبید اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان والوں (خارجیوں) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُن میں ایک شخص ہے جس کے ہاتھ پستان کی گھنڈی کے مانند چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہی ہیں وہ لوگ جن سے لڑنے کا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ عبیدہ عرض گزار ہوئے کہ حضور سے کیا آپ نے خود سنا؟ فرمایا ہاں ربِ کعبہ کی قسم۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ مِنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ

ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں لگا ہوا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كُلَيْبٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسَبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرما دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی اُبھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی اُس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امانتدار شمار فرمایا ہے لیکن کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ پس ایک آدمی نے اُسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل یا پیٹھ سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں اُنہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح مٹا کر رکھ دوں۔

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بُت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجّال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مضرت کے پیشِ نظر فرمایا کہ اگر میں اُنہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيَّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدُ نَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي

نصر بن عاصم انطاکی، ولید اور مبشر ابن اسمٰعیل حلبی، ابو عمرو، قتادہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری اُمت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے بُرے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَ يُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ۔

ہنسلی سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار پر واپس نہ پھریں۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے بُرے ہوں گے۔ بشارت ہے اُسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ اُن کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔ اس میں فرمایا: اُن کی نشانی سر منڈانا اور بالوں کا جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو قتل کر دینا ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ السمید بالوں کے جڑ سے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے اُن کی طرف غلط بات منسوب کرنے کی نسبت آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسند ہے اور جب کوئی بات میرے اور تمہارے درمیان ہو تو جان لو کہ جنگ دھوکا بازی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی، جن کی عمریں کم ہوں گی، عقل کے کوتاہ ہوں گے، وہ مخلوق عالم کے ارشادات بیان کریں گے لیکن اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اُن کے ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ اُن کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

سلمہ بن کہیل نے حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ سُودٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَلَ فِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمُ الْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا

ساتھ خوارج کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت سے کچھ لوگ ایسے نکلیں گے۔ جو قرآن مجید پڑھیں گے اور تمہاری قرأت اُن کی قرأت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی ——————

——————— اور نہ

تمہاری نماز ان کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی اور نہ تمہارے روزے اُن کے روزوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گے۔ وہ ثواب سمجھ کر پڑھیں گے لیکن عذاب پائیں گے۔ اُن کی نماز اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گی۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ کاش! وہ لشکر جانے جو اُنہیں پائے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے اُن کے متعلق کیا فیصلہ صادر ہوا ہے تو عمل پر بھروسہ ہی نہ کریں۔ اُس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو ہوگا لیکن کلائی نہ ہوگی۔ اُس کے بازو پر پستان کی گھنڈی جیسا اُبھار ہوگا۔ جس پر سفید بال ہوں گے۔ کیا تم معاویہ اور شام والوں کی طرف جاتے ہو اور ان لوگوں کو پیچھے چھوڑتے ہو اپنے بچوں اور اپنے مال کے پاس۔ خدا کی قسم، میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں، کیونکہ انہوں نے حرام خون بہایا اور لوگوں کی چراگاہ کو لوٹا۔ پس اللہ کا نام لے کر ان کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ سلمہ بن کہیل کا بیان ہے کہ زید بن وہب نے مجھے ایک منزل پر اُتارا، یہاں تک کہ ہم ایک پُل کے اُوپر سے گزرے تو فرمایا: جب ہماری ٹکر ہوئی تو خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وہب تھا اس نے خوارج سے کہا کہ نیزے ڈال دو اور تلواروں کو نیام سے نکال لو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ مبادا تمہیں اُسی طرح قسم دیں جیسے حروراء کے مقام پر دی تھی۔ پس اُنہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں سونت لیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے اُنہیں نیزوں پر رکھ لیا اور وہ یکے بعد دیگرے ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ مسلمانوں میں سے صرف دو آدمیوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ لنجے کو ان میں تلاش کرو۔ وہ نہ ملا۔ پس حضرت علی خود کھڑے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَرِيبًا قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ اخْرُجُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ.

یہاں تک کہ لاشوں کے ایک ڈھیر کے پاس آئے تو فرمایا کہ ان میں سے نکالو۔ پس اُسے زمین کے قریب ہی پایا تو آپ نے تکبیر کہی اور کہا: اللہ نے سچ فرمایا جو اس کے رسول نے پہنچایا۔ پس عبیدہ سلمانی سامنے آکھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین! اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ یہاں تک کہ اُس نے تین دفعہ قسم لی اور اُنہوں نے قسم دی۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ نَا أَبُو الْوَضِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيِّ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعِيرَاتٌ مِثْلُ الشَّعِيرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ.

محمد بن عبید، حماد بن زید، جمیل بن مرہ، ابوالوضی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لنجے کو تلاش کرو پھر آگے حدیث بیان کی۔ پس اُسے لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا مٹی میں لتھڑا ہوا۔ ابوالوضی کا بیان ہے کہ گویا میں اُسے اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ وہ حبشی تھا۔ قریطق پہنے ہوئے۔ اُس کا ایک ہاتھ عورت کی پستان کے مانند تھا، جس پر بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دُم پر بال ہوتے ہیں۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعِيرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَوْرِ.

نعیم بن حکیم سے روایت ہے کہ ابومریم نے فرمایا: وہ لنجا اُس روز ہمارے ساتھ مسجد میں تھا۔ شب و روز مسجد میں ہی بیٹھا کرتا تھا۔ وہ فقیر تھا اور میں نے اُسے مساکین کے ساتھ دیکھا تھا کہ حضرت علی کے پاس لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے آیا۔ میں نے اُسے اپنی ٹوپی پہنائی تھی۔ ابومریم کا بیان ہے کہ نافع اُس لنجے کو چھاتی والا کہا کرتے تھے کیونکہ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کے مانند تھا۔ اُس کے سر پر گھنڈی تھی جیسے عورت کی پستان پر گھنڈی ہوتی ہے اور اُس پر بلی کی مونچھوں کے مانند بال تھے۔

باب ۱۱۷ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ۔

چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّتِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، عبداللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کو بغیر حق کے کوئی لینا چاہے اور وہ لڑتا ہوا قتل ہو جائے تو وہ شہید

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

ہے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ الخ كِتَابُ السُّنَّةِ۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد طیالسی: ابراہیم بن سعد، اُن کے والد ماجد، ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر، طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو اپنی بیوی، اپنے خون اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

کتاب السنّہ ختم ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوَّلُ كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

باب ۴۱۸ فِي الْحِلْمِ وَاَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلم اور اخلاق کا بیان

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ اَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا۔

اسحاق ابنِ عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق میں سب لوگوں سے اچھے تھے۔ ایک روز آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا۔ اور میرے دل میں یہ تھا کہ جاؤں گا۔ کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ میں باہر نکلا تو لڑکوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میرے کندھے پکڑ لیے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ تبسم ریز تھے، فرمایا اے اُنیس! جاؤ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا بہت اچھا، یا رسول اللہ! میں جاتا ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے سات سال یا نو سال آپ کی خدمت کی، مجھے نہیں معلوم کہ جو کام میں نے کیا اُس کے لیے فرمایا ہو کہ کیوں کیا اور جو نہ کیا اس کے لیے فرمایا ہو کہ یہ کام کیوں نہ کیا۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا اَوْ اَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منوّرہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔ مگر ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تھا لیکن جو میں نے کیا اُس پر قطعی آپ نے اُف تک نہ کہا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ تم نے کیوں کیا یا ایسے کیوں نہ کیا۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حَتَّى قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ فَحَمَرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَ فِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے ہم سے باتیں کرنے کے لیے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک روز آپ نے ہم سے گفتگو کی اور کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس نے آپ کو پا کر، چادر ڈالی اور آپ کو کھینچا کہ مبارک گردن سرخ ہو گئی۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ چادر کھردری تھی۔ آپ متوجہ ہوئے تو اعرابی نے آپ سے کہا: میرے ان دونوں اونٹوں کو سامان سے لاد دیجئے کیونکہ آپ اپنے مال سے یا اپنے باپ کے مال سے نہیں دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، نہیں، میں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں تیرے مال نہیں دوں گا۔ جب تک تم مجھے اس کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ چنانچہ ہر دفعہ اعرابی یہی کہتا رہا کہ خدا کی قسم، میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ اس کے دونوں اونٹوں کو لاد دو۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ۔

باب ۴۱۹ فِي الْوَقَارِ۔

وقار کا بیان۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا قَابُوسُ ابْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

نفیلی، زہیر، قابوس بن ابوظبیان، اُن کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک چلنی، خوش اخلاقی اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

باب ۴۲۰ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا۔

جو غصہ پی جائے

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ

ابن السرح، ابن وہب، سعید بن ابی ایوب، ابومرحوم، سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَيْمُونٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو غصے کو پی جائے اور وہ اس کے مطابق کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اُسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے پسند کرلے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو مرحوم کا نام عبدالرحمان بن میمون ہے۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةً دَعَاهُ اللّٰهُ نَادَى وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

عقبہ بن مکرم، عبدالرحمان بن مہدی، بشر ابن منصور، محمد بن مجلان، سوید بن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی کے ایک صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُسی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اُسے امن اور ایمان سے بھرپور کردے گا۔ اور یہ واقعہ بیان نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اُسے بلائے گا۔ لیکن یہ کہا:۔ اور جو خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس پر قادر ہو۔ بشر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا:۔ تواضع کے طور پر تو اللہ تعالیٰ اُسے عزت کا لباس پہنائے گا اور جو اللہ کے لیے کسی کا نکاح کروائے تو اللہ تعالیٰ اُسے شاہی تاج پہنائے گا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا:۔ تم اپنے میں سے پہلوان کس کو شمار کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ کوئی جس کو پچھاڑ نہ سکے۔ فرمایا بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

باب ۴۲۱ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

غصے کے وقت کیا کہے؟

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

عبدالرحمان بن ابولیلی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ اُن میں سے ایک کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ غصے کے مارے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحَكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔

کی ناک پھٹ جائے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اُسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ کسی نے کہا، یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا، کہے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ اُسے حکم کرنے لگے تو اُس نے انکار کر دیا اور اُس کا غصہ بڑھتا ہی رہا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْفُخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هٰذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ۔

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک دو شخص آپس میں جھگڑے۔ اُن میں سے ایک شخص کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اُسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ اس شخص نے کہا، کیا مجھے پاگل سمجھتے ہو؟

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

حرب بن ابوالاسود نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر اس کا غصہ جاتا رہے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ۔

داؤد نے بکر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث دونوں حدیثوں میں زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا

ابووائل قاص کا بیان ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی نے اُن سے ایسی بات کی کہ اُنہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

غصہ آگیا۔ انہوں نے اُٹھ کر وضو کیا اور فرمایا کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے میرے جدِ امجد حضرت عطیہؓ کے واسطے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔

باب ۴۲۲ فِي الْعَفْوِ وَالتَّجَاوُزِ

معاف کردینا اور درگزر کرنا

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار کیا جب کہ اُس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو اس سے آپ سب سے زیادہ بچتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ کی حرمت کو توڑتا تو اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ۔

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز کسی خادم یا عورت کو نہیں پیٹا۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أَمَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ خذ العفو کے بارے میں فرمایا: لوگوں کے اخلاق میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درگزر کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

باب ۴۲۳ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

حُسنِ معاشرت کا بیان

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ

عثمان بن ابوشیبہ، عبدالحمید حمانی، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلٰكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گزرتی تو یہ فرماتے کہ فلاں کا کیا حال ہے جو یہ کہتا ہے بلکہ فرماتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی بات کہتے ہیں۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ هٰذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يَبِيعُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ۔

سلم علوی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس پر زردی کا نشان تھا۔ کم ہی ایسا ہوا کہ آپ نے کسی کے سامنے وہ بات کی ہو جو اُسے ناپسند ہو جب وہ چلا گیا تو فرمایا۔ کاش! تم اُسے نشان کو دھونے کا حکم دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلم راوی حضرت علی کی اولاد سے نہیں تھا بلکہ نجومی تھا۔ ایک دفعہ اُس نے حضرت عدی بن ارطاۃ کے حضور چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ تو اُنہوں نے اُس کی گواہی قبول نہ فرمائی۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ۔

نصر بن علی، ابو احمد، سفیان، حجاج بن فرافصہ، ایک آدمی، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ محمد بن متوکل عسقلانی عبدالرزاق، بشر بن رافع، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ دونوں ہی مرفوع ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے جب کہ منافق دھوکا باز اور بخیل ہوتا ہے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا کہ رشتہ داری کے لحاظ سے بُرا آدمی ہے۔ پھر فرمایا کہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام کیا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ۔

حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا، ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے بُرا آدمی ہے جس کو اس کی بدزبانی کے باعث لوگ ترک کر دیں۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ نَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ

عباس عنبری، اسود بن عامر، شریک، اعمش، مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذکورہ واقعہ کو روایت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک وہ بُرے آدمی ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کی خاطر لوگ اُن کی عزت کریں۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنٍ أَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنا منہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک پر رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر مبارک ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی ہی اپنا سر ہٹا لیتا اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا دستِ مبارک پکڑا ہو اور آپ نے اپنا دستِ مبارک ہٹا لیا ہو، یہاں تک کہ وہ آدمی خود ہی اپنا ہاتھ ہٹا لیتا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے کنبے کا بُرا فرد ہے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے ملے اور اُس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جب اس نے اجازت مانگی تو آپ نے اسے کنبے کا بُرا فرد کہا اور جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ خندہ پیشانی سے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بدکلام اور بھپکڑ باز کو پسند نہیں فرماتا۔

باب ۴۲۳ فِي الْحَيَاءِ۔

حیا کا بیان

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ

سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے انصار کا ایک آدمی گزرا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثُمَّ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ فَأَعَادَ بَشِيرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ فَقُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی موجود تھے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، حیا ساری ہی بہتر ہے یا کہ ساری حیا ہی بہتر ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ ہم بعض کتابوں میں پاتے ہیں کہ اس میں اطمینان اور وقار ہے۔ نیز اس کے اندر کمزوری بھی ہے۔ حضرت عمران نے دوبارہ یہی حدیث دُہرائی تو بشیر نے بھی اپنی بات دُہرائی۔ پس حضرت عمران ناراض ہوئے یہاں تک کہ اُن کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں اور فرمایا۔ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور تم مجھے دوسری کتابوں کی باتیں سُنا رہے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو نجید! چُپ رہیے۔ چُپ رہیے۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

ربعی بن حراش نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگلی نبوت کی باتوں میں سے یہ بات لوگوں کو ملی کہ جب تجھے شرم نہ آئے تو جو چاہے کر۔

باب ۴۲۵ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ۔

حُسنِ اخلاق کا بیان

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

مطلب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزے رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا نَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ

ابو الولید طیالسی اور حفص بن عمر ـــــ ابن کثیر، شعبہ، قاسم بن ابو بزہ، عطاء کیخارانی، حضرت اُم درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ سَمِعْتُ عَطَآءً الْکَیْخَارَانِیَّ۔

حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی ——— ابوالولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے عطاء کیخارانی سے بھی سُنا ہے۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ اَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ نَا اَبُوْ کَعْبٍ اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ حَبِیْبٍ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ۔

سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جھگڑنا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں، اگرچہ حق پر ہو اور اس کے لیے جنت کے درمیان میں مکان کا جو جھوٹ کو ترک کر دے، خواہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لیے جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

ف۔ جنت یا جنت میں گھر دینے کی ضمانت اس بنا پر ہے کہ آپ پروردگارِ عالم کے خلیفۂ اعظم ہیں۔ خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کا تقسیم کرنے والا اور رحمۃ للعالمین بنایا اور طالبِ رحمت کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَالْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ۔

معبد بن خالد نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھیودہ بکنے والا اور حرام کے مال سے پلنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ الجوّاظ بد کلامی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

باب ۴۲۶ فِیْ کَرَاهِیَةِ الرِّفْعَةِ فِی الْاُمُوْرِ

ڈینگیں مارنے کی برائی

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتِ الْعَضْبَآءُ لَا تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْاَعْرَابِیُّ فَکَانَ ذٰلِکَ شُقَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یَرْفَعَ شَیْئًا اِلَّا وَضَعَهٗ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عضباء پیچھے نہیں رہا کرتی تھی۔ پس ایک اعرابی اپنے کمسن اونٹ پر آیا اور اس نے شرط لگائی تو اعرابی آگے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بات گراں گزری تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس چیز کو اُٹھاتا ہے تو اُسے گراتا بھی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

نفیلی، زہیر، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو نہیں اٹھاتا مگر اسے گراتا بھی ہے۔

باب ۴۲۷ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ۔

خوشامد کی برائی

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ ہمام نے فرمایا: ایک آدمی آیا، اور اس نے حضرت عثمان کی ان کے منہ پر تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود نے ایک مٹھی مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال دی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم خوشامد کرنے والوں کو پاؤ تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دینا۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

عبدالرحمان بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا: تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرے جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے کہ یوں کہا جائے اور میں اسے خدا کے مقابلے پر پاک قرار نہیں دیتا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے سید (سردار) ہیں۔ فرمایا کہ سید تو اللہ ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم میں خوبیوں کے لحاظ سے افضل اور درجے کے لحاظ سے اعلیٰ ہیں۔ فرمایا کہ اپنی بات کرو یا کوئی اور بات کرو، مبادا شیطان تمہیں اپنا مزدور بنا لے۔

باب ۴۲۸ فِي الرِّفْقِ۔

نرمی کا بیان

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَشَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالُوا نَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هٰذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةً يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنگل میں جانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل کو جانے کا ارادہ کرتے تو اس نالے سے ابتدا فرمایا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے جنگل کو جانے کا ارادہ فرمایا تو زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں کی گئی تھی اور مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرنا کیونکہ نہیں ہوتی کسی چیز میں نرمی مگر اسے زینت دیتی ہے اور نہیں نکلتی کسی چیز سے مگر اسے عیب کر دیتی ہے۔ ابن الصلاح نے اپنی حدیث میں محرمۃ کہا ہے یعنی جس پر سواری نہ کی گئی ہو۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، ابومعاویہ اور وکیع، اعمش، تمیم بن سلمہ، عبدالرحمان بن ہلال نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا تو وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہ گیا۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحِ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔

حسن بن محمد صباح، عفان، عبدالواحد، سلیمان اعمش، مالک بن حارث، مصعب بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ اعمش کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: آخرت کے کاموں کے لیے اور کاموں (دنیاوی امور) میں جلدی کرنا اچھا نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۲۹ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ۔

احسان کا شکریہ ادا کرنا

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الرَّبِيعُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مہاجرین عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! انصار تو سارا ہی ثواب لے گئے۔ فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحییٰ بن ایوب، عمارۃ بن غزیہ، شرحبیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔

ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔

باب ۴۳۰ فِي الْجُلُوسِ بِالطُّرُقَاتِ۔

راستوں میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا مجالس میں بیٹھے بغیر گزارہ نہیں ہے کیونکہ ہم ان میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر تم ایسا نہ کر سکو تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض گزار

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

ہوئے کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے روکنا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ۔

مسدد، بشر، ابن المفضل، عبدالرحمان بن اسحاق، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا کہ راستہ بتا دینا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى النَّيْسَابُوْرِيُّ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ۔

حسن بن علیی نیشاپوری، ابن المبارک، جریر بن حازم، اسحاق بن سوید، ابن حجیر عدوی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا، مصیبت زدہ کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَكَثِيْرُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيْسٰى حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے، فرمایا اے اُمّ فلاں! تم گلی کے سرے پر جہاں چاہو میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ عورت بیٹھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کے پاس بیٹھے رہے، یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری کر دی۔ ابن عیسیٰ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کی حاجت پوری ہو گئی۔ اور کثیر نے حمید کے واسطے سے اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

عثمان بن ابوشیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت

www.sirat-e-mustaqeem.com

یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ بِمَعْنَاهُ۔

نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت کی عقل میں فتور آگیا تھا۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب ۴۳۱ فِیْ سِعَةِ الْمَجْلِسِ۔

کھلی جگہ بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ۔

عبدالرحمان بن ابوعمرہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہتر مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ عبدالرحمان بن عمرو بن ابوعمرو انصاری ہیں (یعنی روایت کرنے والے صاحب)

باب ۴۳۲ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ

دھوپ چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ۔

محمد بن منکدر نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو خالد نے کہا کہ سائے میں۔ پس اس کے اوپر سے سایہ چلا جائے یعنی وہ سب کچھ دھوپ میں رہ جائے اور کچھ سائے میں تو چاہیئے کہ اُٹھ جائے۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَامَ فِی الشَّمْسِ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُوِّلَ اِلَی الظِّلِّ۔

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پس وہ دھوپ میں کھڑے رہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو وہ سائے میں آ گئے۔

باب ۴۳۳ فِی التَّحَلُّقِ۔

حلقہ بنانے کا بیان

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِی الْمُسَیَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ عِزِیْنَ۔

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں نے کئی حلقے بنا رکھے تھے۔ فرمایا کیا بات ہے کہ تمہیں الگ الگ دیکھ رہا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ۔

واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل سے روایت ہے کہ اعمش نے فرمایا: گویا آپ اکٹھے ہونے کو پسند فرماتے تھے۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي۔

محمد بن جعفر اور ہناد، شریک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔

باب ۲۳۴ الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنا

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، ابو مجلز نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو آکر حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

باب ۲۳۵ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ۔

ایک شخص کا دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھنا

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلًى لِآلِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ۔

ابو عبداللہ مولیٰ آلِ ابو بردہ سے روایت ہے کہ سعید بن ابوالحسن نے فرمایا: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی اُن کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُنھوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جو اُسے دیا نہ گیا ہو۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا الْخُصَيْبَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْخُصَيْبِ اسْمُهُ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقیل بن طلحہ، ابو خصیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس کے لیے دوسرا آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ آنے والا اس جگہ بیٹھنے لگا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے منع فرما دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو الخصیب کا نام زیاد بن عبدالرحمان ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

باب ۷۳۶ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالَسَ۔

کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیئے

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھے سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا مگر اُس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اس فاسق کی مثال جو قرآنِ مجید پڑھے ریحانہ جیسی ہے جس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ اس فاسق کی مثال جو قرآنِ مجید نہ پڑھے اندرائن (تمبے) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ اچھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مشک والے جیسی ہے۔ اگر تمہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچ جائے گی اور بُرے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر تمہیں اُس کی سیاہی نہ بھی لگے پھر بھی دھواں تو تم تک پہنچ ہی جائے گا۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى حَ وَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

مسدد، یحییٰ۔ ابنِ معاذ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کو طَعْمُهَا مُرٌّ تک روایت کیا۔ ابنِ معاذ نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم آپس میں کہا کرتے کہ اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

شبیل بن عزرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

عمرو بن عون، ابن المبارک، حیوۃ بن شریح، سالم بن غیلان،

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔

ولید بن قیس، ابو سعید یا ابو الہیثم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کسی کو مصاحب بناؤ مگر مومن کو اور نہ کسی کو ساتھ کھانا کھلاؤ مگر پرہیز گار کو۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

ابن بشار، ابو عامر اور ابو داؤد، زہیر بن محمد، موسیٰ بن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم دیکھ لیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ نَا اَبِيْ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِيْ ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

ہارون بن زید بن ابو زرقاء، اُن کے والد ماجد، جعفر بن برقان، یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ جن میں وہاں تعارف ہوا تو یہاں اُلفت رہی اور جو وہاں انجان رہیں اُن میں یہاں جدائی ہے۔

باب ۴۳۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ۔

جھگڑنے کی ممانعت

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لیے روانہ کرتے تو فرماتے: خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا مشکل میں نہ پھنسانا۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُوْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ يَعْنِيْ بِهٖ قُلْتُ صَدَقْتَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ كُنْتَ شَرِيْكِيْ فَنِعْمَ الشَّرِيْكُ كُنْتَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، قائد السائب سے روایت ہے کہ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو لوگ میری تعریف کر رہے تھے اور میرا ذکر ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُنہیں تمہاری نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ کی قسم، آپ نے سچ فرمایا۔ آپ میرے ساجھی تھے اور کیا ہی اچھے ساجھی تھے۔ آپ نے کبھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي۔

باب ۴۳۸ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

باب ۴۳۹ فِي الْخُطْبَةِ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

لڑائی جھگڑا نہیں کیا تھا۔

انداز گفتگو

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو فرمانے کیلئے بیٹھے ہوتے تو نظر اُٹھا کر کتنی ہی دفعہ آسمان کی طرف دیکھتے۔

محمد بن علاء، محمد بن بشر، مسعر کا بیان ہے کہ میں نے مسجد میں ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر اور صاف لفظوں میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

عثمان اور ابوبکر پسران شیبہ، وکیع، سفیان، اسامہ، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گفتگو فرمانا ایسا ہوتا.... کہ ہر لفظ الگ الگ تھا جسے ہر سُننے والا سمجھ لیتا تھا۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گفتگو اللہ کی تعریف سے شروع نہ کی جائے وہ لنڈوری ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یونس اور عقیل اور شعیب اور سعید بن عبدالعزیز، زہری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (بغیر واسطہ کسی صحابی کے) مرسلاً

خطبے کا بیان

مسدد اور موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

کلیب کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس خطبے میں اللہ اور رسول کے متعلق گواہی نہ دی جائے وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

باب ۴۴۰ فِيْ تَنْزِيْلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ۔

لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھنا

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ اَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ اَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ اَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَاَقْعَدَتْهُ فَاَكَلَ فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا يَحْيٰى مُخْتَصَرٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ مَيْمُوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

یحییٰ بن اسمٰعیل اور ابن ابوخلف، یحییٰ بن یمان، سفیان، حبیب بن ابوثابت، میمون بن ابوشبیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس سے ایک سائل گزرا تو انہوں نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا پھر ایک شخص گزرا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے تو اُسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اُن سے اس کے متعلق کہا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے مرتبے کا لحاظ رکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میمون نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تھا۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ نَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ اَبِيْ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

اسحاق بن ابراہیم صوّاف، عبداللہ بن حمران، عوف بن ابو جمیلہ، زیاد بن مخراق، ابوکنانہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصّہ ہے اور اسی طرح قرآن مجید کے عالِم کی جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو اور اس بادشاہ کی تعظیم جو انصاف کرتا ہو (ان تینوں کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی کا ایک حصّہ ہے)۔

باب ۴۴۱ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا۔

دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَاَحْمَدُ ابْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن عبید اور احمد بن عبدہ، حمّاد، عامر احول، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دو شخصوں کے درمیان میں نہ بیٹھے مگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

اُن کی اجازت سے۔

باب ۴۴۲ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ۔

آدمی کس طرح بیٹھے

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم، اسحاق بن محمد انصاری ربیع بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتباء فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیخ عبداللہ بن ابراہیم منکر الحدیث ہیں۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسَى بِنْتُ حُرْمُلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةً أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُخْتَشِعُ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

حفص بن عمر اور موسیٰ بن اسمٰعیل، عبداللہ بن حسان عنبری، اُن کی دادیاں صفیہ اور دُحیبہ، اُن کے والدِ محترم کی دادی جان حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے، کہ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قرفصاء کی حالت میں (گھٹنے کھڑے کرکے اور ہاتھوں سے حلقہ بنا کر) بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو رُعب طاری ہوگیا۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ المختشع رُعب طاری ہونے کو کہتے ہیں۔

باب ۴۴۳ فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ۔

بیٹھنے کا بُرا طریقہ

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى إِلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اُن کی طرح بیٹھتے ہو، جن پر اللہ کا غضب ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۴۴ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔

عشاء کے بعد باتیں کرنا

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (نمازِ عشاء) سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۴۵ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا۔

چار زانو ہو کر بیٹھنا

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو اسی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

باب ۴۴۶ فِي التَّنَاجِي۔

سرگوشی کرنے کا بیان

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزُنُهُ۔

ابوبکر بن ابو شیبہ، ابومعاویہ، اعمش۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق نے حضرت عبداللہ رضی تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اُسے رنج پہنچائے گی۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

ابوصالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا ہے۔ ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے عرض کی کہ اگر وہ چوتھا ہو؟ فرمایا کہ یہ تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

باب ۴۴۷ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ۔

جب کوئی اپنی جگہ سے اُٹھ کر پھر واپس آئے

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سہیل بن ابوصالح کا بیان کہ میں اپنے والد محترم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہاں ایک لڑکا بھی تھا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے۔ پھر واپس آئے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۴۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبِ الْأَيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيُعْرَفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ۔

کعب ایادی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے اور جب آپ اُٹھ کھڑے ہوتے لیکن واپس لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی نعلین مبارک یا کوئی چیز رکھ جاتے جس سے آپ کے اصحاب جان لیتے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

باب ۴۴۸ کَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى۔

برائی اس بات کی کہ آدمی مجلس سے اُٹھ جائے اور خدا کا ذکر نہ کرے

۴۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔

سہیل بن ابوصالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں تو وہ ایسے اُٹھے جیسے گدھے کی لاش اور اپنی اس حرکت پر (قیامت کے روز) افسوس کا اظہار کریں گے۔

۴۸۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر ندامت وارد ہوگی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے بھی ندامت ہوگی۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۴۹ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كَفَّ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُ لَهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

مجلس کے کفارے کا بیان

سعید بن ابوہلال نے سعید بن ابوسعید مقبری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کچھ الفاظ ہیں جنہیں کوئی اپنی مجلس میں کھڑے ہوتے وقت تین دفعہ نہیں پڑھتا مگر اس کی طرف سے وہ کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلسِ ذکر میں نہیں کہتا مگر یہ تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے وہ یہ ہیں:۔ اے اللہ! تو پاک ہے اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمان بن ابوعمرہ مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَانِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِآخِرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى قَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ

محمد بن حاتم جرجرانی اور عثمان بن ابوشیبہ، عبدہ بن سلیمان حجاج بن دینار، ابوہاشم، ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو اُس کے آخر میں کہتے:۔ اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، اور تیری جانب رجوع کرتا ہوں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہہ رہے ہیں جو ابھی تک آپ نے نہیں کہی تھی۔ فرمایا کہ جو مجلس میں ہو یہ اُس کا کفارہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي الْمَجْلِسِ۔

بَابٌ ۴۵۰ فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ۔

۴۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَمَائِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

پاس بیٹھنے کے بعد باتیں لگانا

محمد بن یحییٰ بن فارس، فریابی، اسرائیل، ولید، زہیر بن حرب حسین بن محمد نے اس حدیث کو اسرائیل سے روایت کیا ہے۔ ابوالولید بن ہشام، زید بن زائد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرا کوئی صحابی کسی دوسرے کی شکایت مجھ تک نہ پہنچائے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا سے سینہ صاف لے کر جاؤں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پارہ ——— ۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

باب ۱۵۱ فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ۔

لوگوں سے محتاط رہنا

۴۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنْتَ لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ إِذَا هَبَطَتْ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي يُودَانَ فَتَلَبَّثَ لِي قُلْتُ لَا بَأْسَ فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أَوْضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَأَى أَنْ قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفَ

عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا کیونکہ آپ کا ارادہ تھا کہ حضرت ابوسفیان کے پاس قریش میں تقسیم کرنے کیلئے مال بھیجیں مکہ مکرمہ فتح ہو جانے بعد۔ فرمایا کہ ساتھی تلاش کر لو۔ پس میرے پاس عمرو بن اُمیہ ضمری آیا اور کہا:۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے آپ سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھی کی تلاش ہے۔ فرمایا:۔ یہی بات ہے۔ کہا تو میں آپ کا ساتھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے۔ فرمایا کہ کون: میں عرض گزار ہوا کہ عمرو بن اُمیہ ضمری۔ فرمایا کہ جب اس کی قوم کے پاس پہنچو تو اس سے خبردار رہنا کیونکہ کہنے والے نے کہا ہے:۔ بھائی تیرا قاتل ہے لہٰذا اُس سے بے خوف نہ رہنا پس ہم نکلے یہاں تک کہ جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو اس نے کہا:۔ میں ایک ضرورت کے تحت ودّان میں اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں لہٰذا آپ میرا انتظار کریں۔ میں نے کہا کہ راستہ نہ بھولنا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر گیا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد آگیا لہٰذا میں نے اپنے اُونٹ کو تیز دوڑایا یہاں تک کہ اصافر کے مقام پر پہنچ گیا تو وہ چند آدمی لے کر مجھے روکنے کے لیے آرہا تھا میں اُونٹ کو تیز دوڑا رہا یہاں تک کہ بہت آگے نکل گیا۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ میں ان کی رسائی سے باہر ہوں تو وہ لوگ واپس لوٹ گئے اور عمرو میرے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم سے ایک حاجت تھی۔ میں نے کہا:۔ ہو گی اور ہم دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے اور مال میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَاءَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ۔

حضرت ابوسفیان کے سپرد کر دیا۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

قُتیبہ بن سعید، لیث، عُقیل زُہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

ف۔ مسلمانوں کو ان کے مہربان آقا نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ جہاں اور جس سے نقصان اٹھاؤ تو دوبارہ اس کے جھانسے میں نہ آنا عقلمندی کا تقاضا ہی یہ ہے کہ ہر کسی پر اعتبار کر لینا اچھا نہیں۔ اعتبار کریں لیکن قابلِ اعتبار پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۵۲ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ۔

آدمی کی چال کا بیان

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ۔

حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُنَيْفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ۔

سعید جُریری سے روایت ہے کہ حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے حضور کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ سفید اور نمکین حسن والے تھے جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اُتر رہے ہیں۔

باب ۴۵۳ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنے کا بیان

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ ح وَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعُ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث ـــــ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا۔ جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مَالِكٌ ح وَنَا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ قعنبی نے کہا کہ مسجد میں اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ف۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہیں رکھنا چاہیے۔ یہ اندیشہ نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی اندیشے کے باعث احادیث میں اجازت و ممانعت دونوں وارد ہوئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۵۴ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ۔

باتیں اڑانے کا بیان

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، یحییٰ بن آدم، ابن ابی ذئب، عبدالرحمٰن بن عطاء، عبدالملک بن جابر بن عتیک نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی بات کر کے دوسری جانب متوجہ ہو جائے تو وہ گفتگو امانت ہے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، اُن کے بھتیجے نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجلسیں امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے جو حرام خون بہانے کے لیے ہو، دوسری جو حرام شرمگاہ کے لیے ہو اور تیسری جو ایسے مال کو چھیننے کے لیے ہو جس پر حق نہ پہنچتا ہو۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ رازی، ابواسامہ، عمر، ابراہیم بن حمزہ بن عبداللہ عمری، عبدالرحمٰن بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانت میں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

خیانت یہ ہوگی کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس رہے اور عورت اس کے پاس رہے پھر آدمی اس کا راز فاش کرتا پھرے۔

باب ۴۵۵ فِي الْقَتَّاتِ۔

چغل خوری کا بیان

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

مسدد اور ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم ہمام نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چغلی کھانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

باب ۴۵۶ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ۔

دوغلے پن کا بیان

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دوغلہ آدمی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔

نُعیم بن حنظلہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو منہ رکھے یعنی دوغلہ ہو تو قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

باب ۴۵۷ فِي الْغِيبَةِ۔

غیبت کا بیان

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرض کی گئی:۔ یا رسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اُسے ناپسند ہو۔ عرض گزار ہوا کہ جو میں کہتا ہوں وہ عیب میرے بھائی میں ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ عیب تمہارے بھائی میں ہو تو یہی غیبت ہے اور اگر وہ بات نہ ہو تو یہ بہتان باندھنا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّي حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

ابوجُحَیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ ۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے حضرت صفیہ کی فلاں فلاں خوبیاں کافی ہیں۔ مسدد کے سوا دوسروں نے کہا کہ اُنکا پست قد ہونا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اُسے سمندر میں گھولا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے تو ایک انسان کی حکایت ہی کی ہے۔ فرمایا کہ میں کسی انسان کی حکایت کرنے کو پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا مال بھی ملے۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا اَبُو الْيَمَانِ نَا شُعَيْبٌ نَا ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ نَا نَوْفَلُ ابْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

محمد بن عوف ، ابوالیمان ، شعیب ، ابن ابوحسین ، نوفل بن مساحق نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ سود سے بھی بڑھ کر زیادتی یہ ہے کہ ناحق کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰى نَا بَقِيَّةُ وَاَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي اَعْرَاضِهِمْ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ اَنَسٌ وَحَدَّثَنَاهُ عِيسَى بْنُ اَبِي عِيسَى السَّلْحِينِيُّ عَنْ اَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفّٰى۔

ابن المصفیٰ ، بقیہ اور ابوالمغیرہ ، صفوان ، راشد بن سعد ، عبدالرحمٰن بن جُبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ جب مجھے معراج کروائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور اُن کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا ۔ ۔ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور اُن کی بے عزتی کرتے ہیں ــــــ ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے اِسے روایت کیا ہے لیکن اس میں حضرت انس کا ذکر نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابوعیسیٰ نے اسے ابومغیرہ سے روایت کیا ہے ابن المصفیٰ کی طرح۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سعید بن عبداللہ جُریج نے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ اے لوگو! جو زبانی تو ایمان لے آئے لیکن ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تُغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَتَبَّعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَتَبَّعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔

اور نہ اُن کی عزت کے درپے رہا کرو کیونکہ جو انہیں بے عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے گا تو جس کے اللہ تعالیٰ پیچھے پڑ جائے اُس کو گھر میں بھی (بیٹھے ہوئے کو) ذلیل کر دے گا۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسَى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وقاص بن ربیعہ نے حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اتنا ہی کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اسیطرح کا کپڑا پہنائے گا اور جو کسی آدمی کے ساتھ ایسی جگہ پر کھڑا ہوا جس سے مقصود شہرت اور خودنمائی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے ایسے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا جس سے خوب اُسکی شہرت اور خودنمائی ہو۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

واصل بن عبدالاعلیٰ، اسباط بن محمد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، عزت اور خون حرام ہے۔ آدمی میں اتنی بُرائی ہی کافی ہے (تباہ ہونے کے لیے) کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

ف۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ہمیشہ اپنے سے بہتر سمجھے۔ اگر وہ عمر میں اس سے بڑا ہے تو یہ سمجھ کر کہ اس نے میری نسبت بہت زیادہ نیکیاں جمع کر لی ہوں گی اور اگر عمر میں اس سے چھوٹا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے اسے اپنے سے بہتر شمار کرے کہ میری نسبت اس نے بہت ہی کم گناہ کیے ہوں گے۔ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر شمار کرنا شیطان کی تقلید ہے جس نے اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ کہا تھا۔ مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ ایمانی دولت کے باعث معزز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۵۸ الرَّجُلُ يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ۔

مسلمان بھائی کی عزت بچانے کیلئے بولنا

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ

عبداللہ بن محمد بن اسماء عُبید، ابن المبارک، یحییٰ، عبداللہ بن سلیمان، اسمٰعیل بن یحییٰ معافری، سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمُعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أَرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی منافق کے مقابلے میں مومن کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی حمایت میں ایک فرشتہ کھڑا کرے گا جو اُسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اُس پر الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پُل پر اُسے روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمٰعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ نَائِلٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْمٰعِيلُ ابْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مُغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ ابْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ۔

اسمٰعیل بن بشیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ پر ذلیل و رُسوا کرے جہاں اُسکی عزت کی جاتی ہو تاکہ اس کی عزت گھٹ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے کو اس جگہ پر ذلیل و رُسوا کرے گا جہاں اُسے خدا کی مدد درکار ہوگی۔ اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے جہاں اُس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو حالانکہ وہاں اُسکی عزت ہوتی ہے تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مدد فرمائے گا جہاں اسے خدا کی مدد درکار ہوگی ——— یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے عُبَیْدُ اللہ بن عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ یحییٰ بن سُلیم وہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے صاحبزادے تھے۔ اور اسمٰعیل بن بشیر یہ بنی مغالہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور اس روایت میں عقبہ کی جگہ عُتبہ بن شداد کہا گیا ہے۔

باب ۷۵۹ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ۔

جس کا کہنا غیبت نہیں ہے

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجُشَمِيِّ

ابوعبداللہ جشمی سے روایت ہے کہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک اعرابی آیا، اُس نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا، پھر اس کا گھٹنا باندھ دیا اور مسجد میں داخل

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ نَاجُنُبٌ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهٗ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى۔

ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو وہ اپنے اُونٹ کے پاس آیا، اُس کا گھٹنا کھولا، پھر اس پر سوار ہو گیا اور پکار کر کہا:- اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور اس رحمت میں ہم دونوں کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا۔ تم کیا کہتے ہو، یہ زیادہ بھولا ہے یا اس کا اُونٹ؟ کیا تم سنتے نہیں جو اُس نے کہا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں سُنا۔

باب ۴۶۰ فِي التَّجَسُّسِ۔ ٹوہ لگانے کا بیان

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهٰذَا لَفْظُهٗ قَالَا نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا۔

راشد بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کا کھوج لگاتے پھرو گے تو اُن کی عادتوں کو خراب کر دو گے یا خراب کے نزدیک پہنچا دو گے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ حضرت معاویہ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے انہیں نفع پہنچایا۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيْرِ ابْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔

سعد بن عمرو حمصی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم بن زُرعہ، شُریح بن عُبیدہ، جُبیر بن نُفیر اور کثیر بن مُرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام بن معدیکرب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم جب لوگوں میں اپنے گمان اور اندازے کو تلاش کرے گا تو انہیں خراب کر کے رکھ دے گا۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ قَالَ اُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقِيْلَ هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهٗ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ

زید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حاضر کیا گیا اور کہا:- یہ ایسا شخص ہے جس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہمیں کھوج لگانے سے منع فرمایا گیا ہے، ہاں جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهٖ۔

باب ۴۶۱ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نُشَيْطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَى مَوْءُودَةً۔

کوئی بات ہم پر ظاہر ہو جائے تو ہم اُس پر مواخذہ کرتے ہیں۔

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نُشَیط، کعب بن علقمہ، ابن الہیثم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو کسی کے بھید کو دیکھ کر چھپائے وہ ایسا ہے گویا اُس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نُشَيْطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانًا لَنَا هٰؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانًا لَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ اللَّيْثِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ۔

ابوالہیثم بیان کرتے تھے کہ اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامر کے منشی حضرت دُخین سے سُنا کہ انہوں نے فرمایا۔ ہمارے ہمسایے شراب پیتے تھے۔ میں نے اُنہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں۔ میں نے انہیں منع کیا ہے لیکن یہ باز نہیں آتے۔ میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑو۔ پھر میں دوبارہ حضرت عقبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارے ہمسائے انکار کرتے ہیں کہ وہ شراب پینے سے رُکیں، لہٰذا میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو، اُن کا خیال چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پس مسلم بن ابراہیم کی حدیث کے مانند بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہاشم بن قاسم نے لیث سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا:۔ ایسا نہ کرو بلکہ اُنہیں سمجھاؤ اور دھمکاؤ۔

ف۔ نیکی کا حکم دینا اور بُرے کام سے منع کرنا یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروری ہے لیکن کسی مسلمان کی برائی کو مشتہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ حتی الامکان دوسرے کے عیب پر پردہ ڈالے تاکہ پروردگارِ عالم اس کی پردہ پوشی فرمائے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے منشی دُخین کو اسی لیے اُن کے شرابی ہمسایوں کی حاکم کے پاس شکایت کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ ہاں خوفِ خدا یاد دلانے اور نصیحت کرنے کا حکم فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۶۲ الْمُوَاخَاةِ۔

اخوّت

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ

سالم نے اپنے والدِ ماجد (حضرت عبداللہ بن عمر سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دُور کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اُسکی تکلیف کو دُور فرمائے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ۴۶۳ الْاِسْتِيْذَابِ۔

گالی گلوچ

۴۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

محمد بن علاء کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخص آپس میں بدکلامی کریں تو دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب ۴۶۴ فِي التَّوَاضُعِ۔

تواضع کا بیان

۴۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔

یزید بن عبداللہ نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم ایک دوسرے سے عاجزی کے ساتھ پیش آیا کرو۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور کوئی دوسرے پر اپنی برتری نہ جتائے۔

باب ۴۶۵ فِي الْاِنْتِصَارِ۔

بدلہ لینے کا بیان

۴۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَعَ رَجُلٌ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَاٰذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ اٰذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ اٰذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْتَصَرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ

سعید بن مسیب سے (مرسلاً) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اردگرد شمعِ رسالت کے پروانے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کو تکلیف دہ لفظ کہا لیکن حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ پھر اُس نے دوبارہ کہا لیکن حضرت ابوبکر چُپ رہے۔ پھر اُس نے سہ بارہ کہا تو حضرت ابوبکر نے اُسے جواب دیا۔ جب حضرت ابوبکر نے جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ۔

مجھ پر غصہ آگیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک فرشتہ آسمان سے اُتر کر اُس کے کہنے کی تکذیب کر رہا تھا۔ جب تم نے جواب دیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ جس جگہ شیطان آشامل ہو وہاں میرا بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ ابْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ۔

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر سے بدکلامی کی آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے سفیان کے مانند۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذٌ الْمَعْنَى وَاحِدٌ نَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلِمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطِنْتُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقْحَمُ لِعَائِشَةَ فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ۔

عُبَید اللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد ——— عُبَید اللہ بن عمر بن میسرہ، معاذ، ابن عون کا بیان ہے کہ میں وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ میں اَلِانْتِصَار کے متعلق پوچھا کرتا تھا، تو مجھ سے حدیث بیان کی علی بن زید بن جدعان، اُمِّ محمد اُن کے والدِ محترم کی بیوی، ابن عون کے خیال میں وہ حضرت اُمّ المؤمنین صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس حضرت زینب بنت جحش بھی تھیں۔ آپ نے دستِ اقدس کے ساتھ مجھے گدگدی کی۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے اُن کے متعلق بتایا تو آپ رُک گئے۔ چنانچہ حضرت زینب حضرت عائشہ پر برس پڑیں۔ آپ نے اُنہیں روکا لیکن وہ نہ رُکیں تو آپ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تم بھی ان سے کچھ کہو۔ پس حضرت زینب حضرت علی کے پاس گئیں اور کہا کہ حضرت عائشہ نے آپ لوگوں (بنی ہاشم) کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس حضرت فاطمہ آئیں تو آپ نے اُن سے فرمایا:۔ کعبہ کے رب کی قسم، بیشک وہ تمہارے باپ کی محبوبہ ہیں۔ پس وہ چلی گئیں اور اُن سے کہا، میں نے یہ عرض کی اور حضور نے یہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت علی حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں آپ سے عرض گزار ہوئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۶۶ النهي عن سب الموتى۔

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت۔

۱۴۶۸۔ حدثنا نهير بن حرب نا وكيع نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی ساتھی (مسلمان) فوت ہو جائے تو اُسے نظر انداز کرو اور اُس کی بُرائی نہ کیا کرو۔

۱۴۶۹۔ حدثنا محمد بن العلاء أنا معاوية بن هشام عن عمران بن أنس المكي عن عطاء عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم۔

عطاء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور اُن کی برائیوں سے زبان کو روکا کرو۔

ف۔ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی نیکیوں اور خوبیوں کا چرچا کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اس کی برائی بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اب وہ اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں پہنچ چکا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے گا۔ ہاں اسلام و مسلمین کی خیر خواہی میں گمراہوں اور گمراہ گروں کا رد کرنا قلمی جہاد ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۶۷ في النهي عن البغي۔

تکبر کی ممانعت

۱۴۷۰۔ حدثنا محمد بن الصباح بن سفيان نا علي بن ثابت عن عكرمة بن عمار قال حدثني ضمضم بن جوس قال قال أبو هريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان رجلان في بني إسرائيل متواخيين فكان أحدهما يذنب والآخر مجتهد في العبادة فكان لا يزال المجتهد يرى الآخر على الذنب فيقول أقصر فقال خلني وربي أبعثت علي رقيبا فقال والله لا يغفر الله لك أو لا يدخلك الله الجنة فقبض أرواحهما فاجتمعا عند رب العالمين فقال لهذا المجتهد أكنت بي عالما أو كنت على ما في يدي قادرا وقال للمذنب اذهب فادخل الجنة برحمتي وقال للآخر اذهبوا به إلى النار قال أبو هريرة والذي نفسي بيده لتكلم بكلمة أوبقت

ضمضم بن جوس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی اسرائیل میں دو شخص نزدیک رہتے تھے۔ ایک ان میں سے گنہگار اور دوسرا خوب عبادت گزار تھا۔ عبادت گزار جب بھی گنہگار کو دیکھتا تو اُس سے باز رہنے کے لیے کہتا۔ ایک روز اُس نے اُسے کوئی گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو روکنے کیلئے کہا۔ گنہگار نے کہا کہ مجھے میرے رب پہ چھوڑ دو، کیا تم مجھ پر نگران ہو؟ عبادت گزار نے کہا۔ خدا کی قسم، اللہ تمہیں نہیں بخشے گا، یا اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کریگا۔ پس دونوں کی روحیں قبض کر لی گئیں اور دونوں اکٹھے پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ عبادت گزار سے فرمایا گیا۔ کیا تجھے میرے متعلق سب کچھ علم ہے یا میرے اختیارات تیرے قبضے میں ہیں؟ گنہگار سے فرمایا کہ جا میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ دوسرے کے متعلق فرمایا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس نے ایسی بات کہی جس سے اُس کی دنیا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

دُنْيَاهُ وَاٰخِرَتَهُ.

۱۴۷۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِثْلَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ.

آخرت برباد ہوگئیں۔

عُیَینہ بن عبدالرحمٰن کے والدِ ماجد نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کو دنیا میں سزا ملے اُس عذاب کے علاوہ جو آخرت میں اُس کے لیے جمع ہے کہ وہ سزا میں تکبر اور قطع رحمی کے برابر ہو۔

باب ۴۶۸ فِي الْحَسَدِ.

حسد کا بیان

۱۴۷۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِيْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ.

عثمان بن صالح بغدادی، ابوعامر عبدالملک بن عمرو، سلیمان بن بلال، ابراہیم بن ابواُسید اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد سے بچتے رہنا کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی کو آگ یا فرمایا کہ گھاس کو

۱۴۷۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْعَمْيَاءِ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَاَبُوْهُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ عَلَيْكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً اِبْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ.

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابوعمیاء، سہل بن ابواُمامہ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد ماجد مدینہ منورہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو کہ تم پر سختی کی جائے کیونکہ ایک قوم نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن پر سختی فرمائی۔ جن کی نشانیاں یہ گرجے اور گھر ہیں کیونکہ رُہبانیت کی اُنہوں نے ابتدا کی جو ہم نے اُن پر فرض نہیں کی تھی (۵۷: ۲۷)

باب ۴۶۹ فِي اللَّعْنِ.

لعنت کرنے کا بیان

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نُعْمَانَ بْنَ كَرٍّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْعَنُ شَيْئًا

حضرت اُمِّ درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ چنانچہ آسمان کے دروازے بند پاتی ہے۔ پھر زمین کی طرف اُترتی ہے تو اُس کے دروازے بھی بند پاتی ہے۔ پھر وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ مِنْهُ

دائیں اور بائیں جانب پھرتی ہے لیکن اپنے لیے کوئی ٹھکانا نہیں پاتی۔ لہٰذا اُس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی جبکہ وہ اس کا اہل ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مروان بن محمد نے کہا ہے کہ اس راوی کا نام ولید بن رباح نہیں بلکہ رباح بن ولید ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہوا ہے۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آپس میں اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور دوزخ کے ساتھ لعنت نہ کیا کرو۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ

ہارون بن زید بن ابوزرقاء، اُن کے والد ماجد ہشام بن سعد، ابوحازم اور زید بن اسلم، حضرت اُم درداء حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ بہت لعنت کرنے والوں کو گواہ نہ بناؤ اور ان سے سفارش نہ کراؤ۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ ح وَثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ابان ——— زید بن اخزم طائی بشر بن عمر، ابان بن یزید، قتادہ، ابوالعالیہ، زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا نے ایک آدمی کی چادر اُڑا دی تو اُس نے ہوا پر لعنت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ تو حکمِ الٰہی کی پابند ہے۔ لیکن جو ایسی چیز پر لعنت کرے جو مستحقِ لعنت نہ ہو تو لعنت قائل کی طرف لوٹ آتی ہے۔

باب ۴۷۰ فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ۔

ظالم کے لیے بددعا کرنے کا بیان

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اُنکی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ۔

کوئی چیز چرا لی گئی تو وہ چور پر لعنت کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کا بوجھ کم نہ کرو۔

باب ۴۷۱ فِي هِجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ۔

آدمی کا اپنے بھائی کو چھوڑ دینا

۴۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے۔

ف۔ کسی دنیاوی یا ذاتی معاملے کے باعث اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ کلام وسلام ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ اسلامی اخوت کے خلاف اور بے مروتی ہے۔ ہاں اگر اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے تحت اللہ ورسول کی نافرمانی یا کسی گمراہی کے باعث ہو تو کوئی مضائقہ نہیں خواہ تین دن کی جگہ تین سال ہو جائیں جیسے غزوۂ تبوک سے پچھڑ جانے کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توبہ قبول ہونے تک کلام نہ کیا بلکہ کسی نے ان کے سلام تک کا جواب نہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو متواتر تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ یہ اس سے منہ پھیرے اور وہ اس سے منہ پھیرے۔ دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

۴۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَلْيَأْتِهِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ

محمد بن ہلال کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ اگر یہ اس کے پاس سے گزرے تو اسے سلام کرے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو سارا گناہ لے گیا ـــــ احمد بن سعید نے یہ بھی کہا کہ سلام

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَإِذَا أَحَمَّدَ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

کرنے والا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ۔

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جب اُس سے ملے تو سلام کرے تین مرتبہ۔ اگر وہ کسی دفعہ جواب نہ دے تو سارا گناہ لے گیا۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔

محمد بن صباح البزار، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، منصور، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مرگیا تو جہنم میں داخل ہوا۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔

ابن السرح، ابن وہب، حیوۃ، ابوعثمان ولید بن ابوالولید عمران بن ابوانس سے روایت ہے کہ حضرت ابوخراش السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو گویا اُس کا خون کر دیا۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَإِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا بِشَيْءٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ دونوں دنوں میں ہر اُس بندے کے گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، سوائے اُس کے جس کے اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو۔ اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ آپس میں مل جائیں ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اگر چھوڑنا اللہ کے لیے ہو تو اس وعید سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رجل۔

باب ۴۷۲ فِي الظَّنِّ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا۔

باب ۴۷۳ فِي النَّصِيحَةِ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

باب ۴۷۴ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَعِيلُ ح وَنَا أَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَّى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَمُسَدَّدٌ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ

اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا۔

بدگمانی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے عیبوں کا کھوج نہ نکالا کرو اور نہ کسی کو اپنے عیبوں کا کھوج نکالنے دیا کرو۔

خیر خواہی کا بیان

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر بن زید، ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، جو نقصان کو اس سے ہٹاتا اور عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

آپس میں میل جول کروانے کا بیان

حضرت اُمِّ درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بھی افضل ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ آپس میں صلح کروا دینا جبکہ فساد مجموعی طاقت کے خرمن میں آگ لگا رہا ہو۔

نصر بن علی، سفیان، زہری ——— مسدد، اسمٰعیل ——— احمد بن محمد بن شبویہ مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے دو آدمیوں میں صلح کروانے کے لیے پہلو دار بات کی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ احمد بن محمد اور مسدد نے کہا کہ جو دو آدمیوں میں صلح کروائے وہ جھوٹا نہیں ہے۔ جو بات کی وہ بہتر پہلو دار

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا وَنَمٰى خَيْرًا۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ نَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلٰثٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُوْلُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيْدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُوْلُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا۔

بات کی وہ بھی بہتر ہے۔

ربیع بن سلیمان جیزی، ابوالاسود، نافع بن یزید، ابن الہاد، عبدالوہاب بن ابوبکر، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا مگر تین مقامات سے متعلق۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ میں اُس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو اور وہ آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے اور آدمی اپنی بیوی سے کچھ کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔

ف۔ یہ صریح جھوٹ کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی گئی کیونکہ جھوٹ بولنا کسی حالت میں اور کسی وقت جائز نہیں ہے۔ یہاں جھوٹ سے مراد وہ پہلودار بات ہے جو ایک طرف سے جھوٹ معلوم ہو لیکن دوسری جانب سے سچ ہو یا ظاہر میں جھوٹ نظر آئے لیکن باطن میں صداقت پر مبنی ہو۔ دو آدمیوں میں صلح کروانے، میاں بیوی کا اپنے تعلقات اور میل محبت کو بڑھانے نیز دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بٹھانے کی خاطر پہلودار اور مبالغہ آمیز بات کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۷۵ فِي الْغِنَاءِ۔ گانے کا بیان

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيْحَةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ إِلٰى أَنْ قَالَتْ إِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذَا وَقُوْلِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میری شادی کی اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس صبح سویرے تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں اپنی دف بجا کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ اُن میں سے ایک نے کہا:۔ "اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

ف۔ مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا:۔ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ یعنی ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو آئندہ کے واقعات کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب خمسہ سے خبردار سمجھتے تھے اور برملا کہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ اور ۱۸۳۱ء) کی طرح اسے شرک وکفر قرار نہیں دیا اور مطلقاً یہ نہیں فرمایا کہ بیٹی تم مشرکہ ہوگئیں اور جس صحابی نے مرثیے میں یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہوگیا۔ اُسے چاہیے کہ از سرِ نو ایمان لائے اور تجدیدِ نکاح کرے۔ خبردار جو آئندہ ایسی شرک وکفر کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا کہ اس بات کو چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی بیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے گویا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ، لہٰذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کر دیا مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمع رسالت کے اُن جانثار پروانوں کی تعریفیں ہی کرو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے کیونکہ ؎

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہوگئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذٰلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

باب ۴۷ کَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ۔

گانے بجانے کی بُرائی

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَنَوِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

سلیمان بن موسیٰ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گانے کی آواز سُنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے اور مجھ سے فرمایا۔ اے نافع! کیا تمہیں آواز آرہی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ پس اُس وقت اُنہوں نے کانوں سے اُنگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے ایسی ہی آواز سُنی اور اسی طرح کیا تھا——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

باب ۴۸ الْحَكَمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ۔

ہیجڑوں کا حکم

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ ابْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوہاشم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنث کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْعُرَيْنَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ.

نے فرمایا کہ یہ اس کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نقیع کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ابو اُسامہ کا بیان ہے نقیع مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی ہے اور یہ بقیع میں نہیں ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي هَا إِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

زینب بنت اُمِّ سلمہ نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے جبکہ اُن کے پاس ایک مخنث تھا جو اُن کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہہ رہا تھا۔ اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کو فتح کروا دیا تو میں تمہیں ایک ایسی عورت دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے اور مرد بننے والی عورتوں پر اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں مخنث کو بھی نکال دو۔

باب ۴۷۸ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ۔

گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيَ الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ۔

میرے پاس تشریف لاتے اور میرے پاس لڑکیاں ہوتیں - آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور تشریف لے جاتے تو آ جاتیں۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٌ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِي عَلَيْهِ قُلْتُ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ۔

محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کی الماری پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا کے جھونکے سے حضرت عائشہ کے کھیلنے کی گڑیوں کے اوپر سے پردے کا ایک سرا ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا :- اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میری گڑیاں ہیں اور آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے دو پر تھے۔ فرمایا کہ یہ ان کے درمیان میں کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ گھوڑا۔ فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ دو پر۔ فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر؟ عرض گزار ہوئیں :- کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے پروں والے تھے؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے دندانِ مبارک کی زیارت کر لی۔

بَابٌ ۴۷۹ فِي الْأُرْجُوحَةِ

جھولے کا بیان

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :- جب ہم مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو میرے پاس عورتیں آئیں اور میں اپنے جھولے میں کھیل رہی تھی اور میرے سر پر گھنے بال تھے۔ وہ مجھ لے گئیں اور میرا بناؤ سنگار کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئیں۔ آپ نے میرے ساتھ شب باشی فرمائی اور اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اپنی سہیلیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَتْ وَاَنَا عَلَى الْاُرْجُوْحَةِ وَمَعِيْ صَوَاحِبَاتِيْ فَاَدْخَلَتْنِيْ بَيْتًا فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ۔

کے ساتھ جھولے میں تھی۔ وہ مجھے ایک گھر میں لے گئیں جہاں کچھ انصاری عورتیں تھیں۔ اُنہوں نے کہا:۔ بھلائی اور برکت کے ساتھ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ فَاِنِّيْ لَعَلٰى اُرْجُوْحَةٍ بَيْنَ عَذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِيْ اُمِّيْ فَاَنْزَلَتْنِيْ وَلِيَ جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ ہم مدینہ منورہ میں آئے تو بنی حارث بن خزرج کے پاس اُترے۔ اُن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں دو پھلوں والے کھجور کے درختوں کے درمیان جھولے میں تھی۔ میری امی جان میرے پاس آئیں اور مجھے اتارا جبکہ میرے سر پر گھنے بال تھے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

باب ۴۸۰ فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ۔

چوپڑ کھیلنے کی ممانعت

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

سعید بن ابوہند نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو چوپڑ کھیلے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرٍ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ۔

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو چوپڑ کھیلے وہ ایسا ہے گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈال دیا۔

باب ۴۸۱ فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ۔

کبوتر بازی کا بیان

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:۔ شیطان کے پیچھے شیطان ہے۔

باب ۴۸۲ فِي الرَّحْمَةِ۔

مہربانی کا بیان

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ قَابُوْسٍ

ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَوْلَى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔ مسدد نے مولیٰ عبداللہ بن عمرو نہیں کہا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور مخلوق کی ذات وصفات کے بارے میں گزشتہ پارے کے اندر رئیس المکاشفین حضرت مجدد الف ثانی (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) کے لفظوں میں تصریحات پیش کر دی گئی ہیں۔ پروردگار عالم کا عرش پر ہونا آدمی کے کرسی یا چارپائی پر ہونے کی طرح نہیں کیونکہ وہ سبوح وقدوس جسم سے پاک ہے۔ نہ اُس پر زمانہ گزرتا ہے اور نہ وہ کسی مکان میں سماتا ہے۔ ورنہ جس مکان میں سمائے وہ بڑا اور خدا چھوٹا ہوگا حالانکہ ہم کہتے ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے نیز وہ محیط ہے۔ سب کو اپنے علم اور اپنی قدرت سے گھیرے ہوئے ہے لیکن اس کا احاطہ کوئی چیز نہیں کر سکتی خواہ وہ زمان ہو مکان ہو یا فہم وادراک۔ لہٰذا ہم ایسی آیات واحادیث کے ظاہر پر ایمان رکھتے اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا حَ وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُهُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتُهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔

حفص بن عمر ـــــ ابن کثیر، شعبہ نے کہا کہ منصور نے میرے لیے لکھا۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے اُن کے سامنے پڑھی۔ اِس لیے کہتا ہوں کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب تم نے میرے سامنے پڑھی تو مجھ سے روایت کر رہے ہو۔ پھر دونوں متفق ہوگئے کہ ابوعثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو سچے، تصدیق کیے گئے اور اس حجرے میں رہنے والے تھے کہ شقاوت چھینی نہیں جاتی مگر بدبخت سے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابن السرح، سفیان، ابن ابونجیح، ابن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابن سرح کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہیں ہے۔

باب ۴۸۳ فِي النَّصِيحَةِ۔

نصیحت کا بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةَ اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةَ اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةَ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَ كِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَاَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ اَوْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

عطاؑ بن یزید نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک دین نصیحت ہے، بیشک دین نصیحت ہے، بیشک دین نصیحت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی، اُس کی کتاب کی، اُس کے رسول کی، اہل ایمان کے اماموں اور عوام کی یا مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ فَكَانَ اِذَا بَاعَ الشَّيْءَ اَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ اَمَا اِنَّ الَّذِي اَخَذْنَا مِنْكَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا اَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ۔

حضرت ابوزرعہ ابن عمرو بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاداتِ عالیہ سُننے اور حکم ماننے پر بیعت کی اور یہ کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں۔ اُن کا بیان ہے کہ جب وہ کوئی چیز فروخت کرتے یا خریدتے تو کہہ دیتے:۔ جو چیز ہم نے آپ سے لی وہ ہمیں اُس چیز سے زیادہ پیاری ہے، جو ہم نے آپ کو دی ہے، لہٰذا آپ کو (دیلنے یا نہ لینے کا) اختیار ہے۔

باب ۴۸۴ فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ۔

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح وَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى نَا اَسْبَاطٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ۔

ابوبکر اور عثمان پسران ابوشیبہ، ابومعاویہ، عثمان اور جریر رازی ——— واصل بن عبدالاعلیٰ، اسباط، اعمش ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دُور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف اُس سے دُور کر دے گا۔ جو کسی غریب کو آسانی دے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسے آسانی میسّر کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان نے ابومعاویہ سے روایت کرتے ہوئے وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ کا ذکر نہیں کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَمِعَ رِبْعِيًّا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابومالک اشجعی، ربعی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نیک بات صدقہ ہے۔

باب ۴۸۵ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ۔

نام بدلنے کا بیان

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ وَأَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ۔

عمرو بن عون ——— مسدد، ہشیم، داؤد بن عمرو، عبداللہ بن ابوزکریا، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ عزوجل کو تمام ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہیں۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔

عقیل بن شبیب نے حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ پسند ہیں۔ سب ناموں سے سچے حارث اور ہمام ہیں جب کہ سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ وَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن ابوطلحہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا جبکہ اس کی پیدائش ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبا پہنے ہوئے اپنے اونٹ کو دوائی لگا رہے تھے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ فَنَاوَلَتْهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ۔

کھجوریں لے کر انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور چبایا۔ پھر اس کا منہ کھولا اور وہی اس کے منہ میں الٹ دیں۔ چنانچہ بچہ انہیں چوسنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجوریں تو انصار کی جان ہیں اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

باب ۷۸۶ فِي تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ۔

بُرے نام کو بدلنے کا بیان

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصیہ نام کو بدل دیا اور فرمایا کہ تم تو جمیلہ ہو۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا بَرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيَتْ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ۔

محمد بن عمرو بن عطاء سے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ کہا کہ میں نے اس کا نام برہ رکھا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام بھی برہ رکھا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کو پاک قرار مت دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہیں۔ عرض کی، پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ فرمایا کہ اس کا نام زینب رکھ دو۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی جس کو اصرم کہا جاتا تھا، ان لوگوں میں سے تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ میں اصرم ہوں۔ فرمایا بلکہ تم زرعہ ہو۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

شریح نے اپنے والد ماجد حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان لوگوں سے ان کی کنیت ابوالحکم سنی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا کہ بیشک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ۔

اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے اور حکم اسی کا ہے لہٰذا تمہاری کنیت ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آتے ہیں۔ میں اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے، تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ شُریح، مُسلم اور عبداللہ ہیں فرمایا کہ اُن میں سب سے بڑا کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ شُریح۔ فرمایا تم ابو شُریح ہو۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُسَهِّلُ يُوطَأُ وَيُهَانُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سِلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شِعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنُو الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رُشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ۔

سعید بن مسیب کے والدِ محترم نے اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:۔ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی، حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔ عرض کی کہ سہل کو تو لوگ روندتے اور ذلیل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے ۔ میں سمجھ گیا کہ اس کے بعد ہمیں عنقریب رنج و غم پہنچنے والا ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حَکَم، غُراب اور حُباب وغیرہ نام بدل دئے۔ چنانچہ شہاب کا نام ہشام رکھا، حرب کا نام سلم رکھا اور مضطجع کا منبعث۔ جس زمین کو عفرہ کہا جاتا تھا اس کا خضرہ نام رکھا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنوالزنیۃ کا نام بنورُشدہ رکھا اور بنی مُغویہ کو بنی رشدہ کا نام دیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اختصار کے باعث میں نے اِن ناموں کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا أَبُو عَقِيلٍ نَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، ہاشم بن قاسم، ابوعُقیل، مجالد بن سعید، شعبی، مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا:۔ تم کون ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اجدع تو شیطان ہے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

ربیع بن عمیلہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَيَسَارًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُوَ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدَنَّ عَلَيَّ۔

اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، نجیح اور افلح نہ رکھا کرو کیونکہ ایک کہے گا: کیا وہ یہاں ہے؟ دوسرا کہے گا، نہیں۔ لہٰذا یہ چار ہی نام ہیں ان سے زیادہ کا مجھ پر الزام نہ رکھو۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّكِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا اَرْبَعَةَ اَسْمَاءَ اَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا۔

رکین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار نام رکھیں، یعنی افلح، یسار نافع اور رباح۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْهٰى اُمَّتِيْ اَنْ يُسَمُّوْا نَافِعًا وَاَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ نَافِعًا اَمْ لَا فَاِنَّ الرَّجُلَ يَقُوْلُ اَثَمَّ بَرَكَةٌ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ۔

ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں بحیات رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی امت کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ابوسفیان نے نافع کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں۔ کیونکہ ایک آدمی جب کہے کہ کیا یہاں برکت ہے؟ تو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے..... امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ابوالزبیر نے حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا لیکن برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ اَخْنَاهُ اسْمٍ۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز اس شخص کا نام سب سے بُرا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعیب بن ابوحمزہ نے ابوالزناد سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اخنا نام کہا ہے۔

باب ۴۸۷ فِي الْاَلْقَابِ۔ القاب کا بیان

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ آیت ”آپس میں ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُوْ جُبَيْرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا فُلَانُ فَيَقُوْلُوْنَ مَهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ أَنْ يُدْعٰى بِهٰذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ۔

پکارو، ایمان کے بعد بُرے ناموں سے پکارنا بُرا ہے۔" (۴۹:۱۱)
یہ آیت ہم بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا۔ جس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سے کہتے: اے فلاں! لوگ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! اس نام سے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ پکارو۔

ف۔ بعض لوگوں کے ایسے نام ڈال دئے جاتے ہیں جنہیں وہ پسند نہیں کرتے بلکہ چڑتے اور بُرا مناتے ہیں۔ ایسے نام سے کسی مسلمان کو پکارنا اچھا نہیں ہے۔ قرآنِ مجید میں اس کی صاف ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ہاں خدا کے دشمنوں کو بُرے القاب سے یاد کیا جا سکتا ہے جیسے ابوجہل کو ظہورِ اسلام سے پہلے اس کی دانائی کے پیشِ نظر ابوالحکم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا کہ بہت ہی عقلمند ہونے کے باعث لوگ سمجھتے تھے کہ کیوں نہ اسے دانائی کا باپ کہا جائے۔ جب اسلام کا دَور آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے انکار کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت اور شمعِ ہدایت کو اپنی ناپاک پھونکوں سے بجھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تو نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ابوجہل کا لقب دیا کہ یہ دانائی کا باپ نہیں بلکہ مجسمۂ جہالت ہونے کے باعث جہالت کا باپ ہے حالانکہ اُس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ دشمنانِ رسول اور منکرینِ شانِ رسالت کو اُن کے شایانِ شان القاب سے یاد کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی لیے ایک مردِ حق آگاہ نے کہا ہے ؎

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے
ملحدوں سے کیا مروّت کیجئے

باب ۴۸۷ فِيْ مَنْ يَتَكَنّٰى بِأَبِيْ عِيْسٰى۔

جو اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھے

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِيْ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ يُكَنّٰى أَبَا عِيْسٰى وَأَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُكَنّٰى بِأَبِيْ عِيْسٰى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيْكَ أَنْ تُكَنّٰى بِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِيْ جُلَجُلَتِنَا

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے پر پیٹا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی ہوئی تھی تو حضرت عمر نے اُن سے کہا: کیا آپ کے لیے ابوعبداللہ کنیت رکھ لینا کافی نہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ میری یہ کنیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرما دی گئیں تھیں اور ہم جنجال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پس وہ وفات تک ابوعبداللہ کنیت ہی سے پکارے گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۸۹ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ.

جو دوسرے کے بیٹے کو بیٹا کہے

عمرو بن عون ـــ مسدد، ابن محبوب، ابو عوانہ، ابو عثمان ـــ جعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بیٹے!

باب ۴۹۰ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

جو ابوالقاسم کنیت رکھے

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے اور اسی طرح روایت کی ہے ابوسفیان نے حضرت جابر سے اور سالم بن ابوالجعد نے روایت کی ہے حضرت جابر سے اور سلیمان یشکری نے حضرت جابر سے اور ابن المنکدر نے حضرت جابر سے اسی طرح اور حضرت انس بن مالک سے۔

باب ۴۹۱ فِي مَنْ رَأَى أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنِ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى

جس کے نزدیک ان دونوں کو جمع نہ کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی مفہوم میں اسے ابن عجلان، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ سے اور روایت کیا اسے ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ سے دونوں روایتوں سے کچھ مختلف اور اسی طرح روایت کیا عبدالرحمان بن ابوعمرہ نے حضرت ابوہریرہ سے جس میں اختلاف کیا گیا ہے اور روایت کیا اسے ثوری اور ابن جریج نے ابوالزبیر کی طرح اور روایت کیا اسے معقل بن عبیداللہ نے جیسے ابن سیرین نے کہا اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ موسیٰ بن یسار پر حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ۔

ابوہریرہ سے روایت کرنے پر۔ اس میں دو باتوں پر حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے اختلاف کیا ہے۔

باب ۴۹۲ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا۔

ان دونوں کو جمع کرنے کی اجازت

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوں کہ یارسول اللہ! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا، ہاں۔ ابوبکر بن شیبہ نے لفظ قلتُ نہیں کہا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی عرض گزار ہوئے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔

باب ۴۹۳ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ۔

جو کنیت رکھے اور اس کا بیٹا کوئی نہ ہو

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكَنَّى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ فَقَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی جس سے کھیلا کرتا تھا۔ وہ مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس روز اس کے پاس تشریف لائے اور اسے غمگین دیکھ کر وجہ پوچھی۔ عرض کی گئی کہ اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ فرمایا کہ اے ابوعمیر! نغیر کے ساتھ کیا کیا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۹۴ فِي الْمَرْأَةِ تُكَنَّى۔

عورت کا کنیّت رکھنا

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا رَوَاهُ قِرَانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمُسْلِمَةُ ابْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میری ہر ایک سہیلی کی کنیّت ہے۔ فرمایا کہ تم اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ کنیّت رکھ لو۔ مسدد نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر پر۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ ان کی کنیّت ام عبداللہ رکھ دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے۔ اسے قِران بن تمام اور معمر نے ہشام سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابواُسامہ، ہشام نے عباد بن حمزہ سے اور اسی طرح حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن قعنب نے ہشام سے جیسا کہ ابواُسامہ نے کہا ہے۔

باب ۴۹۵ فِي الْمَعَارِيضِ۔

پہلودار بات کرنے کا بیان

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضِبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔

حیوۃ بن شریح حضرمی، بقیہ بن ولید، ضبارہ بن مالک حضرمی، اُن کے والد ماجد، عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر، اُن کے والد ماجد، حضرت سفیان بن اُسید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کہو جس کو وہ سچی جانے اور تم اس میں جھوٹے ہو۔

باب ۴۹۶ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَمْ أَعْلَمْ۔

جو زَعَمُوا کہے

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ حُذَيْفَةُ۔

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ابومسعود نے حضرت ابو عبداللہ سے یا حضرت ابوعبداللہ نے حضرت ابومسعود سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لفظ زَعَمُوا کے متعلق کیا فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زَعَمُوا آدمی کا بُرا تکیہ کلام ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعبداللہ سے مراد حضرت حذیفہ ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۹۷ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ۔

جو اپنے خطبے میں اَمَّا بَعْدُ کہے

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

یزید بن حیان نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا تو فرمایا: اَمَّا بَعْدُ۔

باب ۴۹۸ فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ۔

کرم کہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کا بیان

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقُ الْأَعْنَابِ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی (انگوروں کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان مرد ہے بلکہ یوں کہا کرو کہ انگوروں کے باغات۔

باب ۴۹۹ لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي

مملوک اپنے آقا کو رَبِّی اور رَبَّتِی نہ کہے

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام لونڈی کو (عَبْدِی اور اَمَتِی) نہ کہے اور نہ غلام لونڈی رَبِّی اور رَبَّتِی کہیں بلکہ مالک تو اپنے لڑکے اور لڑکی کو کہے اور غلام لونڈی سَیِّدِی اور سَیِّدَتِی کہیں کیونکہ تم سب مملوک ہو اور رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيَقُلْ

ابویونس نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں ہے کہ سَیِّدِی وَمَوْلَایَ کہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَيِّدِي وَمَوْلَايَ.

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر تمہارے نزدیک وہ سید ہے تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

باب ۵۰۰ لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي.

میرا نفس بگڑ گیا، نہیں کہنا چاہیئے

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي.

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل سخت ہوگیا۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس جوش کھاتا ہے۔

باب ۵۰۱ مِنْهُ.

اُسی سلسلے میں

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.

عبداللہ بن یسار نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

ف۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بارگاہِ خداوندی کا ادب سکھایا ہے کہ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ نہ کہا کرو بلکہ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ کہا کرو یعنی واؤ عطف کے ساتھ خالق و مخلوق کی مرضی کو ملا نہ دیا کرو بلکہ ثُمَّ کے ساتھ مرضیٔ الٰہی کو مقدم کر دیا کرو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کی مرضی کوئی چیز نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مرضی کا کوئی لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی مرضی کو ثُمَّ کے ساتھ مؤخر کیا جائے تاکہ کسی کو بیباکی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا شبہ نہ ہو۔ مسند امام احمد کے مطابق یہ بھی ایک یہودی کے بار بار اعتراض کرنے پر مدتوں بعد فرمایا ورنہ اس وقت تک صحابہ کرام کا خود سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ کہنا ہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ مرفوع روایت مشکوٰۃ شریف میں مسند احمد اور سنن ابوداؤد سے نقل کی گئی۔ ساتھ ہی شرح السنہ کی ایک منقطع روایت پیش کی، جس میں ہے:۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ۔ اس روایت کو دیکھ کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے دل کی کلی کھِل گئی۔ حبیبِ پروردگار کے خلاف زہر اُگلنے کی گلی مِل گئی۔ اس روایت کا مفاد ان لفظوں میں بیان کیا:۔ "یعنی جو اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مگر یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۱۰۷) منقطع السند روایت کو اپنی دلیل بنانا، مرفوع روایت کو پسِ پشت چھپانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف اپنی علیحدہ مسجدِ ضرار بنانا اس قلبی بُغض کے باعث تھا جو موصوف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے ہو گیا تھا۔ مرفوع کو چھوڑ کر منقطع روایت کو دلیل بنانے کا راز قرآن مجید نے پہلے ہی مسلمانوں کو یوں بتایا ہُوا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ (۳:۶)

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ گمراہی چاہنے اور اُس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو گمراہ گروں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ عَنْ تَمِیْمٍ الطَّائِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ خَطِیْبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَالَ قُمْ اَوْ قَالَ اذْھَبْ فَبِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ۔

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خطبہ دیتے ہوئے کہا:۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا تو وہ سیدھے راستے پر چلا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی۔ آپ نے فرمایا:۔ اُٹھ کھڑا ہو یا فرمایا: جا تو بُرا خطیب ہے۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ بَقِیَّۃَ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِیْ الْحَذَّآءَ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّتُہٗ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّیْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّیْطَانُ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ تَعَاظَمَ حَتّٰی یَکُوْنَ مِثْلَ الْبَیْتِ وَیَقُوْلُ بِقُوَّتِیْ وَلٰکِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ تَصَاغَرَ

ابوالملیح سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا:۔ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری سے کوئی لغزش ہوئی تو میں نے کہا: شیطان کا ستیاناس جائے۔ آپ نے فرمایا:۔ یوں نہ کہو کہ شیطان کا ستیاناس جائے کیونکہ جب تم یوں کہو گے تو وہ پھول کر ایک مکان جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طاقت کالوہا مانا گیا، بلکہ تم بسم اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو وہ سکڑ کر مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوْسٰى اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ مَالِكٌ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ يَعْنِيْ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ فَلَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ عَجَبًا بِنَفْسِهٖ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوْهُ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ۔

سہیل بن ابوصالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم سنو۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ قابلِ ہلاکت ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام مالک کا ارشاد ہے:۔ جب کوئی دینی معاملات میں لوگوں کی حالت زار کو دیکھ کر دکھی دل سے ایسا کہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر خود نمائی کے طور پر اور دوسرے آدمیوں کو کم تر سمجھتے ہوئے کہے تو یہ مکروہ ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

باب ۵۰۲۔ فِيْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ۔

عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس نماز کے نام میں دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آجائیں۔ آگاہ رہو کہ اس کا نام نمازِ عشاء ہے جب کہ اونٹوں کے باعث وہ اسے عتمہ کہتے ہیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ اَرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ كَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بِلَالُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اَرِحْنَا بِهَا۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، مسعر بن کدام، عمرو بن مرہ، سالم بن ابوالجعد نے ایک آدمی سے روایت کی۔ مسعر کے خیال میں وہ بنی خزاعہ سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کاش! میں نماز پڑھ لیتا تاکہ مجھے راحت پہنچتی۔ لوگوں نے اس بات کا برا منایا تو انہوں نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اے بلال! نماز کی اقامت کہو اور ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا اِسْرَائِيْلُ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِيْ اِلٰى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لِبَعْضِ اَهْلِهٖ

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے والد محترم اپنی سسرال کی طرف روانہ ہوئے جو انصار سے تھے۔ تاکہ ان کی عیادت کریں۔ چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا تو ایک گھر والے نے کہا:۔ اے لڑکی! وضو کے لیے پانی لاؤ تاکہ نماز سے راحت حاصل کروں۔ یہ بات ہمیں اچھی نہ لگی تو انہوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحُ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمْ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ۔

فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اے بلال! اقامت کہو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو نسبت دیتے ہوں مگر دین کی طرف۔

باب ۵۰۳ التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ۔

جھوٹ بولنے کی برائی

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دَاوُدَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ سے بچتے رہنا کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ آدمی جھوٹ بولتا اور اس کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ سچائی تم پر لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ سچ کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

بہز بن حکیم کے والد ماجد نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: خرابی ہے اُس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ لوگ ہنسیں، اُس کی خرابی ہے، اس کی خرابی ہے۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے موالی سے ایک نے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز میری والدۂ محترمہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِیْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَهٗ قَالَتْ اُعْطِیْهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا كُتِبَتْ عَلَیْكِ كَذِبَةٌ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے میں جلوہ افروز تھے۔ اُنہوں نے فرمایا۔ ادھر آؤ کہ تمہیں کچھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ نَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَیْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ لَمْ یَذْكُرْ حَفْصٌ اَبَا هُرَیْرَةَ۔

حفص بن عمر، شعبہ ——— محمد بن حسین، علی بن حفص، شعبہ، حبیب بن عبدالرحمان، حفص بن عاصم، ابن حسین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ کے لحاظ سے آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُسے بیان کرے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حفص نے حضرت ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۵۰۴ فِیْمَا یُرْوٰی مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ۔

جو اس کی اجازت کے بارے میں مروی ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا شَیْئًا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے فرمایا:۔ ہم نے تو کوئی چیز نہیں دیکھی یا ہم نے تو کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح پایا۔

باب ۵۰۵ فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ۔

حُسنِ ظن کا بیان

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مَهْنَا اَبِیْ شِبْلٍ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَمْ اَفْهَمْهُ جَیِّدًا مِنْهُ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ سُهَیْرٍ قَالَ نَصْرٌ شُتَیْرُ بْنُ نَهَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ——— نصر بن علی، مہنا ابوشبل۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں اسے جید شمار نہیں کرتا، حماد بن سلمہ، محمد بن واسع، سُہیر، نصر بن علی نے کہا کہ شتیر بن نہار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حسنِ ظن رکھنا اچھی عبادت کا ایک حصہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ فَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا

علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو میں آپ کی زیارت کے لیے رات کے وقت حاضر ہوئی۔ باتیں کر کے کھڑی ہوئی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اُن کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی۔ چنانچہ انصار کے دو آدمی گزرے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جلدی جلدی چلتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ٹھہرایا اور فرمایا: یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کوئی بات نہ ڈال دے یا فرمایا کہ بُرائی نہ ڈال دے۔

ف۔ اُمّ المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرمِ محترم ہیں ان کے والد کا نام حیی بن اخطب ہے جو قبیلہ بنی نضیر کے سردار اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اس نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں گزاری۔ غزوۂ خیبر کے وقت یہ مسلمانوں کی قید میں آئیں اور اس وقت عروسی لباس میں تھیں۔ قد پست تھا لیکن حسن و جمال کی پیکر تھیں۔ چند روز پہلے خواب دیکھا تھا کہ چودھویں کا چاند میری گود میں آگیا ہے۔ اسلام کی تڑپ اسی وقت سے دل میں کروٹیں لے رہی تھی لیکن مسلمان ہونے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ قید ہونے پر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئیں۔ مسلمانوں کے اصرار پر تبادلہ ہوا اور بارگاہِ رسالت میں باریابی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے کر معزز و مکرم فرمایا۔ ان کے سالِ وفات میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت صفیہ سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک متفق علیہ اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے کہ حضرت صفیہ زیارت اور احوال پُرسی کے لیے حاضر ہوئیں۔ فارغ ہونے کے بعد حضور انہیں دروازۂ مسجد تک پہنچانے آئے تو سامنے سے دو انصاری جا رہے تھے۔ وہ آپ کو دیکھ کر تیزی سے گزرنے لگے۔ فرمایا کہ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ یہ مسلمانوں کو سبق دیا کہ جس بات سے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا امکان ہو اس کو قبل از وقت واضح کر دینا چاہیے کیونکہ ایسے مواقع سے شیطان پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور غلط فہمی پیدا کر کے بعض اوقات کتنے ہی لوگوں کا خانہ خراب کر دیتا ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

باب ۵۰۶۔ فِي الْعِدَةِ۔ وعدے کا بیان

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو عَامِرٍ نَا

ابو وقاص نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرتا ہے اور اس کی نیت ہو کہ وعدہ پورا کرے گا اور پورا نہ کر سکے یعنی مقررہ میعاد پر نہ آسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ۔

عبداللہ بن شقیق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوالحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بعثت سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز خریدی اور اس کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی۔ میں نے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لاکر دیتا ہوں۔ میں بھول گیا اور تین دن کے بعد یاد آیا۔ میں گیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا اے جوان! تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ کا ارشاد ہے کہ ہمارے نزدیک وہ عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہیں۔

بَابُ ۵۰۷ فِي مَنْ يَتَشَبَّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ۔

اُس چیز کے ملنے کا دعویٰ کرنا جو پائی نہ ہو

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعَتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

فاطمہ بنت منذر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اس سے ان چیزوں کے ملنے کا دعویٰ کروں جو میرے خاوند نے دی نہ ہوں؟ فرمایا جو ان چیزوں کا دعویٰ کرے جو اسے نہ دی ہوں، وہ جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

بَابُ ۵۰۸ مَا جَاءَ فِي الْمُزَاحِ۔

خوش مزاجی کا بیان

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَامِلُوكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے سواری دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا اصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ۔

کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے سوا کوئی اور جنتا ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا۔

عیزار بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور حضرت عائشہ کی بلند آواز سنی۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا اور فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آواز بلند کر رہی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں روکتے تھے اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کے جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھا میں نے تمہیں آدمی سے کیسا بچایا؟ حضرت ابوبکر کئی روز ٹھہرے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور دونوں کو گھلے ملے ہوئے پایا۔ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کیجئے۔ جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں غزوۂ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا: اور داخل ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا پورا ہی؟ فرمایا ہاں پورے ہی داخل ہو جاؤ۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ نَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَدْخُلُ

صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابوالعاتکہ نے کہا۔ میں چھوٹا ہونے کے باعث اندر آنے پر پورا داخل ہونے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُلِّي مِنْ صِغَارِ الْقِبَّةِ۔

کے لیے کہا تھا۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔

عاصم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے دو کانوں والے۔

ف۔ مشہور مقولہ ہے اَلْمِزَاحُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ۔ گفتگو کے اندر مزاح کا وجود ایسا ہے جیسے کھانے میں نمک۔ چونکہ نمک سے کھانا مزے دار ہو جاتا ہے ایسے ہی مزاح بھی گفتگو کو مزیدار بنا دیتا ہے۔ لیکن کھانے میں نمک کی مقدار ملحوظ رہے اور مزاح بھی اُسی کے برابر ہو۔ کھانے میں ذرا بھی زیادہ نمک ہو جائے تو کھانا دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مزاح بھی معمولی مقدار سے نہیں بڑھنا چاہیے اور خشک زدہ ہو کر بھی نہیں رہنا چاہیے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض اوقات مزاح بھی فرماتے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اے دو کانوں والے"! ہر آدمی چونکہ دو کانوں والا ہے، اس لیے ایسا سننے پر بے اختیار ہنسی آجائے گی جو فرحت کا باعث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۰۹ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مُزَاحٍ۔

جو مذاق کے طور پر کوئی چیز لے

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى ح وَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنِ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ ـــــ سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی، شعیب بن اسحاق، ابن ابوذئب، عبداللہ بن سائب بن یزید کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی چیز ہنسی مذاق کے طور پر نہ لے۔ سلیمان راوی نے لَعِبًا وَّ جِدًّا کہا ہے اور جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی لی ہے وہ اُسے واپس کر دے۔ ابن بشار نے ابن یزید کا نام نہیں لیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

عبدالرحمان بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اُن میں سے ایک آدمی سو گیا۔ کوئی آدمی اُن کی رسی کے پاس گیا اور اُسے لینے لگا تو وہ ڈر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۱۰ فِي التَّشَدُّقِ فِي الْكَلَامِ.

چرب زبانی کا بیان

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا۔

بشر بن عاصم کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ چرب زبان آدمی کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو یوں چلاتا ہے جیسے (چارہ کھاتے وقت) گائے اپنی زبان کو چلاتی ہے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

ضحاک بن شرحبیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمدہ گفتگو کرنا اس لیے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنے جال میں پھانس لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے فرائض و نوافل سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطاب کیا۔ لوگ ان کی تقریروں سے بہت خوش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے یا بے شک بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

سلیمان بن عبدالحمید بہرانی، محمد بن اسمٰعیل، اسمٰعیل بن عیاش ضمضم، شریح بن عبید، ابوظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہوا تو بہت زیادہ بیان کیا۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ اگر یہ گفتگو کو متوسط رکھتا تو اس کے لیے بہتر تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے دیکھا ہے یا مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ متوسط گفتگو کیا کروں، کیونکہ اعتدال میں بھلائی ہے۔ (ہر کام میں میانہ روی ہی محبوب و مرغوب ہے)۔

باب ۵۱۱ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ۔

شاعری کا بیان

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هٰذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَانَ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقُ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمُّهُ فَيَصْدُقُ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذٰلِكَ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو اُس کے لیے شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ مجھے ابو عبید سے یہ بات پہنچی کہ اُنہوں نے فرمایا، اس سے مراد ہے کہ اس کا دل اتنا بھر جائے کہ قرآن مجید اور ذکرِ الٰہی کی فرصت بھی نہ ملے۔ جب قرآن اور دینی علم غالب ہوں تو اس پیٹ کو شعروں سے بھرا ہوا نہیں کہیں گے اور یہ جو اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا فرمایا تو مطلب یہ ہے کہ اپنے بیان میں مبالغہ کرے یعنی جب کسی کی تعریف کرے تو یوں سچ کر دکھائے کہ لوگوں کے دل اُس کی تائید پر مائل ہوں۔ پھر جب اس کی مذمت کرے تو ایسا سچ کر دکھائے کہ لوگ اس کے دوسرے بیان کی تائید پر تُل جائیں تو گویا اُس نے ایسا کر کے سامعین پر جادو کیا۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ابوبکر بن ابو شیبہ، ابن المبارک، یونس، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام، مروان بن حکم، عبدالرحمان بن الاسود بن عبد یغوث نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کوئی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک بعض بیانات جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن محمد، ابو تمیلہ، ابو جعفر نحوی، عبداللہ بن ثابت، صخر بن عبداللہ بن بُریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہے بیشک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيَجْهَلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ النَّاسُ بِهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ۔

اور بیشک بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں۔ صعصعہ بن صوحان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا:۔ ارشادِ گرامی اِنَّ من البیان سحراً یوں سمجھئے کہ ایک آدمی پر کسی کا قرض ہے بودلائل پیش کرنے میں قرض خواہ سے زیادہ ماہر ہے۔ پس اپنے بیان سے وہ لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ دوسرے کا حق ہضم کر جاتا ہے۔ ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یوں ہے کہ طالب علم ایسے علم کو حاصل کرنے میں کوشاں ہوتا ہے جس کو وہ جان نہیں سکتا تو یہ بات اُسے جاہل ہی رکھتی ہے اور ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا یوں ہے کہ شعری نصیحتوں اور مثالوں سے لوگوں کو نصیحت کی جائے اور یہ ارشادِ گرامی کہ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا یوں ہے کہ تم اپنی اپنی بات اور اپنا مال اُس کے آگے رکھو جو اس لائق نہ ہو اور نہ وہ سننا چاہے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يَنْشُدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْتُ أَنْشُدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

زہری سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: حضرت عمر حضرت حسان کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ یہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے تو اُنہوں نے کہا: میں اس میں اُن کے سامنے بھی پڑھتا تھا جو آپ سے بہتر تھے۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسے معناً روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے:۔ پس وہ ڈرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حوالہ دیں گے۔ اس لیے اجازت دے دی۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَصِيصِيُّ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يُهَاجِي مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر اُن کی ہجو کرتے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک روح القدس بھی حسان کے ساتھ ہے جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقُدُّوسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتُثْنِيَ وَقَالَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا۔

یزید بن نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (۲۶: ۲۲۴) یہ منسوخ و مستثنیٰ ہے چنانچہ فرمایا ہے: مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا۔

باب ۵۱۲ فِي الرُّؤْيَا۔

خوابوں کا بیان

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ صُحَيْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

زید بن صحیصعہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نمازِ فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا ہے؟ فرمایا کرتے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلٰثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قربِ قیامت کا زمانہ ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہو جائے گا اور سب سے سچا خواب اُس کا ہوگا جو سب سے زیادہ راست باز ہو گا۔ خواب تین قسم کے ہیں۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہے کیونکہ ایک خواب وہ جو شیطان کی طرف سے غم پہنچاتا ہے۔ ایک خواب وہ ہے جو آدمی کے اپنے دلی خیالات ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔

نماز پڑھے اور لوگوں سے اس کا ذکر نہ کرے۔ میں خواب میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند، کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زمانہ قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ رات اور دن برابر ہوں۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصُّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

وکیع بن عدس نے اپنے دادا جان حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب پرندے کے پیر کی طرح ہوائی چیز ہے جب تک اُس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر بیان کر دی تو اُسی طرح واقع ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا: خواب بیان نہ کرو مگر دوست یا تعبیر جاننے والے سے۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِمَّا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خواب اللہ کی طرف سے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسی بات خواب میں دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے پھر اُس کی برائی سے پناہ مانگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو بائیں جانب تھتکار دے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر تھا اس سے پلٹ کر دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب ابوسلمہ بن عبدالرحمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ اَوْ فَكَاَنَّمَا رَاٰنِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔

تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھ لے گا یا اُس کی طرح ہے جس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

ف- یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو خوش نصیب خواب میں دیکھتا ہے اُس نے واقعی آپ کو دیکھا کیونکہ شیطان کو آپ کی صورت اختیار کر لینے کی قدرت نہیں دی گئی۔ حضور کی زیارت نصیب ہونا بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس سے شرفِ صحابیت حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ظاہری حیاتِ طیبہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ اللہ تعالیٰ کے بعض پیارے بندے ایسے بھی ہیں جو بیداری کی حالت میں رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے اور قیامت تک ایسے بندے ہوتے رہیں گے۔ وہ خواص اولیاء ہیں جو بے شک حق و صداقت کے نشان، حقانیت کے نگہبان اور باعثِ ثباتِ زمین و آسمان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ شَعِيْرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ بِهٖ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے عذاب دیتا رہے گا جب تک اُس میں جان نہ ڈال دے اور وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ جو جھوٹا خواب بیان کرے اُس سے جو میں گانٹھ لگانے کے لیے کہا جائے گا۔ جو لوگوں کی ایسی بات سُنے جس کے باعث وہ اُس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اُسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رات میں نے دیکھا کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابنِ وطاب کی تر کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے یہ تعبیر دی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت اور آخرت میں عافیت ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔

باب ۵۱۳ فِي التَّثَاؤُبِ۔

جمائی کا بیان

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ۔

ابنِ ابوسعید خدری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ کو بند رکھے کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہے۔

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ

ابن العلاء، وکیع، سفیان نے سُہیل سے اسی طرح روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں حتی الامکان منہ بند رکھے۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے اور ہاہ ہاہ نہ کرے کیونکہ تمہاری یہ حرکت شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ ہنستا ہے۔

باب ۵۱۴ فِي الْعُطَاسِ۔

چھینک کا بیان

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ اَوْ ثَوْبَهُ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيٰى۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آہستہ یا ہلکی آواز سے چھینکتے۔ اس میں یحییٰ کو شک ہے۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ يَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ۔

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے پانچ باتیں واجب ہوتی ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا دعوت کا قبول کرنا، بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

باب ۵۱۵ كَيْفَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔

چھینکنے والے کو کیسے جواب دے؟

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا شَرٍّ قَالَ وَاِنَّمَا

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اُس نے کہا:۔ تم پر سلامتی ہو۔ حضرت سالم نے کہا کہ تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر اس کے بعد فرمایا:۔ جو میں نے کہا شاید وہ تمہیں اچھا نہیں لگا۔ اُس شخص نے کہا:۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ میری والدہ ماجدہ کا ذکر آپ بھلائی یا برائی سے نہ کرتے۔ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اُس نے کہا، تم پر سلامتی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور بعض دوسرے محامد کا ذکر فرمایا۔ اور جو اس کے پاس ہو وہ اُس سے کہے، یَرْحَمُکَ اللّٰہُ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور چھینکنے والا اُنہیں جواب دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو بخشے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرَفَاءَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، ابوبشر، رفاء، منصور، ہلال بن یساف، خالد بن عرفجہ، حضرت خالد بن عُبَید اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اُس کا بھائی یا ساتھی کہے، یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اور چھینکنے والا کہے، یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

باب ۱۶۔ کَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ۔

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دے؟

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ.

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھینک کا جواب دو۔ اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے (سعید کے) علم میں تو یہی ہے کہ انہوں نے اسے معناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا ہے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابونعیم، موسیٰ بن قیس، محمد بن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مَالِكُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ۔

ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسمٰعیل، عبدالسلام بن حرب، یزید بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ، اُنکی والدۂ ماجدہ حضرت حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو۔ آگے تم چھینک کا جواب دینا چاہو تو دو اور جواب نہ دینا چاہو تو نہ دو۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک آدمی نے چھینکا تو آپ نے کہا:۔ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ پھر چھینکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس آدمی کو زکام ہے۔

باب ۵۱۷ كَيْفَ يُشَمِّتُ الذِّمِّيَّ۔

ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دے؟

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

ابوبردہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی چھینکتے تو یہ اُمید رکھتے کہ آپ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فرمائیں گے لیکن آپ فرمایا کرتے:۔ یَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

باب ۵۱۸ فِيمَنْ يَعْطَسُ وَلَا يَحْمَدُ اللّٰهَ۔

جو چھینکے اور الحمد للہ نہ کہے

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا

احمد بن یونس، زہیر ـــــ محمد بن کثیر، سفیان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْاٰخَرَ قَالَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چھینکے تو اُن میں سے ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے نے نہ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دو آدمی چھینکے تھے لیکن ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا! فرمایا کہ اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبْوَابُ النَّوْمِ

نیند کا بیان

باب ۵۱۹ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ۔

جو اپنے پیٹ کے بل لیٹے

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ ابْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنَ اللَّبَنِ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، اُن کے والدِ ماجد، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے جو اصحابِ صفہ سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر چلو۔ پس ہم گئے تو آپ نے فرمایا:۔ اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ وہ چڑیا کے برابر حیسہ لے کر آئیں تو ہم نے کھایا۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئیں تو ہم نے پیا۔ پھر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سو جاؤ اور چاہو مسجد میں چلے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں پیٹ کے بل صبح تک لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص اپنے پیر سے مجھے ہلانے لگا۔ اور کہا:۔ اسی طرح لیٹنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

باب ۵۲۰ فِي النَّوْمِ عَلَى السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ۔

جو بغیر منڈیر والی چھت پر سوئے

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ

محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، عمرو بن جابر حنفی، وعلہ بن عبدالرحمٰن بن وثاب، عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ایسے گھر کی چھت پر رات گزارے (سوئے) جس پر منڈیر نہ ہو تو اُس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

ف۔ اگر کوئی ایسے مکان پر سوئے کہ چھت کی چاروں طرف سے منڈیریں اونچی نہیں ہیں بلکہ چھت کے برابر ہیں تو ایسی چھت پر سونے والا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں نہیں رہا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چھت پر سوئے گا تو بے خبری میں نیچے گر سکتا ہے اور اس طرح موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہ جان بوجھ کر موت کے قریب گیا لہٰذا اچانک موت پر خدا کی طرف سے آدمی جس نرمی کا مستحق ہوتا ہے ایسی چھت پر سونے والا اُس سلوک کا مستحق نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۲۱ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ۔

باوضو ہونے کا بیان

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرٍ فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ انْبَعَثُّ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مسلمان رات کو ذکر الٰہی کر کے باوضو سوئے اور رات کو چونک پڑے تو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اُسے عطا فرما دی جائے گی۔ ثابت بنانی کا بیان ہے کہ ابوظبیہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت معاذ بن جبل کے واسطے سے یہ حدیث ہم سے بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ثابت کا بیان ہے کہ مجھ سے فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے بیدار ہونے پر ایسا کہنے کی کوشش کی لیکن یہ کام مجھ سے نہ ہو سکا۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ يَعْنِي بَالَ۔

عثمان بن ابوشیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے تو حاجت رفع فرمائی۔ منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو رہے۔

باب ۵۲۲ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

آدمی سوتے وقت کس طرف منہ کرے؟

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

ابوقلابہ نے آلِ اُمِّ سلمہ کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر تقریباً اسی طرح کا ہوتا جیسے آدمی کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ آپ کے سر مبارک کے نزدیک ہوتی تھی۔

باب ۵۲۳ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

سوتے وقت کیا کہے؟

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَا عَاصِمٌ عَنْ مُعَيْرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ کہتے ،۔ اے اللہ! مجھے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔

ف ۔ اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرمِ محترم ہیں۔ یہ اُمّ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت مظعون تھیں جو مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ سیدہ حفصہ پہلے حضرت خُنَیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو بدری صحابی ہیں اور غزوۂ بدر یا غزوۂ اُحد کے بعد وفات پا گئے تھے۔ بیوہ ہونے پر حضرت عمر نے حضرت عثمان اور حضرت ابوبکر صدیق سے یکے بعد دیگرے ان سے نکاح کرنے کی پیش کش کی لیکن دونوں حضرات اقرار یا انکار کیے بغیر ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ آخرکار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دیا اور سلسلہ میں آپ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ بات یہ ہے کہ حضرت عثمان اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت حفصہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارادے کا علم ہو گیا تھا۔ حضرت حفصہ کی ولادت بعثتِ نبوی سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ ان کے سالِ وفات میں اختلاف ہے لیکن بوقتِ وصال عمر ساٹھ سال بتائی جاتی ہے۔ کتب متداولہ میں ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار حدیثیں متفق علیہ، چھ صحیح مسلم میں اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ (مدارج النبوۃ، جلد دوم)۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ سَأَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ،۔ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو وضو کر لو جیسے نماز کے لیے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو ،۔ اے اللہ! میں نے اپنا منہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکا دی تیرے عذاب سے ڈرتے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے۔ تجھ سے چھپنے اور پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں مگر تیری طرف۔ جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں اور اُس نبی پر جو تُو نے بھیجا۔ فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور ان الفاظ کو اپنی ساری بات چیت کا آخر بناؤ۔ حضرت براء عرض گزار ہوئے کہ میں انہیں ابھی یاد کر لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا ،" اور تیرے اُس رسول پر جسے تُو نے بھیجا"۔ فرمایا، نہیں بلکہ ،۔ اور تیرے اُس نبی پر جسے تُو نے بھیجا"۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ طَاهِرًا فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

سعد بن عُبَیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ۔۔ جب تم باوضو اپنے بستر کی طرف آؤ تو دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنالو۔ آگے اُسی طرح ذکر ہے۔

۱۶۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا أَوْ قَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ۔

محمد بن عبدالملک غزّال ، محمد بن یوسف ، سفیان ، اعمش اور منصور ، سعد بن عُبیدہ ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ دونوں میں سے ایک نے کہا۔ جب تم اپنے بستر کی طرف باوضو آؤ۔ دوسرے نے کہا۔ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔ آگے۔ معتمر کی طرح بیان کی۔

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

عبدالملک بن عُمیر نے رِبعی سے روایت کی ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سونے لگو تو کہو ۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں اور جب بیدار ہو تو کہے ۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے مرجانے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف ہم اُٹھائے جائیں گے۔

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے بچھونے کو جھاڑ لے اپنی ازار کے ایک پلّے سے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کے بعد کون آیا۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر کہے ۔۔ اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ اُٹھاتا ہوں ۔ اگر تو میری جان روکے تو مجھ پر رحم فرمانا اور اگر اُسے بھیجے تو اُس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ ح وَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي أَخَاهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، وُہَیب —— وہب بن بقیہ، خالد سُہیل کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہا کرتے :- اے اللہ! آسمان کے رب، زمین کے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو اگانے والے توریت، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے، میں ہر برائی والی چیز کی برائی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ تُو اُسے پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ تُو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے آخر ہے اور تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تُو ظاہر ہے اور تجھ سے اُوپر کوئی چیز نہیں۔ تُو باطن ہے اور تیرے سوا کوئی چیز نہیں —— وہب بن بقیہ نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا :- میرا قرض ادا فرما اور مجھے غریب سے غنی بنا۔

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللَّهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُتَخَلَّفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

عباس بن عبدالعظیم، احوص بن جواب، عمار بن زُریق، ابواسحاق، حارث، ابومیسرہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے کہا کرتے :- اے اللہ! تیری بزرگ ذات کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے مکمل کلمات کی، اُس کے شر سے جس کو تُو پیشانی سے پکڑنے والا ہے :- اے اللہ! تُو ہی قرض ادا کرواتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں ہو ہوگی اور تیرا وعدہ غلط نہیں ہوگا۔ تیرے سامنے کسی زور آور کا زور نہیں چلتا۔ تُو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ لَهُ

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو کہتے :- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں بچایا اور ہمیں ٹھکانا دیا جبکہ کتنے ہی ایسے ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور انہیں ٹھکانا دینے والا نہیں۔

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا

خالد بن معدان نے حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِيَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے لگتے تو کہتے :۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ کو رکھا۔ اے اللہ! میری لغزش کو بخش دے اور شیطان کو مجھ سے دُور رکھ اور میری رہن رکھی ہوئی چیز کو چھڑا دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرما ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے ابو ہمام اہوازی، ثور نے ابوزہیر انماری سے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنَوْفَلٍ إِذَا أَوَيْتَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔

فروہ بن نوفل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت نوفل سے فرمایا۔ سوتے وقت آخر میں سورۂ الکافرون پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ شرک سے بچاتی ہے۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيَانِ بْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب ہمدانی، مفضل بن فضالہ، عُقَیل، ابنِ شہاب، عُروہ بن زُبیر نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے اُن پر پھونک مارتے اور اُن پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسمِ اطہر پر پھیرتے جہاں تک ممکن ہوتا۔ سر مبارک اور پُرنور چہرے سے ابتدا فرماتے اور نورانی بدن کے اگلے حصے سے۔ آپ تین دفعہ ایسا ہی کیا کرتے۔

ف۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور محبوبِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ چھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ۲ھ میں رخصتی اور زفاف ہوا۔ نکاح اور زفاف دونوں شوال کے مہینے میں ہوئے، جن کے درمیان تین سال کا فرق ہے یعنی زفاف کے وقت عمر نو سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ حُسن و جمال کی پیکر اور علم و فضل کا مجسمہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے یعنی حضرت صدیقہ کی بڑی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام پر اِنکی کُنیت اُمِ عبداللہ رکھی کیونکہ ان کے اپنے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ان کے بھانجے اور مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے معانیٔ قرآن، احکامِ حلال وحرام، اشعارِ عرب اور علم انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حُمیرا کے لقب سے بھی یاد کرتے اور فرمایا کرتے تھے: "اپنا دو تہائی دین حُمیرا سے حاصل کرو۔" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے غایت درجہ اور تمام ازواجِ مطہرات سے زیادہ محبت تھی۔ مشہور تابعی حضرت مسروق ان سے روایت کرتے ہوئے کہا کرتے تھے:۔

حَدَّثَنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی مجھ سے حدیث بیان کی حضرت صدیقہ بنت صدیق نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اور کبھی یوں حدیث روایت کرتے:۔

حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللَّهِ امْرَأَةٌ مِنَ السَّمَاءِ یعنی اللہ کے حبیب کی محبوبہ نے فرمایا جو آسمانی عورت تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کتب احادیث وسیر میں بے شمار فضائل ومناقب مذکور ہیں۔ منجملہ اُن کے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے بستر میں وحی نازل نہیں ہوئی سوائے حضرت عائشہ صدیقہ کے۔ جب منافقین نے ان پر بہتان باندھا تو پروردگارِ عالم نے ان کی صفائی میں سترہ اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مبارک حجرے کے اندر اور ان کی گود میں ہی وصال فرمایا تھا۔ اس کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایۂ عاطفت میں صرف نو سال رہیں لیکن کسی عورت کی ان کے برابر مرویات نہیں۔ کتب معتبرہ میں ان سے دو ہزار دو سو احادیث مروی ہیں، جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں۔ چون صحیح بخاری، سڑسٹھ صحیح مسلم میں اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں ہیں۔ صحابہ وتابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

اہلِ علم ونظر حضرات کے درمیان یہ مسئلہ آج تک زیرِ بحث چلا آیا ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے افضل کون ہے۔ سلف وخلف میں سے کسی نے تینوں میں سے کسی کو افضل کہا ہے اور کسی نے کسی کو۔ حق یہ ہے کہ اس کا فیصلہ ممکن ہی نہیں کیونکہ ہر ایک اپنے خصائص کے لحاظ سے بے مثال اور اپنا جواب خود آپ ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق چھیاسٹھ سال کی عمر تھی کہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں وصال فرمایا۔ وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ فِيهِنَّ آيَةٌ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

مؤمل بن فضل حرانی، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان، ابن بلال نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے تسبیح والی سورتوں کو پڑھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ

ابن بُریدہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو کہا کرتے:۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بچایا، ٹھکانا دیا، کھلایا اور پلایا۔ وہی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَاَسْقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

جس نے مجھ پر احسان کیا اور بڑا فضل فرمایا اور وہی جس نے مجھے عطا فرمایا تو خوب دیا۔ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبود۔ میں جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْهِ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بستر پر سو جائے اور اُس پر ذکرِ الٰہی نہ کرے تو اس پر قیامت میں اُسے حسرت ہوگی اور جو سو کر اُٹھے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرے قیامت کے روز اس پر اُسے حسرت ہوگی (افسوس کرے گا کہ میں نے خدا کا ذکر کیوں نہ کیا)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پارہ ——— ۳۲

بسم اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۲۴ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ۔

جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا کہے؟

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

جنادہ بن ابوامیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی رات کو آنکھ کھل جائے تو بیداری کی حالت میں کہے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اُسی کے لیے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ پھر دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ ولید کا بیان ہے یا فرمایا دُعا کرے تو اس کی دُعا قبول فرمائی جائے گی۔ اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول فرمالی جائے گی۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت دینے کے بعد میرے دِل کو ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، بے شک تُو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے۔

باب ۵۲۵ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ۔

سوتے وقت کی تسبیح کا بیان

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح

حفص بن عمر، شعبہ ——— مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم، علی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مُسَدَّدٌ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَاُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ فَاَتَانَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت فاطمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کرنا تھی کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ چنانچہ سوال کرنے کے لیے حاضر ہو گئیں، لیکن آپ کو نہ دیکھا تو حضرت عائشہ کو بتا آئیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو بتایا۔ پس آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں میں لیٹ گئے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے اپنی اپنی جگہ پر رہنے کے لیے فرمایا۔ آپ آکر ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ فرمایا کہ جو کچھ تم مانگتے تھے کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو تو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

ف۔ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کو اصطلاح عام میں تسبیحِ فاطمہ بھی کہا جاتا ہے۔ بعد روایات میں ہر نماز کے بعد پڑھنا بھی آیا ہے۔ اس تسبیح کے متعلق سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے کہ "یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی کے جہاں اُخروی منافع ہیں وہاں دنیاوی فوائد اور برکات بھی ہیں۔ قرآن و حدیث میں ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد وارد ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَرْدِ ابْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ اَعْبُدَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنِّيْ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اَحَبَّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِيْ فَجَرَّتْ بِالرَّحٰى حَتّٰى اَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِيْ نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَاَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى وَكَنَتْ ثِيَابُهَا فَاَصَابَهَا مِنْ ذٰلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا اَنَّ رَقِيْقًا اُتِيَ بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيْهِ خَادِمًا يَكْفِيْكِ

ابوالورد بن ثمامہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں اپنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا واقعہ نہ بتاؤں جو آپ کو اپنے گھر والوں میں سب سے پیاری اور میرے نکاح میں تھیں۔ وہ چکی پیسا کرتیں یہاں تک کہ اُن کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے۔ مشکیزے سے پانی بھر کر لاتیں یہاں تک کہ اُن کی گردن میں نشان پڑ گیا۔ گھر میں جھاڑو دیا کرتیں یہاں تک کہ اُن کے کپڑے گرد و غبار سے اٹ جاتے اور ہانڈی پکایا کرتیں یہاں تک کہ اُن کے کپڑے سیاہ ہو جاتے اور ان کاموں سے اُنہیں تکلیف ہوتی تھی۔ پس ہم نے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لونڈی غلام آئے ہیں تو میں نے کہا:۔ کاش! تم اپنے والدِ محترم کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے خادم کا سوال

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَدَخَلَتْ رَأْسُهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ لِغَدَاةٍ مَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ.

کر دو جو تمہاری جگہ کام کرے۔ وہ حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ کے پاس کچھ حضرات گفتگو کر رہے ہیں۔ اُنہیں شرم محسوس ہوئی اور لوٹ آئیں۔ اگلے روز آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی رضائیوں میں تھے۔ آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے تو اُنہوں نے اپنے والدِ محترم سے شرماتے ہوئے رضائی میں سر چھپالیا۔ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کو کل کیا حاجت پیش آگئی تھی؟ دو دفعہ پوچھنے پر بھی وہ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی، خدا کی قسم یارسول اللہ! میں عرض کرتا ہوں۔ میرے پاس یہ چکی پیستی ہیں جس سے ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے، مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی ہیں جس سے گردن میں نشان پڑ گیا، گھر کی صفائی کرتی ہیں جس سے ان کے کپڑے کالے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپکے پاس لونڈی غلام یا خادم آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک خادم کا سوال کرو۔ آگے حدیثِ حکم کی طرح بیان کیا جو مکمل حدیث ہے۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ ابْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهُنَّ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهُنَّ.

عباس عنبری، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن کعب قرظی، شبث بن ربعی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہوئے اس میں کہا:۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سُنا تو اس تسبیح یعنی تسبیح فاطمہ کو کبھی ترک نہ کیا (یعنی اس کا ناغہ نہ کیا) سوائے جنگِ صفین کی رات کے کیونکہ مجھے رات کے آخری حصے میں یاد آئی تو میں نے اُسی وقت پڑھ لی۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں آسان ہیں لیکن اُنہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ، سُبْحَانَ اللّٰهِ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ..... کہے۔ یہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ کہ ۳۴ دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔ یہ زبان پر سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فَيُنَوِّمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيُذَكِّرُهٗ حَاجَةً قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهَا۔

انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ان کا پڑھنا آسان اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اُسے سُلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ حَسَنٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ ابْنَ اُمِّ الْحَكَمِ اَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْهُ عَنْ اِحْدٰهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ وَسَاَلْنَاهُ اَنْ يَّاْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيْحِ قَالَ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ۔

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ابنِ اُمّ الحکم یا ضباعہ دخترانِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو میں، میری بہن اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنی محنت و مشقت کی شکایت کی اور سوال کیا کہ ہمارے لیے بھی کسی قیدی کا حکم فرمایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے باعث یتیم ہونے والی لڑکیاں تم سے سبقت لے گئیں۔ پھر تسبیح کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۵۲۶ مَاذَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ۔

صبح کے وقت کیا کہے؟

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات تعلیم فرمائیے جنہیں میں صبح و شام پڑھا کروں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تُو۔ میں اپنے نفس کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں نیز شیطان کی بُرائی اور اُس کی شرکت سے۔ فرمایا کہ اِسے صبح و شام کہا کرو اور جب سونے لگو تب بھی کہا کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَرِيكٍ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے:۔ اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ صبح کی اور تیرے ساتھ شام کی اور ہم تیرے ساتھ زندہ ہیں اور تیرے ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف اُٹھنا ہے۔ جب شام ہوتی تو آپ کہتے:۔ اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہم نے اُٹھ کر جمع ہونا ہے۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللَّهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے صبح اور شام کے وقت یہ کہا:۔ اے اللہ! میں نے صبح کی تجھے گواہ بناتے ہوئے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ بناتے ہوئے اور تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو کہ اللہ صرف تُو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں:۔ تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے یہ دو دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اُس کا آدھا حصہ جہنم سے آزاد فرمادے گا اور جس نے تین دفعہ کہا تو اُس کا تین چوتھائی حصہ آزاد فرمادے گا اور اگر اُس نے چار دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

ابنِ بُریدہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو صبح اور شام کے وقت کہے:۔ اے اللہ! تُو میرا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بساط بھر اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنی کارکردگی کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ بِنَبِيِّي فَاغْفِرْ لِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

اگر اُس روز دن یا رات میں وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہو گا۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبَرَ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِهِ جَرِيرٌ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوءَ الْكُفْرِ۔

وہب بن بقیہ، خالد ——— محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابر بن سوید، عبد الرحمٰن بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے :۔ ہم نے شام کی اور شام کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ جریر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا :۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے رب! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس کے بعد ہے اُس کی بھلائی اور جو کچھ اس رات میں ہے اُس کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جو اس کے بعد ہے اس کی بُرائی سے۔ اے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور ناشکری کی بُرائی سے۔ اے رب! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔" اور جب صبح کرے تو یہ بھی کہے :۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے۔ ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اِسے شعبہ، سلمہ بن کُہیل، ابراہیم بن سُوید نے سُوءِ الکِبَر کہا اور سُوءُ الکُفر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هٰذَا خَادِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرِّجَالِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سابق بن ناجیہ نے ابوسلام سے روایت کی ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی گزرا تو لوگوں نے کہا :۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ وہ اُن کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سُنی ہو اور جس کے اندر حضور اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت کہا :" میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وسلم يقول من قال إذا أصبح وإذا أمسى رضينا بالله وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا إلا كان حقا على الله أن يرضيه.

۱۶۳۸۔ حدثنا أحمد بن صالح نا يحيى بن حسان وإسمعيل قالا نا سليمان بن بلال عن ربيعة ابن أبي عبد الرحمن عن عبد الله بن عيينة عن عبد الله بن غنام البياضي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح اللهم ما أصبح بي من نعمة فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر فقد أدى شكر يومه ومن قال مثل ذلك حين يمسي فقد أدى شكر ليلته.

۱۶۳۹۔ حدثنا يحيى بن موسى البلخي نا وكيع ح ونا عثمان بن أبي شيبة المعنى نا ابن نمير قالا نا عبادة بن مسلم الفزاري عن جبير بن أبي سليمان بن جبير بن مطعم قال سمعت ابن عمر يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع هؤلاء الدعوات حين يمسي وحين يصبح اللهم إني أسئلك العافية في الدنيا والآخرة اللهم إني أسئلك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي اللهم استر عوراتي وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي قال وكيع يعني الخسف.

۱۶۴۰۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله

دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسے راضی کر دے۔

عبداللہ بن عنبسہ نے حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت کہا: اے اللہ! جن نعمتوں کے ساتھ میں نے صبح کی وہ صرف تیری طرف سے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں پس تعریفیں تیرے لیے ہیں اور شکر تیرے لیے ہے، تو اُس نے اُس روز کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کے وقت بھی اسی طرح کہے تو اُس نے اُس رات کا شکر ادا کر دیا۔

یحییٰ بن موسیٰ بلخی، وکیع ـــــ عثمان بن ابوشیبہ، ابن نمیر، عُبادہ بن مُسلم فزاری، جُبیر بن ابوسلیمان، حضرت جُبیر بن مُطعم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ان دعائیہ الفاظ کا کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے:۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ عثمان راوی نے کہا کہ میرے پردوں کو چھپا اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اُوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما۔ اور میں نیچے دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں۔ وکیع نے کہا کہ مراد دھنسنا ہے۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، سالم القرّاء،

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمِّي وَأَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدُمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں کہ اُس صاحبزادی صاحبہ نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یُوں کہا کرو، "اللہ پاک ہے، ساتھ اپنی تعریف کے۔ قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔ جو اُس نے چاہا وہی ہوا اور نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے اور بیشک اُس کے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے" جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک محفوظ ہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک محفوظ ہے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَنَا حَ وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الْبُخَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ الرَّبِيعُ الْبَيْلَمَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنِ اللَّيْثِ۔

احمد بن سعید ہمدانی، ——— ربیع بن سلیمان، ابن وہب، لیث، سعید بن بشیر بخاری، محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی، ربیع بن بیلمانی کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے صبح کے وقت یہ کہا: "پس پاکی ہے اللہ کی جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اُسی کی تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین میں نیز شام کے بعد اور دوپہر کے وقت فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ کو وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ تک" (۳۰: ۱۶ تا ۱۹) تو اُس روز جو ثواب اُس نے ضائع کیا اُسے حاصل کر لیا اور شام کے وقت کہے تو اُس رات میں جو ثواب ہوگا اُسے پالیا۔ ربیع نے لیث کے واسطے سے کہا ہے۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ وَوُهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

حماد نے حضرت ابو عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے صبح کے وقت کہا: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے" اس شخص کے لیے اولادِ اسمٰعیل

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَأَيُّ رَجُلٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ۔

سے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اُس کے دس گناہ مٹا دئے جائیں گے اور اُس کے دس درجے بلند کر دئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت ایسا ہی کہے تو صبح تک یہی ملے گا۔ حماد کی حدیث میں کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ابوعیاش آپ سے اس بات کی روایت کرتے ہیں؟ فرمایا کہ ابوعباس نے سچ کہا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی اسمٰعیل بن جعفر اور موسیٰ زمعی اور عبداللہ بن جعفر، سُہیل، اُن کے والد ماجد نے ابنِ عیاش سے روایت کی ہے۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفَلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَخُصُّ إِخْوَانَنَا بِهَا۔

اسحاق بن ابراہیم ابوالنضر دمشقی، محمد بن شعیب، ابوسعید فلسطینی عبدالرحمٰن بن حسان، حارث بن مسلم کے والد ماجد نے حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: جب تم نمازِ مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ کہا کرو: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا: کیونکہ جب تم یہ کہو پھر اُس رات میں فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی جائے گی اور جب نمازِ فجر پڑھ کر اسی طرح کہہ لو اور اُس روز فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی گئی۔ مجھے (محمد بن شعیب کو) ابوسعید نے حارث کے واسطے سے بتاتے ہوئے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ہمیں راز داری کے طور پر بتایا پس ہم اپنے بھائیوں کی اس کے ساتھ تخصیص کرتے ہیں۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ

عمرو بن عثمان حمصی اور مؤمل بن الفضل حرّانی اور علی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالُوا نَا الْوَلِيدُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ جَوَازًا مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ تَكَلَّمَ أَحَدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَكَانَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِينِ فَقُلْتُ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُحْرِزُوا فَقَالُوهَا فَلَامَنِي أَصْحَابِي فَقَالُوا حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ أَمَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ بِمَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي قَالَ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ۔

بن سہل رملی اور محمد بن مصفیٰ احمصی، ولید۔ عبدالرحمٰن بن حسان کنانی مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آگے اسی طرح روایت کی جہنم سے رہائی لکھ دینے تک مگر یہ بھی کہا کہ کسی سے بات کرنے سے پہلے۔ علی بن سہل نے اس میں کہا:۔ اُن کے والدِ ماجد نے حدیث بیان کی۔ علی بن سہل اور ابن مصفیٰ نے کہا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ جب ہم اپنے نشانے پر پہنچنے لگے تو میں نے اپنا گھوڑا تیز کیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اُس قبیلے والوں کو چیختے چلاتے ہوئے پایا۔ میں نے اُن سے کہا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ کہہ دو تاکہ بچ جاؤ۔ اُنہوں نے کلمہ پڑھ لیا۔ میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مالِ غنیمت سے محروم کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں واپس لوٹے تو لوگوں نے آپ کو بتایا جو میں نے کیا تھا۔ پس آپ نے مجھے بُلایا اور میری اس کارکردگی پر تحسین فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے ہر انسان کے بدلے تمہارے لیے اِتنا ثواب لکھ دیا ہے۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ثواب کے متعلق میں بھول گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بعد کے متعلق تمہارے لیے عنقریب وصیت نامہ لکھ دُوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، اُس پر مُہر لگائی اور میرے سپرد کر دیا۔ پھر حدیث کو معناً اُسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ سُنا میں نے حارث بن مُسلِم بن حارث تمیمی سے جو اپنے والدِ ماجد سے روایت کر رہے ہیں۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ

معاذ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ بن خُبَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپ کو پالیا۔ فرمایا، کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی لنا فادرکناہ فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فقلت ما اقول یارسول اللہ قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شیء۔

کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرو۔ یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

۱۶۴۶۔ حدثنا محمد بن عوف نا محمد ابن اسمٰعیل حدثنی ابی قال ابن عوف و رایته فی اصل اسمٰعیل قال حدثنی ضمضم عن شریح عن ابی مالک قال قالوا یارسول اللہ حدثنا بکلمة یقولھا اذا اصبحنا واسینا واضطجعنا فامرھم ان یقولوا اللھم فاطر السموٰت والارض عالم الغیب والشھادة انت رب کل شیء والملئکة یشھدون انک لا الٰہ الا انت فانا نعوذ بک من شر انفسنا ومن شر الشیطان الرجیم وشرکه وان نقترف سوءا علی انفسنا او نجرہ الی مسلم قال ابوداؤد وبھذا الاسناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العلمین اللھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم وفتحه ونصرہ ونورہ وبرکته وھداہ واعوذ بک من شر ما فیه وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک۔

شُریح سے روایت ہے کہ حضرت ابومالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمیں ایسا وظیفہ بتائیے جو ہم صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے! تو ہر چیز کا رب ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ پس ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارت سے اور راندے ہوئے شیطان کی شرارت سے اور اس کی شرکت سے اور اس سے کہ اپنی جانوں کے ساتھ بُرا سلوک کریں یا کسی مسلمان سے کریں۔ امام ابوداؤد نے اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو تو کہے:۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس روز کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی فتح اور اس کی مدد اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور تیری پناہ لیتا ہوں اُس بُرائی سے جو اس میں ہے اور اُس بُرائی سے جو اس کے بعد ہے۔ پھر شام کے وقت بھی اسی طرح کہے۔

۱۶۴۷۔ حدثنا کثیر بن عبید نا بقیة ابن الولید عن عمی بن جمیع قال نا الازھر ابن عبد اللہ الحرازی قال حدثنی شریح الھوزنی قال دخلت علی عائشة فسالتھا

شُریح ہوزنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِمَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔

سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ حضور جب رات کو بیدار ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ دس دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ۔ دس دفعہ استغفار دس دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.... دس دفعہ کہتے۔ پھر کہا کرتے:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے روز کی تنگی سے۔ یہ بھی دس دفعہ کہتے اور پھر نماز شروع کیا کرتے۔

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

سُہیل بن ابو صالح نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو سحری کے وقت کہتے:۔ سننے والے نے سُنا، اللہ کی حمد، اُس کی نعمت اور ہمارے اچھے امتحان کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمارا ساتھ دے اور ہم پر فضل فرما۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ قَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَالَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو کہے: اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے والا، جاننے والا تین دفعہ کہے تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت اُس پر نہیں آئے گی اور جو تین دفعہ صبح کو کہے تو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت اُس پر نہیں آئے گی۔ چنانچہ ابان بن عثمان کو فالج کی شکایت ہوگئی تو جس شخص نے اُن سے یہ حدیث سُنی تھی وہ اُن کی طرف دیکھنے لگا۔ دریافت کیا کہ میری طرف کس لیے دیکھ رہے ہو؟ خدا کی قسم میں نے حضرت عثمان پر بہتان نہیں باندھا اور نہ حضرت عثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ ہُوا یوں کہ آج جبکہ مجھے یہ عارضہ ہوا تو اُس وقت میں غُصّے کی حالت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا.

تھا لہٰذا اس وظیفے کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ.

نصر بن عاصم انطاکی، انس بن عیاض، ابومودود، محمد بن کعب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن فالج کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

عباس بن عبدالعظیم اور محمد بن مثنیٰ، عبدالملک بن عمرو، عبدالجلیل بن عطیہ، جعفر بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والدِ ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے :- ابا جان! میں سُنتا ہُوں کہ آپ روزانہ صبح کو یُوں دعا مانگتے ہیں :" اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ۔ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ! اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو" صبح کے وقت اِسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ فرمایا کہ میں نے ان لفظوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سُنا ہے، لہٰذا میں آپ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہُوں۔ عباس بن عبدالعظیم نے اس میں کہا کہ کہے :- اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہُوں۔ اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو" صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرتے، لہٰذا میں اتباعِ سنت کو بہت پسند کرتا ہُوں۔ اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت زدہ یُوں دعا کرے :" اے اللہ میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے سُپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو" بعض نے اپنے ساتھیوں سے کچھ زیادہ کہا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاِذَا اَمْسٰى كَذٰلِكَ لَمْ يُوَافِ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى۔

محمد بن منہال، یزید بن زُریع، روح بن قاسم، سُہیل، سمی، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت کہا:۔ اللہ پاک ہے، بڑی عظمت والا ساتھ اپنی تعریفوں کے" اور شام کے وقت بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے کسی کو بھی اُس کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

باب ۵۲۷ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ۔

جب نیا چاند دیکھے تو کیا کہے؟

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ نَا قَتَادَةُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

قتادہ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے:" بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اُس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا کیا" تین مرتبہ۔ پھر کہتے،۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ حُبَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهٗ عَنْهُ۔

محمد بن علاء، زید بن حباب، ابو ہلال نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اُس کی جانب سے منہ پھیر لیتے۔

باب ۵۲۸ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ۔

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے؟

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور کہتے:۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جاہل بنوں یا جاہل بنایا جاؤں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَقُولُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب آدمی اپنے گھر سے نکلا اور اُس نے کہا، "اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ" تو فرمایا کہ اُس وقت اُس سے کہا جاتا ہے کہ تُو ہدایت دیا گیا، تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا۔ پس شیطان اُس سے دُور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تُو اس آدمی کا کیا بگاڑ سکے گا جس کو ہدایت دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کی گئی اور جس کو بچا لیا گیا۔

باب ۵۲۹ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ۔

آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

ابنِ عوف، محمد بن اسمٰعیل، اُن کے والد ماجد، ضمضم، شُریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو کہے، "اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا" پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

باب ۵۳۰ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ۔

جب آندھی چلے تو کیا کہے؟

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْوَزِيِّ وَسَلَمَةُ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَ

ثابت بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ آندھی اللہ کے حکم سے ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب۔ جب تم اُسے دیکھو تو بُرا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اُس کی بھلائی مانگو اور اُس کی بُرائی سے اللہ کی پناہ لو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک بھی دیکھ لیتی، بلکہ صرف تبسم ہی فرماتے تھے۔ اور آپ جب ابر یا آندھی دیکھتے تو یہ بات آپ کے چہرۂ انور سے پہچان لی جاتی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! لوگ ابر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اس اُمید پر کہ اس میں بارش ہوگی اور آپ جب اُسے دیکھتے ہیں تو آپ کے پُرنور چہرے پر افسردگی نظر آنے لگتی ہے۔ فرمایا اے عائشہ! مجھے اطمینان نہیں، ممکن ہے اُس کے اندر عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو آندھی کے ذریعے عذاب دیا گیا اور دوسری قوم نے جب عذاب کو دیکھا تو کہا:۔ یہ ابر ہم پر بارش برسانے والا ہے (۴۶: ۲۴)۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔

مقدم بن شُریح کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور کہتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس کی بُرائی سے۔ اگر بارش ہونے لگتی تو کہتے: اے اللہ! سیراب کر رحمتا پحتا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا۔

باب ۵۳۱ فِي الْمَطَرِ

بارش کا بیان

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ فَخَرَجَ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم پہ بارش برسنے لگی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور اپنے کپڑے اُتار دئے کہ بارش آپ کے جسمِ اطہر پہ پڑنے لگی۔ ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتّٰى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔

عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کہ یہ (پانی) ابھی اپنے رب کے پاس سے آرہا ہے۔

باب ۵۳۲ فِي الدِّيْكِ وَالْبَهَائِمِ۔

مرغ اور چوپاؤں کا بیان؛

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ۔

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرغ کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ وہ تو نماز کے لیے جگاتا ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو شیطان سے کیونکہ اُس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

عطاء بن یسار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم رات کو کُتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چلانے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو کیونکہ وہ اُن چیزوں کو دیکھتے جن کو تم نہیں دیکھتے۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبِيْ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

قتیبہ بن سعید، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابوہلال، سعید بن زیاد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ——— ابراہیم بن مروان دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، علی بن عمر بن حسین بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو راستے موقوف ہو جانے کے بعد نہ نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں جن کو زمین

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلِيٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ بَعْدَ هَزْأَةِ الرِّجْلِ فَاِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَاِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيْرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ الْحَاجِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مروان نے کہا۔ اُس وقت اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ پھر کتے کے بھونکنے اور گدھے کے بولنے کا ذکر کیا۔ آگے اُسی طرح ہے اور ابن ہاد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ کہا ابن الہاد، شرحبیل بن حاجب، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

باب ۱۳۳ فِي الْمَوْلُوْدِ يُؤَذَّنُ فِيْ اُذُنِهٖ۔

بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان؛

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ۔

عُبَیداللہ بن ابورافع سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں نماز جیسی اذان کہتے ہوئے سُنا جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں جنا۔

ف ۔ بچے کے کان میں اذان کہنے سے مقصد یہ ہے کہ ایک تو بچے کے کان میں سب سے پہلے ذکرِ الٰہی کی آواز پہنچے۔ دوسرے اذان سے شیطان بھاگتا ہے لہٰذا بچے کو شیطان کے شر سے نجات ملے۔ اذان دونوں کانوں میں کہنی چاہیے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اذان و اقامت تین تین مرتبہ کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوْسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ۔

عثمان بن ابوشیبہ، محمد بن فُضَیل ——— یوسف بن موسیٰ، ابواُسامہ، ہشام بن عُروہ، عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ یوسف نے یہ بھی کہا کہ اُن کی تحنیک کرتے اور برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محمد بن مثنّٰی، ابراہیم بن منذر، داؤد بن عبدالرحمان عطّار، ابن جُریج، اُن کے والدِ ماجد، اُمِّ حُمید نے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے مُغرِب لوگ دیکھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يُشْتَرَكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

ہیں؟ میں عرض گزار ہوئی کہ مُغرِب لوگ کون ہیں؟ فرمایا کہ جن میں جنات کی شرکت ہے۔

باب ۵۳۴ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ۔

جو شخص دوسرے آدمی سے پناہ مانگے

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرٌ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ۔

نصر بن علی اور عُبَید اللہ بن عمر، خالد بن حارث، سعید، نصر بن ابوعروبہ، قتادہ، ابن ابی نہیک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے سوال کرے کہ رضائے الٰہی کے لیے دو تو اُسے دے دیا کرو۔ عُبَید اللہ نے کہا کہ اللہ کے نام پر۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَيْتُمُوهُ۔

مسدد اور سہل بن بکار، ابوعوانہ —— عثمان بن ابوشیبہ، جریر، اعمش، مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے اُسے دے دیا کرو۔ سہل اور عثمان نے کہا:۔ اور جو تمہاری دعوت کرے اُسے قبول کر لیا کرو۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ مسدد اور عثمان نے کہا:۔ اگر بدلہ نہ اُتار سکو تو اُس کے لیے دعا کیا کرو، یہاں تک کہ تم یہ جاننے لگو کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا ہے۔

باب ۵۳۵ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ۔

وسوسہ دُور کرنے کا بیان

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ نَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا أَحَدٌ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ كُنْتَ

ابوزمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھتے ہوئے گزارش کی کہ میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، زبان پر نہیں لا سکتا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ ہنسے اور فرمایا کہ اِس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اگر اے سننے والے! تُو شک میں ہے اُس چیز کی طرف سے جو اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف اُتاری

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

تو اُن سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں" (۱۰ : ۹۴)۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو کہو۔ وہی اوّل ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے اور وہ ہر ایک چیز کا جاننے والا ہے۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعَظِّمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں بعض ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں جنہیں ہم زبان پر نہیں لا سکتے اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ انہیں بیان کریں۔ فرمایا کیا واقعی تم ایسی باتیں پاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایمان کی علامت ہے۔

ف۔ شیطان اُسی دل میں وسوسے ڈالتا ہے جس کے اندر ایمان ہو۔ انسان کا اصل اور سب سے قیمتی سرمایۂ حیات ایمان ہے۔ شیطان انسان کا دشمن اور چور ہے۔ چور اُسی گھر میں داخل ہوتا ہے جس میں دولت ہو۔ جس گھر میں دولت ہی نہ ہو وہاں چور کیوں آنے لگا ہے۔ شیطان بڑا عیار ہے اور اس کے حربے بڑے پُر اسرار ہیں۔ شیطان اصل ڈاکہ ایمان کی دولت پر مارتا ہے اور ساری عمر انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خاص طور پر جو مسلمانوں کے مقتدا و پیشوا ہوں جیسے علمائے دین و مشائخِ عظام۔ ان کو گمراہ کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے کیونکہ ایسے ایک کو گمراہ کر دینے سے ہزاروں مسلمان خود ہی اس کی بدولت گمراہ ہو جائیں گے۔ فرقہ بازی کا موجودہ چکر شیطان نے علماء کے ذریعے ہی چلایا ہوا ہے۔ فرقہ ہمیشہ وہی عالم بناتا ہے جس کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہو لیکن دوسری طرف وہ اصلاحِ دین و خیر خواہیٔ مسلمین کا ایسا پروگرام بھی لے کر کھڑا ہوتا ہے کہ کتنے ہی مسلمان اس کی تائید و حمایت پر کمربستہ ہو کر گمراہی کے زہریلے مگر شوگر کوٹڈ کیپسول بھی بخوشی نگل جاتے ہیں۔ تمام فرقہ سازوں اور فتنہ پردازوں کے حالاتِ زندگی پڑھ کر دیکھنے سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو گمراہی کی طرف بلانے کے ساتھ انہوں نے کسی نہ کسی اصلاحی پروگرام کو بھی اپنی دعوت کا حصہ بنایا۔ سادہ لوح عوام تصویر کے اس اصلاحی اور خوشنما رنگ کو دیکھ کر اس کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور انکی اس ستم ظریفی پر جب راسخ العقیدہ علماء انہیں فہمائش کرتے ہیں کہ فلاں باتوں کے ذریعے کیوں آپ لوگوں کو گمراہ کرتے اور فساد پھیلاتے ہیں تو وہ باز نہیں آتے بلکہ اپنے اصلاحی رُخ کا حوالہ دے کر اُلٹے فہمائش کرنے والوں کو مطعون کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کی اصلاح و خیر خواہی سے کد ہے۔ اسی بات کو قرآنِ مجید نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ (۲ : ۱۱ ، ۱۲)

اور جو اُن سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ سُنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُدَامَةَ بْنِ اَعْيُنَ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا يَجِدُ فِيْ نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ اِنْ يَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ كَيْدَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ اَمْرَهٗ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهٗ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کے دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ اُسے اپنی زبان پر لانے سے جل کر خاک ہو جانا زیادہ پسند ہوتا ہے۔ آپ نے کہا، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اُس (شیطان) کے فریب کو وسوسہ کر دیا۔ ابنِ قدامہ نے رَدَّ کَیْدَہٗ کی جگہ رَدَّ اَمْرَہٗ کہا ہے۔

باب ۵۳۶ فِي التَّحَوُّلِ يَنْتَمِيْ اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ۔

جو دوسروں کے مالکوں کی جانب خود کو منسوب کرے

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ اَيْمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ اَمَا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِيْ سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَالْاٰخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِيْ بِضْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ قَالَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ عِنْدِيْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِيْ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے دونوں کانوں نے سُنا اور دل نے اسے محفوظ رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ جانے کہ وہ باپ نہیں ہے تو جنت اُس پر حرام ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور اُن سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سُنا اور دل نے محفوظ رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ اے ابوعثمان! آپ نے دو بزرگوں کی شہادت پیش کی، وہ دونوں حضرات کیسے تھے؟ فرمایا کہ اُن میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں یا اسلام کی حمایت میں تیر چلایا، یعنی حضرت سعد بن مالک اور دوسرے وہ ہیں جو بیس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر طائف سے حاضرِ بارگاہ ہوئے۔ ابوعلی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوداؤد سے سُنا۔ نُفیلی نے کہا کہ جب میں نے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا۔ خدا کی قسم، میرے نزدیک یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ ابوعلی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے۔ اہلِ کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے اور اس معاملے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبَادَاوٗدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ لَيْسَ لِحَدِيْثِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نُوْرٌ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِثْلَ اَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوْا تَعَلَّمُوْهُ مِنْ شُعْبَةَ.

میں کسی کو اہلِ بصرہ جیسا میں نے نہیں دیکھا کیونکہ انہوں نے یہ علم شعبہ سے حاصل کیا ہے۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِيْ ابْنَ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے ولاء قائم کرے تو اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور تمام انسانوں کی۔ قیامت کے روز اُس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوْتَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، عمر بن عبدالواحد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، سعید بن ابوسعید کا بیان ہے کہ ہم بیروت میں تھے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا غلام اپنے مالکوں کے سوا کسی اور کو اپنا مالک بنائے تو اُس پر اللہ کی لعنت متواتر قیامت تک ہوتی رہتی ہے۔

باب ۵۳۷ فِي التَّفَاخُرِ بِالْاَحْسَابِ.

حسب و نسب پر فخر کرنا

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ نَا الْمُعَافِيْ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ اَنْتُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِاَقْوَامٍ اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ

موسیٰ بن مروان رقی، معافی ——— احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ہشام بن سعد، سعید بن ابوسعید کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت کو دُور کر دیا لہٰذا تم مومن متقی ہو یا فاسق بدبخت۔ تم آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ لوگوں کو قومیت پر فخر کرنا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہے:۔ ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے اُنہیں گبریلہ بنا دینا بالکل آسان ہے جو اپنی ناک سے گوبر کو دھکیلتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتْنَ۔

باب ۵۳۸ فِي الْعَصَبِيَّةِ۔

تعصب کا بیان

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَدِيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی وہ کنوئیں میں گرے ہوئے اُونٹ کی طرح ہے جسے دم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ پھر اُسی طرح حدیث بیان کی۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتٍ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔

سلمہ بن بشر دمشقی نے بنتِ واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں عرض گزار ہُوا:۔ یارسول اللہ! عصبیت کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:۔ تم میں وہ بہتر ہے جو اپنے اقربا کی مدافعت کرے جبکہ گناہ نہ کرتا ہو۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ابنِ سرح، ابنِ وہب، سعید بن ابوایوب، محمد بن عبدالرحمٰن مکی، عبداللہ بن ابوسلیمان نے حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ.

وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت (بے جا حمایت) کی طرف بُلائے، وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا مرے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

ابوکنانہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اُسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ.

محمد بن عبدالرحیم، حسین بن محمد، جریر بن محمد بن اسحاق، داؤد بن حصین، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو اہلِ فارس کے مولیٰ تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں موجود تھا۔ میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو ضرب لگائی اور کہا۔ یہ میری طرف سے لو اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ کیوں کہتے۔ یہ میری طرف سے لو اور میں انصاری غلام ہوں۔

باب ۵۳۹ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

جس شخص سے محبت رکھتا ہو اُسے بتا دے

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے بھائی سے محبت رکھے تو اُسے بتا دے کہ وہ اُس سے محبت رکھتا ہے۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْمُبَارَكُ ابْنُ فُضَالَةَ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو دوسرا شخص اُس کے پاس سے گزرا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ۔

اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ اسے بتا دو۔ پس وہ اُس سے ملا اور کہا:۔ میں آپ سے خدا کے لیے محبت رکھتا ہوں۔ دوسرے نے کہا:۔ آپ سے وہ محبت کرے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

باب ۵۴۰ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلٰى خَيْرٍ يَرَاهُ۔

آدمی کا کسی میں بھلائی دیکھ کر اُس سے محبت کرنا

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتا، فرمایا کہ اے ابو ذر! تم اُس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں تو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر نے وہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا حقیقت میں بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور ایمان کی نشانی ہے۔ اسی لیے سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (بخاری)

خدا کی قسم وہ مومن نہیں جب تک میں اس کے نزدیک اُسکے والد، اُس کی اولاد اور تمام انسانوں سے پیارا نہ ہوں۔

خود پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیر کو جزوِ ایمان قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نے اپنا خلیفۂ اعظم بنایا ہے۔ جو اس منصب کو تسلیم کرے گا وہ لازمی آپ سے محبت رکھے گا اور یقیناً سب سے زیادہ حضور کی تعظیم وتوقیر کرے گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے خالق ومالک کا محبوب اور خلیفۂ اعظم تسلیم کرے وہ یقیناً آپ کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا دے گا۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (۴:۶۵)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

جو اس کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے یا اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا جانبداری کا تصور بھی ذہن میں لائے تو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہے کیونکہ ایمان تو نام ہے اُن کے اس منصب کو تسلیم کرنے کا جو خدا نے انہیں مرحمت فرمایا ہے اور گویا وہ خدا کے اس فیصلے ہی کا منکر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جیسے صنعت کی تعریف بالواسطہ صانع کی تعریف ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بالواسطہ محبت رکھنے کی علامت ہے۔ اپنی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۲:۱۶۵) اور ایمان والوں کو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے۔

لہٰذا جس کو اللہ سے محبت ہوگی وہ علیٰ قدرِ مراتب اللہ کے پیاروں سے بھی محبت رکھے گا کیونکہ ہم کو اُن سے محبت ہے اور جس کو اللہ رب العزت سے محبت ہوگی وہ اللہ کے دشمنوں یعنی کافروں مشرکوں سے دلی نفرت کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے نفرت ہے۔ یہی اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ ہے چونکہ یہ محبت وعداوت سب حکمِ الٰہی اور منشائے ایزدی کے تحت ہے لہٰذا ایسا کرنے والا خدا سے بھی محبت کرتا ہے لیکن جو اللہ اور رسول کے پیاروں سے محبت نہ رکھے یا اللہ اور رسول کے دشمنوں سے عداوت اور دلی نفرت نہ رکھے تو اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا دعویٰ کرنے میں جھوٹا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ اَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهٖ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کسی بات پر اتنے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھے جتنے اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی دوسرے سے اُس کے نیک کاموں کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

ف۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے لہٰذا مسلمان کو اللہ کے سامنے ہی پیارے بندوں سے محبت رکھنی چاہیے۔ محبت اسی وجہ سے ممکن ہے کہ اُن کے منصب کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک کسی کا عالی منصب ذہن میں نہ سمائے یا اس سے کسی بہت بڑے فائدے کی امید نہ ہو اس وقت تک انسان کا ذہن کسی کی محبت پر آمادہ ہی کب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو بنایا ہی ایسا ہے کہ علیٰ قدرِ مراتب نفع بخش ہیں۔ لہٰذا اپنے فائدے کے لیے، اپنی اُخروی زندگی سنوارنے کے لیے ان سے محبت کرے۔ انہیں اس لیے تسلیم کرے اور اس لیے ان سے محبت رکھے کہ ولی تو نبی نُما ہوتا ہے اور نبی خدا نُما ہوتا ہے۔ ولی کی صفات سے نبی کی صفات کا پتہ لگتا ہے اور نبی کی صفات سے خدا کی صفات کا ذہن میں تصور سماتا ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (۹:۱۱۹) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

باب ۵۴۱ فِي الْمَشُوْرَةِ۔ مشورے کا بیان

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ابن المثنیٰ، یحییٰ بن ابوبکیر، شیبان، عبدالملک بن عُمیر، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس سے مشورہ کیا گیا وہ امانت دار ہے۔

باب ۵۴۲ فِي الدَّالِّ عَلَى نیکی کی طرف بُلانے کا بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

الخَیر۔

ف۔ جب ایک آدمی کسی سے مشورہ لے تو وہ اس پر بھروسہ کرکے مشورہ لینا ہے کہ یہ سمجھ دار اور میرا خیر خواہ ہے۔ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ اس اعتماد کو ٹھیس نہ لگنے دے اور بساط بھر درست اور ایسا مشورہ دے جس میں مشورہ لینے والے کا فائدہ ہو۔ اگر وہ جان بوجھ کر درست مشورہ نہ دے یا درست مشورہ دینے میں اُس کی کوئی ذاتی غرض حائل ہو جائے تو اس نے خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سواری نہیں ہے لہٰذا مجھے سواری مرحمت فرما دی جائے۔ فرمایا کہ میرے پاس تو تمہیں دینے کے لیے سواری نہیں ہے لیکن تم فلاں کے پاس جاؤ شاید وہ تمہیں سواری عطا کر دے۔ پس وہ اُس کے پاس گیا تو اُس نے سواری دے دی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بارت۔ بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نیک بات بتائی تو اُسکے لیے بھی نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔

باب ۵۴۳ فِي الْهَوَى۔

نفسانی خواہش کا بیان

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

حیوۃ بن شریح، ابو بکر بن ابو مریم، خالد بن محمد ثقفی، بلال بن ابو درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

باب ۵۴۴ فِي الشَّفَاعَةِ۔

سفارش کا بیان

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے۔

باب ۵۴۵ فِي التَّعَجُّلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ۔

جو خط کو اپنے نام سے شروع کرے

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ

احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین۔ احمد نے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِيْ هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْعَلَاءِ اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ۔

دفعہ کہا:۔ ہشیم، ابن العلاء نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے عامل تھے کہ جب وہ اُن کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام سے ابتدا کرتے۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِاسْمِهٖ۔

ابن سیرین نے ابن العلاء سے روایت کی ہے کہ حضرت علاء بن الحضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عریضہ لکھا تو اپنے نام سے شروع کیا۔

باب ۵۴۶ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلَى الذِّمِّيِّ۔

ذِمّی کے لیے خط کیسے لکھا جائے؟

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَقَالَ ابْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ۔

عُبَید اللہ بن عُتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرقل کے نام گرامی نامہ لکھا کہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر جس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا۔ ابن یحییٰ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے اُنہیں بتایا کہ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اُس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا تو اُس میں تھا:۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر ہو جس نے راہِ ہدایت اختیار کی۔ اما بعد۔

باب ۵۴۷ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اُسے غلام پائے اور خرید کر آزاد کر دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقُهُ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا جب کہ حضرت عمر اُسے ناپسند فرماتے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسے طلاق دے دو۔

ف ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس حکم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر باپ حکم دے تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے ورنہ باپ کا نافرمان شمار ہوگا۔ آج جبکہ اسلام سے ہماری وابستگی برائے نام رہ گئی تو اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیویوں کے کہنے پر ماں باپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والدین کے نافرمان بننا منظور کر لیتے ہیں لیکن کوشش کرتے ہیں کہ بیوی کے فرماں بردار ہونے میں حرف نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ابنائے زمانہ کو دین و دانش عطا فرمائے، آمین۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلًى مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُضْلَهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔

بہز بن حکیم کے والدِ ماجد سے اُن کے والدِ محترم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر اپنے باپ سے، پھر جو سب سے قریب ہو، پھر جو قریب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے آزاد کردہ غلام سے زائد از ضرورت مال مانگے جو اُس کے پاس ہو اور وہ انکار کر دے مگر قیامت کے روز وہ زائد مال جس کا انکار کیا گنجے سانپ کی شکل میں اُس کے پاس آئے گا۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا الْحَارِثُ ابْنُ مُرَّةَ نَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ حَقًّا وَاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً۔

کُلَیب بن منفعہ کے دادا جان نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی اور اپنے آزاد کرنے والے کا حق واجب ہے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى

محمد بن جعفر بن زیاد ——— عباد بن موسیٰ ابراہیم بن سعد اُن کے والدِ ماجد، حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ اَبَاهُ وَيَلْعَنُ اُمَّهُ فَيَلْعَنُ اُمَّهُ۔

بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ بہت ہی بڑے گناہوں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ پر لعنت اور وہ اس کے باپ پر لعنت کرے۔ یہ کسی کی ماں پر لعنت کرے اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنٰى قَالُوْا نَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ سَاعِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا۔

ابراہیم بن مہدی اور عثمان بن ابوشیبہ اور محمد بن العلاء، ابوعبداللہ بن ادریس، عبدالرحمٰن بن سلیمان، اُسید بن علی بن عُبید مولیٰ بنی ساعدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوکر عرض گزار ہوا:۔ کیا والدین کی وفات کے بعد اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ فرمایا:۔ ہاں اُن کے لیے دعا و استغفار کرنا، اُن کے بعد اُن کے عہد کو پورا کرنا، اُس رشتے کو جوڑنا جو اُن کی وجہ سے جُڑتا تھا اور اُن کی دوستوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ۔

احمد بن منیع، ابوالنضر، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اُسامہ بن الہاد، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے اُس کی وفات کے بعد۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ قَالَ

عمارہ بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے ہوئے دیکھا۔ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ كَانَ يَوْمَئِذٍ غُلَامًا أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذَا أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ابوالطفیل کا بیان ہے کہ اُن دنوں میں لڑکا تھا اور اُونٹوں کی ہڈیاں اُٹھایا کرتا تھا۔ اسی دوران ایک عورت آئی، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اُس کے لیے اپنی چادر بچھادی۔ کسی نے کہا:۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور کی ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ اُنہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا رضاعی باپ آگیا۔ آپ نے اُن کے لیے کپڑے کا ایک حصہ بچھادیا تو وہ اُس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو اُن کے لیے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھادیا تو وہ اُس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اُسے اپنے سامنے بٹھالیا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ اپنے کسی بڑے، معزز یا تعلق دار سے اگر آدمی کھڑا ہو کر ملے، اس کے لیے تعظیماً قیام کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ عزت افزائی اور ادب و احترام کی نشانی ہے جس کے باعث محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۴۸ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى۔ یتیموں کی پرورش کرنے کی فضیلت

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حَدِيرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ۔

عثمان اور ابوبکر پسرانِ ابوشیبہ، ابومعاویہ، ابومالک اشجعی، ابن حُدیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کی بیٹی ہو تو اُس کو زندہ درگور نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اُس پر ترجیح نہ دے۔ اس میں اَلذُّکُوْر بھی کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ عثمان نے اَلذُّکُوْر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ نَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى

مسدد، خالد، سُہیل بن ابوصالح، سعید اعشیٰ یعنی سعید بن عبدالرحمٰن بن مکمل الزہری، ایوب بن بشیر انصاری نے حضرت ابوسعید

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكَمِّلٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَاَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، اُنہیں ادب سکھایا، اُن کی شادی کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو ایسے شخص کے لیے جنت ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنَاهُ قَالَ ثَلَاثَ اَخَوَاتٍ اَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ.

یوسف بن موسیٰ، جریر نے سُہیل سے اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا:۔ تین بہنیں یا تین بیٹیاں یا دو بیٹیاں اور دو بہنیں۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ حَدَّثَنِيْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا.

شداد ابوعمار نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت میں یوں ہوں گے۔ چنانچہ درمیانی اور شہادت والی اُنگلی سے اشارہ فرمایا۔ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عزت وجمال والی تھی لیکن اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے نفس کو روکے رکھا، یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے۔

ف۔ جس عورت کا خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مر جائے جن کو سنبھالنے والا اور ان کی خاطر خواہ پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو، لہٰذا عورت بچوں کی وجہ سے دوسرا نکاح نہیں کرتی۔ سو تکلیفیں اٹھا کر اُن بچوں کی پرورش میں مشغول رہتی ہے۔ ایسی عورت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا کہ جنت میں وہ مجھ سے اتنا ہی قریب ہو گا جتنی یہ انگلیاں ایک دوسری سے قریب ہیں۔ مراد انتہائی قُرب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۴۹ فِيْ مَنْ ضَمَّ يَتِيْمًا۔ یتیم کو اپنے ساتھ ملا لینے والے کا بیان

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ۔

عبدالعزیز ابن حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنی درمیانی اور انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی کو ملا کر دکھایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۵۰ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

ہمسائے کے حقوق کا بیان

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جبرئیل برابر مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ ضرور اُسے میراث دلائیں گے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری ذبح کی تو فرمایا، - کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کے لیے ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جبرئیل برابر مجھے ہمسایے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اُسے وارث بنادیں گے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا التَّمِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ قَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللهُ بِهِ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَلِيسُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- جو اللہ اور آخری دِن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخری دِن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

مسدد بن مسرہد اور سعید بن منصور، حارث بن عُبید، ابو عمران جونی، طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں لہٰذا کس سے ابتدا کروں؟ فرمایا کہ دونوں میں سے جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث میں طلحہ کے متعلق فرمایا کہ وہ قریش کے ایک فرد تھے۔

ف:۔ ہمسائے سارے ہی حُسنِ سلوک کے مستحق ہیں لیکن جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو وہ حُسنِ سلوک کا دوسروں کی نسبت اِتنا ہی زیادہ مستحق ہے۔ تحفہ تمائف کے وقت ہمسایوں میں سے اُن گھروں کا حق زیادہ ہے جن کے دروازے زیادہ نزدیک ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۵۱ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ۔

مملوک کے حقوق کا بیان

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

زہیر بن حرب اور عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فُضیل، مغیرہ، اُمِّ موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا:۔ نماز، نماز اور اپنے غلام لونڈی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هٰذَا فَكَانَتْ حُلَّةً فَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ۔

معرور بن سُوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ربذہ کے مقام پر دیکھا اور اُن کے اُوپر موٹی چادر تھی جبکہ اُسی طرح کی اُن کے غلام کے اُوپر تھی۔ لوگوں نے کہا:۔ اے ابوذر! آپ غلام سے چادر کیوں نہیں لے لیتے تاکہ اِس کے ساتھ مل کر آپ کا جوڑا پورا ہو جائے اور غلام کو دوسرا کپڑا اپنا دیتے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا:۔ میں نے ایک آدمی کو بُرا بھلا کہا جس کی ماں عجمی تھی اور میں نے اُسے ماں کی گالی دے دی۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کر دی۔ آپ نے فرمایا:۔ اے ابوذر! تم میں جاہلیت کی بُو باقی ہے۔ یہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اِن پر فضیلت دی ہے۔ پس جس سے تمہارا نبھاؤ نہ ہو اُسے فروخت کر دیا کرو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچایا کرو۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر ہم حضرت ابوذر

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے اُوپر چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اُسی طرح کی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے حضرت ابوذر! آپ غلام سے چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ جوڑا بنا لیتے اور اِسے دوسرا کپڑا پہنا دیتے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تمہارے بھائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا تو جس کے ماتحت اُس کا بھائی ہو تو اُسے کھلائے جو آپ کھائے اور اُسے پہنائے جو آپ پہنے اور ایسا کام نہ لے جو اُسے عاجز کر دے اور مشکل کام دینا ہی پڑے تو خود بھی اُسکی مدد کرے —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے ابنِ نُمیر نے اعمش سے اسی طرح۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

محمد بن علاء —— ابن المثنیٰ، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔ اے ابومسعود! جان لو۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ دو مرتبہ کہ جتنا تمہیں اس پر اختیار ہے اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ تمہارے اُوپر اختیار رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چمٹ جاتی۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِتْقِ۔

ابوکامل، عبدالواحد نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اور آزاد کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَأَثِيمِكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا

محمد بن عمرو الرازی، جریر، منصور، مجاہد، مورق، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے مطابق ہوں اُنہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو اُن میں سے تمہارے مزاج کے مطابق

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ۔

نہ ہوں اُنہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ رَافِعِ بْنِ مُكَيْثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مُكَيْثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مُكَيْثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن زفر، رافع بن مُکیث، اُن کے چچا جان حارث بن رافع بن مُکیث نے حضرت رافع بن مُکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ اُن حضرات میں سے ہیں جو صلح حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھا سلوک باعثِ اطمینان اور بُرا سلوک بدبختی ہے۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰى نَا بَقِيَّةُ نَا عُثْمَانُ ابْنُ زُفَرَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ مُكَيْثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مُكَيْثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابن المصفیٰ، بقیہ، عثمان بن زفر، محمد بن خالد بن رافع بن مُکیث نے اپنے چچا جان حارث بن رافع بن مُکیث سے روایت کی ہے اور حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جُہینہ سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھا سلوک کرنا باعثِ اطمینان اور بُرا سلوک کرنا بدبختی کی نشانی ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ جُلَيْدٍ الْحَجَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ اَعَادَ اِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوْ عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

احمد بن سعید ہمدانی اور احمد بن عمرو بن سرح۔ یہ حدیث ہمدانی ہے اور زیادہ مکمل ہے، وہب ابو ہانی خورانی، عباس بن جُلید حجری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم خادم سے کہاں تک درگزر کریں؟ آپ خاموش رہے۔ اُس نے پھر اپنی عرض دُہرائی۔ آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو فرمایا:۔ روزانہ اُس سے ستّر بار درگزر کیا کرو۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ

ابراہیم بن موسیٰ رازی ——— مؤمل بن الفضل

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَا حَ وَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا عِيسٰى نَا فُضَيْلٌ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَدًّا قَالَ مُؤَمِّلٌ نَا عِيْسٰى عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِيْ ابْنَ غَزْوَانَ۔

حرانی، عیسیٰ، فُضَیل، ابو نعیم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابو القاسم نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے اور جو کہا وہ اُس سے بری ہو تو قیامت کے روز اُس شخص کو حدِ قذف کے کوڑے مارے جائیں گے۔ مؤمل، عیسیٰ نے اسے فُضَیل ابن غزوان سے روایت کیا ہے۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نُزُوْلًا فِيْ دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِيْنَا شَيْخٌ فِيْهِ خِفَّةٌ وَمَعَهٗ جَارِيَةٌ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَمَا رَاَيْتُ سُوَيْدًا اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ عَجِزَ عَلَيْكَ اِلَّا حَرٌّ وَجْهَهَا لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وُلْدِ مُقَرِّنٍ وَمَا لَنَا اِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَ اَصْغَرُنَا وَجْهَهَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا۔

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سُوید بن مقرن کے گھر میں اُترے ہوئے تھے اور ہم میں ایک بوڑھا تیز مزاج تھا جس کے پاس ایک لونڈی تھی۔ اُس نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میں نے حضرت سُوید کو اس قدر غصے میں کبھی نہیں دیکھا جتنا اُس روز غضب ناک تھے۔ تم اس کی تلافی سے عاجز ہو مگر یہ کہ اسے آزاد کر دو۔ میں نے خود دیکھا کہ میں حضرت مقرن کا سات بیٹوں میں سے ایک تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اُس کے منہ پر طمانچہ مارا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ اُسے آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ اَبِيْ وَدَعَانِيْ فَقَالَ اقْتَصَّ مِنْهُ فَاِنَّا مَعْشَرُ بَنِيْ مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقُوْهَا قَالُوْا اِنَّهٗ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتّٰى يَسْتَغْنُوْا فَاِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوْهَا۔

معاویہ بن سُوَید بن مقرن کا بیان ہے کہ اپنے آزاد کردہ غلام کو میں نے طمانچہ مارا تو میرے والدِ محترم نے اُسے اور مجھے بُلا کر فرمایا کہ اِس سے قصاص لو کیونکہ ہم بنی مقرن کے افراد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارے پاس صرف ایک خادم ہوتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اُسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ فرمایا کہ اِن کے غنی ہونے تک خدمت کرے اور جب غنی ہو جائیں تو آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ

زاذان کا بیان ہے کہ میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ پس اُنہوں نے زمین سے تنکا یا کوئی اور چیز اُٹھائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهٗ فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ عُوْدًا اَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَالِيْ فِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يُسَوِّيْ هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكَهٗ اَوْ ضَرَبَهٗ فَكَفَّارَتُهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ۔

اور فرمایا کہ اسے آزاد کرنے میں میرے لیے اس کے برابر بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کو طمانچہ یا کوئی اور چیز ماری تو اُس کا یہ کفارہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

بَاب ۵۵۲ فِي الْمَمْلُوْكِ إِذَا نَصَحَ۔

مملوک کے خیر خواہی کرنے کا بیان

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے تو اُس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

ف۔ اب ظاہری غلامی کا دَور تو بفضلہٖ تعالیٰ اسلام کی برکت سے نہیں رہا لیکن خیر خواہی کا اجر تو باقی ہے۔ لہٰذا جو مزدور اپنے آجر کا، جو آجر اپنے مزدور کا، جو ماتحت اپنے افسر کا، جو افسر اپنے ماتحت کا، جو حکمران اپنی رعیت کا اور جو رعیت اپنے حکمران کی خیر خواہ ہے اور خدا کی عبادت بھی کرے تو اُسے دُگنا ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بَاب ۵۵۳ فِيْ مَنْ خَبَّبَ مَمْلُوْكًا عَلٰى مَوْلَاهُ۔

جو مملوک کو اُس کے آقا کے خلاف بھڑکائے

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ اَوْ مَمْلُوْكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حسن بن علی، زید بن حباب، عمار بن زُریق، عبد اللہ بن عیسیٰ، عکرمہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو کسی کی بیوی یا اُس کے غلام لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَاب ۵۵۴ فِي الْاِسْتِيْذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے مارنے کے لیے تیر لے کر اُٹھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں اب؛ اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْ مُشَاقِصَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُسے مارنے کے لیے اُٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور اُنہوں نے اُس کی آنکھ پھوڑ دی تو اُس کی آنکھ کا قصاص نہیں ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ وَلِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ

ربیع بن سلیمان موذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر، ولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب گھر میں جھانک لیا تو اجازت کہاں رہی۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا رَوْحٌ ح وَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَجِرَفَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا الْجَمْعِ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ ابْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ.

یحییٰ بن حبیب، روح ——— ابن بشار، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن ابوسفیان، عمرو بن عبداللہ بن صفوان، کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے۔ میں حاضر ہوا اور سلام نہ کیا تو فرمایا کہ واپس جاؤ اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو۔ یہ حضرت صفوان بن اُمیہ کے مسلمان ہونے سے بعد کی بات ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ مجھے ابن صفوان نے کلدہ بن حنبل کے واسطے سے یہ واقعہ بتایا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اُن سے سُنا۔ یحییٰ بن حبیب نے اُمیہ بن صفوان کہا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ بن حنبل سے سُنا اور اسی طرح یحییٰ کو عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے بتایا اور اُنہیں کلدہ بن حنبل نے خبر دی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

ربعی کا بیان ہے کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ نَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَأَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ آپ کا شانۂ اقدس میں تھے۔ اُس نے کہا۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ کہ کہو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آجاؤں؟" اُس آدمی نے بھی سُن لیا اور عرض گزار ہوا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آجاؤں؟" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی تو وہ اندر داخل ہوگیا۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ هُنَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا عَنْكَ وَهَكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ۔

عثمان بن ابوشیبہ، جریر ——— ابوبکر بن ابوشیبہ، حفص، اعمش، طلحہ، ہُنَیل کا بیان ہے کہ ایک آدمی آیا۔ عثمان نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، رضی اللہ تعالیٰ آئے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر ٹھہرے اور اجازت مانگنے کے لئے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ عثمان نے کہا کہ دروازے کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ اِدھر اُدھر کھڑے ہوا کرو کیونکہ اجازت لینا تو نظر کی وجہ سے ہے۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، سفیان، اعمش، طلحہ بن مصرف، ایک آدمی نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ۔

ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور، ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور معناً اُسی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا مسدد، ابوعوانہ نے منصور سے اور یہ نہیں کہا کہ بنی عامر کے آدمی نے۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا

عُبَیداللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد، شعبہ، منصور،

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ۔

ربعی نے بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کی کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ اسے معنًا روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سُن لیا تو عرض گزار ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آجاؤں؟

باب ۵۵۵ کَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ۔

اجازت طلب کرتے وقت کتنی دفعہ سلام کرے؟

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَقُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هٰذَا بِالْبَيِّنَةِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ۔

بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ گھبرائے ہوئے آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ کہا کہ حضرت عمر نے مجھے بُلایا تھا۔ میں حاضر ہوا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی تو میں لوٹ آیا۔ فرمایا کہ آپ میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے کہا:۔ میں آیا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کر لے اور اُسے اجازت نہ ملے تو لوٹ آئے۔ فرمایا کہ اس ارشاد کا میرے پاس کوئی گواہ لائیے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ کے ساتھ نہیں جائے گا مگر جو قوم میں سب سے چھوٹا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید اُن کے ساتھ گئے اور اس بات کی شہادت دی۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يُسْتَأْذَنُ أَبُو مُوسَى يُسْتَأْذَنُ الْأَشْعَرِيُّ يُسْتَأْذَنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَأْذَنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هٰذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هٰذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس گئے اور تین دفعہ اجازت مانگتے ہوئے کہا:۔ ابو موسیٰ اجازت مانگتا ہے، اشعری اجازت مانگتا ہے، عبداللہ بن قیس اجازت مانگتا ہے، لیکن اُنہیں اجازت نہ ملی تو لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے اُنہیں بُلوایا کہ آپ کیوں لوٹ گئے تھے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ تم تین دفعہ اجازت مانگو۔ اگر اجازت مِل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ آیا کرو۔ فرمایا کہ اس پر میرے پاس گواہ لاؤ۔ وہ چلے گئے۔ پھر لوٹے تو کہا:۔ یہ اُبی بن کعب ہیں۔ حضرت اُبی نے کہا:۔ اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے عذاب نہ بنیے۔ حضرت عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُوْنُ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ہرگز عذاب نہیں بنوں گا۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ نَا مَرْوَحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيْهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِيْ سَعِيْدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِيَ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلٰكِنْ تُسَلِّمُ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ۔

عُبَید بن عُمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ پھر وہی واقعہ بیان کرتے ہوئے اِس میں کہا۔ پس حضرت ابوسعید کو ساتھ لے گئے اور اُنہوں نے گواہی دی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا کیونکہ بازاروں کی خرید و فروخت نے مجھے مشغول رکھا۔ اب آپ سلام کر لیا کریں جتنی دفعہ چاہیں اور اجازت طلب نہ کیا کریں۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ ابْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ مُوْسٰى لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ۔

زید بن اخزم، عبدالقاہر ابن شعیب، ہشام، حُمید بن بن ہلال، ابوبُردہ نے اپنے والد ماجد سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ سے فرمایا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے کا معاملہ بڑا نازک ہے۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِيْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ مُوْسٰى أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے اپنے کئی علماء سے روایت کی اور اس میں کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اپنی باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب نہ کرنے لگیں۔

ف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے حدیثیں لکھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا تھا، یہ بات غلط ہے۔ ہاں شروع ایام میں حدیث کی کتابت سے اکثر حضرات خدشہ محسوس کرتے تھے کہ کہاں قرآن و حدیث آپس میں غلط ملط نہ ہو جائیں۔ اسی لیے قرآنِ مجید کو بعد میں علیحدہ یکجا لکھا گیا اور اُس کے مختلف نسخے مختلف شہروں میں پہنچائے گئے۔ اس کے بعد کتابتِ حدیث سے کوئی خدشہ نہ رہا۔ اب روایتِ حدیث کے سلسلے میں احتیاط کا مرحلہ باقی تھا، جس کا اندازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے اور اُن کا ارشاد گرامی۔ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کس طرح نشاندہی کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

رہا ہے کہ روایتِ حدیث کے کام پر اُن بزرگوں کی نظر کتنی کڑی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهِشَامُ أَبُو مَرْوَانَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حُدِّثْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَسْعَدَ ابْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرْ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ وَوَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وُطِئَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ

محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے تو فرمایا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ پس حضرت سعد نے آہستہ سے جواب دیا۔ چنانچہ حضرت قیس عرض گزار ہوئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا ٹھہرو، ہم پر زیادہ سلامتی بھیجنے دو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ حضرت سعد نے پھر آہستہ جواب دیا۔ سہ بارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ حضرت سعد پیچھے گئے اور عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! میں آپ کا سلام سُن رہا تھا اور آہستہ سے جواب دے رہا تھا، چاہتا تھا کہ آپ ہم پر زیادہ سلامتی بھیجیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ لوٹ آئے۔ حضرت سعد نے غسل کر لینے کی التماس کی تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر ایک چادر پیش کی جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یُوں دعا فرمائی:۔ "اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل میں برکت و رحمت فرما" پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے لوٹنے کا ارادہ فرمایا آپ کی خدمت میں گدھا پیش کیا گیا، جس پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے تو حضرت سعد نے فرمایا:۔ اے قیس! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤ۔ حضرت قیس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْكَبْ فَاَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ وَاِمَّا اَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ اَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سُمَاعَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

نے مجھ سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں نے انکار کیا تو فرمایا:۔ سوار ہو جاؤ یا واپس لوٹ جاؤ۔ پس میں واپس لوٹ گیا۔ ہشام ابومروان نے اِسے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اِسے عمر بن عبدالواحد اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے مرسلاً اور اِس میں قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي اٰخَرِيْنَ قَالُوْا نَا بَقِيَّةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ۔

محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے، بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور فرماتے:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور یہ اِس لیے تھا کہ اُن دنوں گھروں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

باب ۵۵۶ دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الْاِسْتِيْذَانِ۔

اجازت طلب کرتے وقت دروازہ کھٹکھٹانا؛

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ اَبِيْهِ فَدَقَّ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهٗ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کے قرضے کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ میں میں کیا؟ گویا آپ نے اِسے ناپسند فرمایا۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِيْ اَمْسِكِ الْبَابَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا، یہاں تک کہ ایک باغ میں داخل ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازے پر ٹھہرو اور دروازہ بند کر لو۔ میں نے کہا:۔ کون ہے؟ اور آگے باقی حدیث بیان کی ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری والی حدیث۔ چنانچہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَدَقَّ الْبَابَ۔

باب ۵۵۷ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذٰلِكَ إِذْنَهُ۔

جو بُلایا جائے کیا یہی اُس کے لیے اجازت ہے؟

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ۔

محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک آدمی کا قاصد ہی دوسرے آدمی کے لیے اجازت ہے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُقَالُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ۔

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بُلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آئے تو یہی اُس کے لیے اجازت ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا:۔ کہتے ہیں کہ قتادہ کا ابورافع سے سماع ثابت نہیں ہے۔

باب ۵۵۸ الِاسْتِيذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ۔

پردے کے تین وقتوں میں اجازت لینا

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا وَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هٰذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ۔

ابن السرح ——— ابن الصباح بن سفیان اور ابن عبدہ، سفیان، عبداللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اکثر لوگ آیتِ اِذن پر عملاً ایمان نہیں لائے جبکہ میں نے اپنی لونڈی کو بھی حکم دے رکھا ہے کہ مجھ سے اجازت لیا کرے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرٰى هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي أَمَرْنَا فِيهَا بِمَا أَمَرْنَا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

ابوعمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ چند عراق کے رہنے والے عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابن عباس! اُس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس میں ہمیں اجازت لینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اجازت لیا کریں اور اُس پر کوئی ایک بھی عمل نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اجازت لیا کریں تمہارے غلام لونڈی اور وہ جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں:۔ نمازِ فجر سے پہلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُوْنَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ اَلْقَعْنَبِيُّ اِلٰى عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ حَلِيْمٌ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يُحِبُّ السِّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ اَوِ الْوَلَدُ اَوِ الْيَتِيْمَةُ الْمَنْزِلَ وَالرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ فَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِالْاِسْتِيْذَانِ فِيْ تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمُ اللّٰهُ بِالسُّتُوْرِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ يَرَ اَحَدًا يَعْمَلُ بِذٰلِكَ بَعْدُ۔

اور دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اُتار دیتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ تم پر اور اُن پر کوئی گناہ نہیں اِس کے بعد جو تمہارے ملازم تمہارے پاس گھومتے پھرتے رہتے ہیں"۔۔ (۲۴ : ۵۸) قعنبی نے اِسے "عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ" تک پڑھا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حلم والا اور مسلمانوں پر رحم فرمانے والا ہے۔ پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے اور لوگوں کے گھروں پر ان دنوں پردے اور چکیں نہ تھیں۔ بعض اوقات خادم یا بیٹا یا زیرِ پرورش یتیم لڑکی آدمی کے پاس آجاتی اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اِن وقتوں میں اجازت لے کر آنے کا حکم فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے پردے اور اچھے حالات میسّر فرما دئے تو بعد میں اِس پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبْوَابُ السَّلَامِ

باب ۵۵۹ اِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا زُهَيْرٌ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

سلام کا بیان

سلام کو عام کرنا

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان کامل نہیں ہوگا جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ اُسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا:۔ اسلام میں کونسا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تمہاری اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

ف۔ کھانا کھلانے سے مراد غریبوں، محتاجوں اور بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مہمان نوازی کرنا بھی اسی میں ہے۔ غربا پروری پر اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام نے مِنْ حَيْثُ الْقَوْم زندہ رہنے پر بہت زور دیا ہے تاکہ مسلمانوں کے امیر اپنے غریبوں کو برضا و رغبت سنبھالے رہیں اور مسلمان غریب ہو کر بھی اتنے غیرت مند رہیں کہ اُنہوں دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے اور غیروں کے کسی مرحلے پر بھی منت کش نہ ہوں۔ آج جبکہ ہم نے قومی سطح پر سوچنا بند کر دیا اور خود غرض ہو کر قارون بننے کے فکر میں سرگرداں رہنے لگے تو ساری قوم میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ امیر غریبوں کے سرپرست نہ رہے تو غریبوں نے امیروں کی خیر خواہی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپم دھاپ اور افراتفری مچی ہوئی ہے۔ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں۔ زبان میں مٹھاس ہے لیکن دل میں چور، زبان پر تسبیح ہے لیکن دل میں کھوٹ، نام کے ساتھ حاجی، حافظ اور حضرت وغیرہ کے القاب ہیں لیکن دل میں فراڈ۔ کھلانے سے باغی اور کھانے کے لیے تیار، دینے سے نفرت لیکن لینے سے پیار، خیر خواہی سے نفرت لیکن بدخواہی کا روبار، خیرات سے دُوری اور رشوت سے سروکار۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دوسروں کو اپنے پاس سے کھلاتے رہتے اور ہر مسلمان بھائی کے خیر خواہ بن کر سلامتی چاہتے اور اُسے سلام کرتے خواہ جان پہچان ہوتی یا نہ ہوتی لیکن اب خیر خواہی کو دُور سے سلام کیا جاتا ہے، بدخواہی کے سہارے جیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل دے کہ چند روزہ زندگی کے راحت و آرام کی خاطر اپنی ابدی زندگی کو برباد نہ کریں۔ اپنی عاقبت کو سنواریں اور دوسروں کو بھی آرام سے جینے دیں۔

؎ جس کو غمِ جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں — میری طرف سے ہمنشیں جا کے اُسے سلام دے

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۶۰ کَیْفَ السَّلَامُ۔

سلام کیسے کرنا چاہیے؟

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ۔

ابورجاء سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ آپ نے اُسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس نیکیاں۔ دوسرے نے آکر کہا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ آپ نے اُسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بیس نیکیاں۔ پھر تیسرے نے آکر کہا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ آپ نے اُسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیس نیکیاں۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَظُنُّ اَبِي سَمِعْتُ نَافِعَ ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ قَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ۔

اسحاق بن سُوید رملی، ابن ابومریم، نافع بن یزید، ابومرحوم، سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا:۔ پھر چوتھے آدمی نے آکر کہا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ آپ نے فرمایا کہ چالیس نیکیاں اور فضیلت (نیکیاں) اسی طرح بڑھتی جاتی ہے۔

باب ۵۶۱ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ۔

پہلے سلام کرنے کی فضیلت

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ۔

ابوسفیان حمصی نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر آدمی وہ ہیں جو پہلے سلام کرتے ہیں۔

باب ۵۶۲ مَنْ اَوْلَى بِالسَّلَامِ۔

کس کو سلام کرنا چاہیے؟

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَنَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

یحییٰ بن حبیب، روح، ابنِ جُریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سوار پیدل کو سلام کرے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب ۵۶۳ فِي التَّحَلُّلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

جو دوسرے سے جُدا ہو کر ملے تو پھر سلام کرے

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ بَخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابنِ وہب، معاویہ بن صالح، ابوموسیٰ، ابومریم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے۔ پھر ملے تو دوبارہ اُسے سلام کرے ——— معاویہ بن صالح کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبدالوہاب بن بُخت، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالکل اسی طرح۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ۔

عباس عنبری، اسود بن عامر، حسن بن صالح، اُن کے والد ماجد، سلمہ بن کُہیل، سعید بن جُبیر، حضرت ابنِ عباس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے لہٰذا کہا:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا عمر اندر آجائے؟

باب ۵۶۴ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ اَنَسٌ اِنْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرْسَلَنِيْ بِرِسَالَتِهٖ وَقَعَدَ فِيْ ظِلِّ جِدَارٍ اَوْ قَالَ اِلٰى جِدَارٍ حَتّٰى رَجَعْتُ اِلَيْهِ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیجا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس آیا۔

باب ۵۶۵ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ۔

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ سَمِعَهٗ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابوحسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور میں عورتوں میں تھی تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

باب ۵۶۶ فِي السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ۔

ذمیوں کو سلام کرنا

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ اِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوْا يَمُرُّوْنَ بِصَوَامِعَ فِيْهَا نَصَارٰى فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَبِيْ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِ الطَّرِيْقِ۔

سُہیل بن ابوصالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو ہمیں سلام کرتے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کرنا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے، لہٰذا تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ إِنْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَتِهِ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیجا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس آیا۔

باب ۵۶۵ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ.

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

ابوبکر بن ابوشیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابوحسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور میں عورتوں میں تھی تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

باب ۵۶۶ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

ذمیوں کو سلام کرنا

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ.

سہیل بن ابوصالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو ہمیں سلام کرتے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کرنا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے، لہٰذا تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ۔

نے فرمایا۔ جب کوئی جماعت گزرے اور اُن میں سے ایک فرد بھی سلام کرے تو سب کی طرف سے کافی ہے اور مجلس سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی سب کی طرف سے کافی ہے۔

باب ۵۷ فِي الْمُصَافَحَةِ۔

مصافحہ کرنے کا بیان

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْمُحَكَّمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

زید ابوالحکم عنزی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد و ثنا کریں اور اُس سے معافی چاہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَحْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دو مسلمان آپس میں ملیں اور دونوں مصافحہ کریں تو جُدا ہونے سے پہلے دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہلِ یمن حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں جو مصافحہ شروع کرنے میں سب سے پہلے ہیں۔

باب ۵۸ فِي الْمُعَانَقَةِ۔

معانقہ کرنے کا بیان

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ سَيَّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذًا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایوب بن بشیر بن کعب عدوی سے روایت ہے کہ عنزہ کے ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی جبکہ وہ شام سے چلے گئے تھے کہ میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہو تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ نے مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَافَحَكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔

بُلوایا لیکن میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ حضور نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ پس میں حاضرِ بارگاہ ہوا اور آپ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے چمٹا لیا (معانقہ فرمایا) اور یہ بڑی عمدہ بات ہے، بڑی عمدہ ہے۔

باب ۵۲۷ فِي الْقِيَامِ۔

تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو امامہ بن سہل بن حُنَیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو قُریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کی تحکیم پر اُتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بُلوایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ آئے اور آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔

ف۔ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابۂ کرام کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ سرداری اور بہتری کے لفظوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ تعظیمی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو رہے تھے تو آپ نے بعض صحابۂ کرام کو اُن کی طرف کھڑے ہونے کے لیے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اُتار لاؤ۔ اُن کے نزدیک تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ایسا معزز سوار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہو کر آئے، جو خود اُترنے سے بھی مجبور ہو اور اُس کے ساتھ اپنوں میں سے ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً اُن کے ساتھ اُن کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ دیں حالات اُنہیں اُتارنے کے لیے حکم نہیں دیا۔ بلکہ تعظیماً کھڑے ہونے کے لیے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر بھی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں۔ تعظیم تو ہی ایک طرف ازراہِ شفقت اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لیے فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرطِ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے ابھی حدیث گذری کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رضاعی باپ آیا تو آپ نے چادر مبارک بچھا دی اور اُنہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو اُنہیں بھی ایک کونے پر بٹھا دیا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور کا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے کھڑا ہونا آیا ہے۔ دیں حالات فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ ہاں قیام کرنا اُس کے لیے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ میرے لیے تعظیماً کھڑے ہوا کریں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسے شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے لیے قیام نہ کرنا بہتر اور قیام کرنا مکروہ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا:۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا:۔ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيْثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا۔

حسن بن علی اور ابن بشار، عثمان بن عمر، اسرائیل، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے کسی کو بھی زیادہ مشابہت رکھتے ہوئے نہیں دیکھا چال ڈھال، چیت اور شکل و شباہت میں۔ حسن بن علی نے حَدِیْثًا وَّ کَلَامًا کہا ہے اور اَلسَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ کا ذکر نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ کرم اللہ وجہہا سے زیادہ۔ جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ اُن کے لیے کھڑے ہوتے، اُن کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں، دستِ اقدس کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

باب ۱۷۳ فِيْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ۔

آدمی کا اپنے بیٹے کو چومنا؟

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هٰذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حُسَین کو بوسہ دے رہے ہیں تو کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں اُن میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رحم نہ کرے اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرِيْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری صفائی نازل

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا۔

فرمادی اور اُن کے سامنے قرآنِ مجید پڑھا۔ میرے والدین نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کو بوسہ دو۔ میں نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کہ آپ دونوں کا۔

باب ۵۷۴ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ۔

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملے تو اُن سے معانقہ فرمایا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

باب ۵۷۵ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ۔

رخسار پر بوسہ دینا

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْمُعَمَّرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دِغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ایاس بن دِغفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ پہلی دفعہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو اُن کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ اُنہیں بخار تھا۔ حضرت ابوبکر اُن کے پاس گئے اور فرمایا:۔ بیٹی! تمہارا کیا حال ہے اور اُن کے رخسار پر بوسہ دیا۔

باب ۵۷۶ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ۔

ہاتھ چومنے کا بیان

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَرَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک بوسہ دیا اور آپ نے منع نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۷۷ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ۔

جسم چومنے کا بیان

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا تَحَدَّثُ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

حُضَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے، وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سُنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں ایک لکڑی سے کونچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجیے فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ کے اُوپر قمیص ہے جبکہ میرے اُوپر قمیص نہ تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا کُرتہ مبارک اٹھا دیا تو وہ لپٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مقصد صرف یہی تھا۔

باب ۵۷۸ قُبْلَةِ الرَّجُلِ۔

پیر چومنے کا بیان

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا مَطَرٌ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْنَقِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتّٰى أَتٰى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فِيكَ خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلٰى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

اُمِّ ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اُتر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو چومنے لگے اور پائے اقدس کو۔ منذر اشج رُکے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اُن سے فرمایا کہ تمہاری دو عادتوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بردباری اور تسلی سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

باب ۵۷۹ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ۔

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسْلِمٌ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حمّاد ـــــ مسلم، ہشام بن حسّان زید بن وہب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں اور آپ پر فدا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا فِدَاؤُكَ۔

باب ۵۸۰ فِي التَّحَجُّلِ يَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا۔

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَاَنْعَمَ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ التَّحَجُّلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَاْسَ اَنْ يَقُوْلَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ۔

قتادہ یا کسی دوسرے سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تم سے آنکھیں ٹھنڈی رکھے یا اچھی صبح لائے۔ دورِ اسلام میں ہم اس سے منع کر دیئے گئے۔ عبدالرزاق کا بیان ہے کہ معمر ناپسند فرماتے اگر کوئی کہتا کہ اللہ تم سے آنکھیں رکھے اور اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۵۸۱ التَّحَجُّلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللّٰهُ۔

جو دوسرے سے کہے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَا اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ لَهٗ فَعَطِشُوْا فَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّكَ۔

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس لگی تو جلدی سے چلے گئے۔ اُس رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہرہ دیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

باب ۵۸۲ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهٗ بِذٰلِكَ۔

ایک شخص کا دوسرے کے لئے تعظیماً کھڑے ہونا

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن الزبیر اور حضرت ابن عامر کے پاس آئے۔ حضرت ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ نے حضرت ابن عامر سے کہا: بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف ۔ یہی وہ قیام ہے جو جائز نہیں کہ کوئی حاکم یا امیر یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اور اگر اس کے لیے تعظیماً کھڑے نہ ہوں تو ناراض ہو، ایسا شخص متکبر ہونے کے باعث جہنمی ہے اور اُس کے لیے قیام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ تعظیمی نہیں بلکہ جبری قیام ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۱۷۸۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًى فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔

ابوبکر بن ابوشیبہ، عبداللہ بن نمیر، مسعر، ابوالعنبس، عنبس، ابومرزوق ابوغالب سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک لاٹھی سے ٹیک لگاتے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے ۔ فرمایا کہ ایسے کھڑے نہ ہوا کرو ۔ جیسے عجمی ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کرتے ہیں ۔

ف ۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے مرقاۃ الصعود میں فرمایا کہ امام طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد قرار دیا ہے کیونکہ اس کی اسناد میں ابوالعنبس نامی راوی مجہول ہے ۔ لہٰذا قیام تعظیمی کی ممانعت پر اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

باب ۵۸۳ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ۔

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے

۱۷۹۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ ۔

غالب کا بیان ہے کہ ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ میرے والد محترم نے میرے جدِ امجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد ماجد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ جا کر میرا اسلام عرض کر دینا ۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ والدِ محترم نے آپ کے لئے سلام عرض کیا ہے ۔ فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو ۔

۱۷۹۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: بیشک جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں ۔ حضرت صدیقہ نے کہا: ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۸۴ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ.

ایک آدمی دوسرے کو پکارے تو وہ لبیک کہے۔

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا مَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَمَشَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَانَ ظِلُّهُ ظِلَّ طَائِرٍ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ اسْمُجْ لِي الْفَرَسَ فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمان فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں غزوۂ حنین میں شریک ہوا۔ ایک سخت گرمی کے روز ہم سفر کر رہے تھے کہ ایک درخت کے سائے میں اُترے۔ جب دن ڈھل گیا تو میں نے زرہ پہنی، گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ جب کہ آپ اپنی قیام گاہ میں جلوہ افروز تھے۔ میں عرض گزار ہوا:۔ یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کوچ کا وقت ہوگیا ہے، فرمایا بہت اچھا۔ پھر فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہوجاؤ۔ وہ ایک بیری کے نیچے سے لپکے اور ان کا سایہ ایک پرندے کے سائے کے برابر تھا۔ فرمایا کہ میرے لئے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کے پوست کے تھے اور اس میں فخر و غرور یا نام و نمود والی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوگئے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

باب ۵۸۵ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ.

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ نَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ.

عیسیٰ بن ابراہیم برکی اور ابوالولید، عبدالقاہر بن سری سلمی، ابن کنانہ بن عباس، عباس بن مرداس سے اُن کے والد محترم حضرت مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہوا رکھے۔

باب ۵۸۶ فِي الْبِنَاءِ.

مکان بنانے کا بیان

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُطَيِّنُ حَائِطًا لِيْ اَنَا وَاُمِّيْ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْءٌ اَصْلَحَهُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

گزرے جبکہ میں اور میری والدہ ماجدہ ایک دیوار کی لپائی کر رہے تھے۔ فرمایا عبداللہ یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ موت اس سے بھی نزدیک ہے۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنٰى قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهِيَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابومعاویہ نے اعمش سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنی کوٹھڑی کی مرمت کر رہے تھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنی اس کوٹھڑی کی مرمت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں تو موت کو اس سے جلد باز دیکھتا ہوں۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ خَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ لِفُلَانٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى اِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ اَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا اَشْكَاهَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا لِاِعْرَاضِكَ عَنْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ

ابوطلحہ اسدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک اونچا سا گنبد دیکھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ فلاں انصاری کا ہے۔ آپ خاموش ہو رہے اور یہ بات اپنے دل میں رکھی۔ جب اس کا مالک آیا اور لوگوں میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے رُخ پھیر لیا۔ ایسا کئی دفعہ کیا، یہاں تک کہ وہ آدمی ناراضگی اور اعراض فرمانے کو جان گیا چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے ذکر کیا اور کہا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مجھے ناپسند فرما رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حضور نے آپ کے قبّے کو دیکھا تھا۔ وہ آدمی قبّے کی طرف گیا اور اُسے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور اُسے نہ دیکھا تو فرمایا قبّے کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ اس کے مالک نے ہم سے آپ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اُسے وجہ بتا دی۔ لہٰذا اُس نے اُسے مسمار کر دیا۔ فرمایا کہ ہر عمارت اس کے مالک پر وبال ہے مگر جس کے بغیر گزارا نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا مَالَا إِلَّا مَا يَعْنِي مَالَا بُدَّ مِنْهُ.

باب ۵۸۷ فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ.

بالاخانے بنانے کا بیان

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ نَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عُلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ۔

قیس سے روایت ہے کہ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے غلے کا سوال کیا۔ فرمایا اے عمر! جا کر انہیں دے دو۔ پس وہ ہمیں ایک بالاخانے پر لے گئے اور اپنے حجرے کی کنجی لے کر اُسے کھولا۔

باب ۵۸۸ فِي قَطْعِ السِّدْرِ.

بیری کے درخت کو کاٹنے کا بیان

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔

نصر بن علی، ابواسامہ، ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان، سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیری کے درخت کو کاٹا تو اللہ تعالیٰ اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن ابوسلیمان، ثقیف کا ایک آدمی، عروہ بن زبیر نے مذکورہ حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا حُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ

حسین بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کاٹنے کے متعلق پوچھا جب کہ وہ عروہ کے مکان سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا کہ ان دروازوں اور چوکھٹوں کو دیکھتے ہو؟ یہ حضرت عروہ کی بیریوں کے ہیں جنہیں وہ اپنی زمین سے کاٹتے تھے اور فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حمید نے یہ بھی کہا کہ فرمایا: اے عراقی! تم یہی بدعت میرے پاس لے کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بدعت تو آپ کی جانب سے نکلی ہے کیونکہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ جو بیری کو کاٹے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

فرمائی باقی حدیث اُسی طرح بیان کی۔

باب ۵۸۹ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى۔

تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مِفْصَلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مِفْصَلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اُن میں سے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ فرمایا کہ مسجد میں پڑے ہوئے تھوک وغیرہ کو دفن کر دینا اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا تمہارے لیے کافی ہوگا۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى۔

مسدد، حماد بن زید ـــــ احمد بن منیع، عباد بن عباد، واصل یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہوتے ہی آدمی کے ہر پورے پر صدقہ ہے۔ جو ملے اُسے سلام کرنا صدقہ اور اُسے اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور اُسے بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے پاس تو شہوت سے جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے؟ فرمایا: بتاؤ اگر وہ دوسری جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہوتا؟ فرمایا اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لینا کافی ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهٰذَا

وہب بن بقیہ، خالد بن واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے حدیث کو روایت کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِهِ.

درمیان میں کیا ہے۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ عَنْ نَابِلِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ فَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کے راستے سے ہٹانے کے۔ خواہ اُسے درخت سے کاٹ کر کسی نے ڈال دیا تھا یا کسی اور طرح پڑی تھی۔ تو اس کے تکلیف دہ چیز کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا تھا۔ اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیا۔

باب ۵۹۰ فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ.

رات کے وقت آگ بجھا دینا

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِحْدَى رِوَايَتَيْهِ وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور ایک دفعہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی یا کھلی ہوئی نہ چھوڑ دیا کرو۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ.

سماک نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک چوہیا چراغ کی بتی کو گھسیٹتی ہوئی آئی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بوریئے پر ڈال دیا، جس کے اُوپر آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس سے ایک درہم کے برابر جگہ جل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو۔ کیونکہ شیطان ایسی چیزوں کو ایسی ہی حرکت سجھا دیتا ہے تاکہ تمہیں جلا دیا کریں۔

ف۔ رات کو سوتے وقت چراغ بجھا دینا چاہیے کیونکہ اس سے آگ لگنے کا خطرہ ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تیل سے چراغ جلتے تھے۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کو سنبھال کر رکھ دینا اور اچھی طرح ڈھانپ دینا۔ دروازے بند کر لینا اور سونے سے پہلے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لینا مفید ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۹۱ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ.

سانپوں کو مارنے کا بیان

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے اُن کے ساتھ لڑائی کی ہے لہٰذا جو ڈرتے ہوئے انہیں چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

عبدالحمید بن بیان سکری، اسحاق بن یوسف، شریک، ابواسحاق قاسم بن عبدالرحمان کے والد، اجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سانپوں کو مار دیا کرو، جو انہیں ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أَرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ.

عکرمہ نے مرفوعاً روایت کی جو میرے (موسیٰ بن مسلم) کے خیال میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سانپوں کو انتقام سے ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم سے نہیں ہے اور جب سے ہماری سانپوں کے ساتھ لڑائی ہوئی تو ہم نے ابھی تک صلح نہیں کی ہے۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ لِلصِّغَارِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ.

عبدالرحمان بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ہم زمزم کے قریب جھاڑو دینا چاہتے ہیں جب کہ وہاں چھوٹی قسم کے سانپ ہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ

سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو، خاص طور پر دو لکیروں والے اور دُم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں نظر کو زائل کرتے اور حمل گرا دیتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ جس سانپ کو بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَابْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ۔

دیکھتے اُسے مار ڈالتے۔ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ گھروں میں رہنے والوں سانپوں کو مارنے سے حضور نے منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔ سوائے دُو لکیروں والے اور دُم بریدہ سانپ کے کیونکہ وہ بینائی کو زائل کرتے ہیں اور عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے گھر میں سانپ پایا اس کے بعد کہ حضرت ابولبابہ نے اُن سے حدیث بیان کی تو انہوں نے حکم فرمایا اور اُسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ۔

ابن سرح، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، اسامہ نے نافع سے اس حدیث کو روایت کیا۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد انہوں نے سانپ کو اپنے گھر میں دیکھا۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مُخْتَارِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِينَا صَاحِبًا لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

محمد بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اور اُن کے ایک ساتھی حضرت ابوسعید کی عیادت کے لیے گئے ہم اُن کے پاس سے نکلے تو ہمیں اپنا ایک اور ساتھی ملا جو اُن کے پاس جانا چاہتا تھا۔ ہم آگے بڑھے اور مسجد میں جا بیٹھے۔ وہ آئے اور ہمیں بتایا کہ اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان میں جن بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو تم میں سے گھر میں سانپ دیکھے تو تین دفعہ اس سے نکلنے کے لئے کہنا چاہیئے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اُسے مار ڈالنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا

ابوسائب سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ الْحُمَيْرِيِّ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَالَكَ فَقُلْتُ حَيَّةٌ هٰهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ نَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوِ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ابھی بیٹھا ہوا ہی تھا۔ کہ میں نے اُن کے تخت کے نیچے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی دیکھا تو سانپ تھا، میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یہاں سانپ ہے فرمایا پھر کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ اسے ماروں گا۔ انہوں نے اپنے گھر کی ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا چچازاد بھائی اس گھر میں رہتا تھا۔ جب غزوۂ خندق ہوا تو اس نے اپنی بیوی کے پاس آنے کی اجازت مانگی کیونکہ اس کی شادی ابھی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی اور حکم دیا کہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ جائے۔ وہ اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے نیزے سے عورت کی طرف اشارہ کیا۔ عورت نے کہا، جلدی نہ کیجئے، دیکھئے تو سہی کیا نکل آیا ہے۔ وہ گھر میں داخل ہوا تو وہاں ایک بدصورت سانپ تھا۔ اس نے نیزے کا وار کیا اور اُسے نیزے پر ٹانکے ہوئے باہر نکلا۔ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا، آدمی یا سانپ؟ اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے ساتھی کو واپس کر دے۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ پھر فرمایا کہ مدینہ منورہ کے کچھ جنات مسلمان ہو گئے ہیں۔ جب تم کسی سانپ کو دیکھو تو اُسے تین دفعہ ڈراؤ۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو مار ڈالو۔ لیکن تین دفعہ ڈرانے کے بعد مارنا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

ابن عجلان نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا، تین دفعہ اُسے خبردار کیا کرو اگر اس کے بعد بھی اُسے دیکھو تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک، صیفی مولیٰ ابن افلح، ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَاتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَاذَنُوهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

پھر اسی طرح بلکہ اس سے مکمل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: اُسے تین دن تک خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ هَاشِمٍ نَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا اَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي اَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي اَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ اَنْ لَا تُؤْذُونَا فَاِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔

سعید بن سلیمان، علی بن ہاشم، ابن ابولیلیٰ، ثابت بنانی، عبدالرحمان بن ابولیلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو کہو: میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا نہیں پہنچاؤ گے۔ اگر اس کے بعد بھی نکلیں تو انہیں مار دیا کرو۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِي كَاَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو سوائے اس سفید سانپ کے جو چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔

باب ۵۹۲ فِي قَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

گرگٹ کو مارنے کا بیان

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

احمد بن محمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عامر بن سعد کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور اُس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِي سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً اَدْنٰى مِنْ اُولٰى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً اَدْنٰى مِنَ الثَّانِيَةِ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گرگٹ کو ایک ہی چوٹ میں مار دے اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں اور جو دو ضربوں میں ختم کر دے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں، یعنی پہلی دفعہ سے کم اور جو اُسے تین ضربوں میں مارے تو اس کے لیے دو ضربوں والے سے کم نیکیاں ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

محمد بن صباح بزاز، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل، ان کے بھائی یا بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک ہی ضرب میں مارنے پر ستر نیکیاں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرگٹ کو ایک ہی ضرب میں مار دینے سے ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ دیگر احادیث کے مطابق دو ضربوں میں مارنے پر اس سے کم نیکیاں اور تین ضربوں میں مارنے پر اُس سے بھی کم نیکیاں۔ بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ گرگٹ کو مارنے کا اس لیے حکم فرمایا گیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بہت سی آگ جلائی گئی تو یہ بھی اُسے بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵۹۳ فِي قَتْلِ النَّمْلِ۔

چیونٹی کو مارنے کا بیان

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اُترے۔ انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ دیا۔ انہوں نے ہٹانے کا حکم دیا جو اس کے نیچے سے ہٹا لیا گیا۔ پھر حکم دیا تو سب چیونٹیاں جلا دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر وحی نازل فرمائی کہ حرکت تو ایک چیونٹی کی تھی۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک چیونٹی نے انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو کاٹا۔ انہوں نے حکم دیا تو چیونٹیوں کی ساری رہائش گاہ جلا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس سلسلے میں وحی فرمائی کہ تمہیں کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا۔ لیکن تم نے تسبیح بیان کرنے والی پوری امت کو ہلاک کر دیا۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ابوصالح محبوب بن موسیٰ، ابواسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی حسن بن سعد، عبدالرحمان بن عبداللہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا:۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے وہ تڑپنے لگی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا:۔ اس کے بچوں کی وجہ سے اسے کس نے پریشان کیا ہے۔ اس کے بچے اسے دے دو اور چیونٹیوں کی رہائش گاہ دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو فرمایا:۔ اسے کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے۔ فرمایا کہ آگ کے رب کے سوا آگ کے ساتھ عذاب دینا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے جہنم تیار کی ہے جس میں ہر قسم کے کافروں (کافر، مشرک، منافق) کو آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا کسی آدمی یا جانور کو آگ سے نہیں جلانا چاہیے کیونکہ اس میں خدا کے عذاب سے مشابہت ہے جو بندوں کے لیے مناسب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے سوراخ کو جلا ہوا دیکھ کر کسی کو آگ سے جلانے کی ممانعت فرمائی۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

باب ۵۹۴ فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ۔

مینڈک کو مارنے کا بیان

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینڈک کو ہلاک کرنے سے منع فرما دیا۔

باب ۵۹۵ فِي الْخَذْفِ۔

کنکریاں مارنے کا بیان

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ عَدُوٌّ وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

عقبہ بن صہبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے بلکہ یہ آنکھ کو پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۵۹۶ فِي الْخِتَانِ.

ختنے کا بیان

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكِ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ.

سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی اور عبدالوہاب بن عبدالرحیم اشجعی، مروان، محمد بن حسان، عبدالوہاب کوفی، عبدالملک بن عمیر نے حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: بہت جھکا کر ختنہ نہ کیا کرو کیونکہ اس میں عورت کو زیادہ سرور آتا ہے اور مرد کو زیادہ پسند ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیداللہ بن عمر نے عبدالملک سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

باب ۵۹۷ فِي مَشْيِ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ.

عورتیں راستے میں کیسے چلیں

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ.

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، ابوالیمان، شداد بن ابو عمرو بن حماس، اُن کے والد ماجد، حمزہ بن ابواُسید انصاری سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ مسجد سے باہر تھے جب کہ راستے میں مرد عورتوں سے مل گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہیں راستے کے درمیان میں نہیں چلنا چاہیئے۔ تمہیں راستے کے ایک کنارے پر چلنا چاہیئے۔ پس ہر عورت دیوار کے ساتھ چلنے لگی یہاں تک کہ دیوار کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا کپڑا دیوار پر لٹک جاتا تھا۔

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ.

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوقتیبہ، داؤد بن ابوصالح، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مرد دو عورتوں کے درمیان چلے۔

باب ۵۹۸ فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ.

آدمی کا زمانے کو برا کہنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ۔

محمد بن صباح بن سفیان، ابن سرح، سفیان، زہری، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ آدمی مجھے اذیت پہنچاتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر کیونکہ زمانہ میں ہوں، اختیار میرا ہے، اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔ ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن مسیب کہا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ضروری التماس

زباں تا بود در دہاں جائے گیر ثنائے محمد بود دلپذیر

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۸۳ء کو اس مقدس سفر کا آغاز ہوا تھا۔ یہ خدائے ذوالمنن کا فضل و کرم اور اُس کے محبوب، رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں بحرِ عنایت کا صدقہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال کے اندر اِس علمی قلاش اور دائمی مریض کے ہاتھوں آج ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء کو سنن ابوداؤد شریف کے ترجمہ و حواشی کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

بفضلہٖ تعالیٰ صحیح بخاری، سنن ابنِ ماجہ، مؤطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کا اردو ترجمہ اس ناچیز کے ہاتھوں ہو چکا۔ اوّل الذکر تینوں کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور سنن ابوداؤد بھی پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے پَر تول رہی ہے۔ مؤخر الذکر دونوں کتابوں پر احقر نے حواشی بھی لکھے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ:۔

؎ لطف و کرم ہے یہ مرے رب کریم کا چمکا دیا نصیب جو عبدالحکیم کا

اگر یہ کام سلیقے سے ہوا تو میرے دینی نعمت، مرشدِ برحق، مفتیٔ اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی، مجددی، دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۴۴ء) کی چشمِ عنایت کا کرشمہ شمار کیا جائے جب کہ تمام فروگزاشتیں میری نااہلی کا نتیجہ ہیں۔ اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ناچیز کو ناشر کی معرفت غلطیوں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُن کی اصلاح ہو سکے اور حدیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے۔

ربِّ کریم اپنے عصیاں شعار بندے کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے نافع خلائق کرے۔ اِس عاجز اور ناشر کے لیے اسے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے درِ اولیاء:۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۸ اگست ۱۹۸۴ء

www.sirat-e-mustaqeem.com

سنن ابوداؤد۔ جلد سوم

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۲۲	۱ تا ۷۰	۷۰	۱ تا ۱۹۵	۱۹۵	
″ ۲۳	۷۱ تا ۱۳۳	۶۳	۱۹۶ تا ۳۵۴	۱۵۹	
″ ۲۴	۱۳۴ تا ۲۰۵	۷۲	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
″ ۲۵	۲۰۶ تا ۲۵۱	۴۶	۵۲۸ تا ۶۹۶	۱۶۹	
″ ۲۶	۲۵۲ تا ۲۹۷	۴۶	۶۹۷ تا ۸۵۲	۱۵۶	
″ ۲۷	۲۹۸ تا ۳۳۳	۳۶	۸۵۳ تا ۹۸۵	۱۳۳	
″ ۲۸	۳۳۴ تا ۳۶۶	۳۳	۹۸۶ تا ۱۱۰۱	۱۱۶	
″ ۲۹	۳۶۷ تا ۴۰۳	۳۷	۱۱۰۲ تا ۱۲۶۵	۱۶۴	
″ ۳۰	۴۰۴ تا ۴۵۰	۴۷	۱۲۶۶ تا ۱۴۳۳	۱۶۸	
″ ۳۱	۴۵۱ تا ۵۲۳	۷۳	۱۴۳۴ تا ۱۶۲۴	۱۹۱	
″ ۳۲	۵۲۴ تا ۵۹۸	۷۵	۱۶۲۵ تا ۱۸۳۳	۲۰۹	
	میزان	۵۹۸	×	۱۸۳۳	

www.sirat-e-mustaqeem.com

جدول سنن ابوداؤد جلد اوّل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الطہارۃ	۱ تا ۱۴۴	۴۴	۱ تا ۳۸۹	۳۸۹
۲	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۵ تا ۴۰۹	۲۶۵	۳۹۰ تا ۱۱۶۴	۷۷۵
۳	کتاب الکسوف	۴۱۰ تا ۴۱۸	۹	۱۱۶۵ تا ۱۱۸۴	۲۰
۴	ابواب صلوٰۃ السفر	۴۱۹ تا ۴۳۸	۲۰	۱۱۸۵ تا ۱۲۳۵	۵۱
۵	ابواب التطوع	۴۳۹ تا ۴۵۴	۱۶	۱۲۳۶ تا ۱۲۸۹	۵۴
۶	ابواب قیام اللیل	۴۵۵ تا ۴۶۶	۱۲	۱۲۹۰ تا ۱۳۵۷	۶۸
۷	ابواب شہر رمضان	۴۶۷ تا ۴۷۷	۱۱	۱۳۵۸ تا ۱۳۸۶	۲۹
۸	ابواب السجود	۴۷۸ تا ۴۸۵	۸	۱۳۸۷ تا ۱۴۰۱	۱۵
۹	ابواب الوتر	۴۸۶ تا ۵۱۷	۳۲	۱۴۰۲ تا ۱۵۴۱	۱۴۰
۱۰	کتاب الزکوٰۃ	۵۱۸ تا ۵۶۴	۴۷	۱۵۴۲ تا ۱۶۸۷	۱۴۶
۱۱	کتاب اللقطہ	x —— x	x	۱۶۸۸ تا ۱۷۰۷	۲۰
۱۲	کتاب المناسک	۵۶۵ تا ۵۸۱	۱۷	۱۷۰۸ تا ۱۷۵۰	۴۳
	میزان	x	۵۸۱	x	۱۷۵۰

جدول۔ سنن ابوداؤد۔ جلد دوم

۱۲	کتاب المناسک	۱ تا ۷۸	۷۸	۱ تا ۲۷۷	۲۷۷
۱۳	کتاب النکاح	۷۹ تا ۱۲۷	۴۹	۲۷۷ تا ۴۰۷	۱۳۰
۱۴	کتاب الطلاق	۱۲۸ تا ۱۷۸	۵۱	۴۰۸ تا ۵۴۲	۱۳۵
۱۵	کتاب الصیام	۱۷۹ تا ۲۵۸	۸۰	۵۴۳ تا ۷۰۴	۱۶۲
۱۶	کتاب الجہاد	۲۵۹ تا ۴۳۸	۱۸۰	۷۰۵ تا ۱۰۱۴	۳۱۰
۱۷	کتاب الضحایا	۴۳۹ تا ۴۸۱	۴۳	۱۰۱۵ تا ۱۱۱۰	۹۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱۸	کتاب الفرائض	۴۸۲ تا ۶۲۴	۱۴۳	۱۱۱۱ تا ۱۴۶۴	۳۵۴
۱۹	کتاب الایمان والنذور	۶۲۵ تا ۶۵۵	۳۱	۱۴۶۵ تا ۱۵۳۰	
۲۰	کتاب البیوع	۶۵۶ تا ۶۸۶	۳۱	۱۵۳۱ تا ۱۵۹۸	۶۸
	میزان	x	۶۸۶	x	۱۵۹۸

جدول۔ سنن ابوداؤد۔ جلد سوم

x	کتاب البیوع	۱ تا ۹۱	۹۱	۱ تا ۲۴۴	۲۴۴
۲۱	کتاب العلم	۹۲ تا ۱۲۶	۳۵	۲۴۵ تا ۳۳۶	۹۲
۲۲	کتاب الاطعمہ	۱۲۷ تا ۱۸۲	۵۶	۳۳۷ تا ۴۵۷	۱۲۱
۲۳	کتاب الطب	۱۸۳ تا ۲۲۲	۴۰	۴۵۸ تا ۵۷۰	۱۱۳
۲۴	کتاب الحروف	x	x	۵۷۱ تا ۶۱۰	۴۰
۲۵	کتاب الحمام	۲۲۳ تا ۲۲۴	۲	۶۱۱ تا ۶۲۱	۱۱
۲۶	کتاب اللباس	۲۲۵ تا ۲۶۹	۴۵	۶۲۲ تا ۷۵۷	۱۳۶
۲۷	کتاب الترجل	۲۷۰ تا ۲۸۹	۲۰	۷۵۸ تا ۸۱۱	۵۴
۲۸	کتاب الخاتم	۲۹۰ تا ۲۹۷	۸	۸۱۲ تا ۸۳۷	۲۶
۲۹	کتاب الفتن	۲۹۸ تا ۳۰۳	۶	۸۳۸ تا ۸۷۵	۳۸
۳۰	کتاب المہدی	۳۰۴ تا ۳۲۱	۱۸	۸۷۶ تا ۹۴۵	۷۰
۳۱	کتاب الحدود	۳۲۲ تا ۳۵۹	۳۸	۹۴۶ تا ۱۰۸۰	۱۳۵
۳۲	کتاب الدیات	۳۶۰ تا ۳۸۷	۲۸	۱۰۸۱ تا ۱۱۷۱	۹۱
۳۳	کتاب السنۃ	۳۸۸ تا ۴۱۷	۳۰	۱۱۷۲ تا ۱۳۴۵	
۳۴	کتاب الادب	۴۱۸ تا ۵۹۸	۱۸۱	۱۳۴۶ تا ۱۸۳۳	۴۸۸
	میزان جلد سوم	x	۵۹۶	x	۱۸۳۳
	میزان جلد دوم	x	۶۸۶	x	۱۵۹۸
	میزان جلد اول	x	۵۸۱	x	۱۷۵۰
	میزان کل	x	۱۸۶۵	x	۵۱۸۱